INSTRUCTIONS FOR CATECHUMENS

SECTION I

(PERSIAN URDU)

ہدایات برائے کیٹی خیومنز

(حصہ اوّل)

مصنفہ پادری ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی۔ گیرڈنر و مس سی۔ ای۔ پیڈوک

و

مترجمہ مسز ایف۔ ڈی۔ وارث صاحبہ بی۔ اے۔ منشی فاضل

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

PUNJAB RELIGIOUS BOOK SOCIETY

LAHORE

ہدایات برائے کیٹی خیومنز

یعنی

یعنی وہ جو بپتسمہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں

پی-آر-بی-ایس-پریس لاہور میں

باہتمام مسٹر ایف-ڈی-وارث سکرٹری پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی لاہور

پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہؤا۔

پہلی بار

۱۰۰۰

۱۹۳۵

فہرستِ مضامین

برائے اُستاد و شاگرد

یہ اسباق کن کے لئے ہیں؟

یہ اسباق ایسے شاگردوں کے لئے ہیں جو بطور خود لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اُن کے لئے جو ناخواندہ ہیں ایسے سبق شائع کئے گئے ہیں جن کا مطالعہ اِس قدر کتب مقدسہ کے حوالجات کے دریافت کرنے یا اُن پر غور کرنے پر مبنی نہیں۔

یہ سبق ایسے شاگردوں کے لئے تیار کئے گئے ہیں جنہوں نے مسیح خداوند کی زندگی۔ اُس کی تعلیم اور اُس کی نجات بخش طاقت کے متعلق سُنا ہے اور مسیح میں کوئی ایسی بات پائی ہے جو اُن کو کسی دُوسرے اُستاد یا بانیِ دین میں نظر نہیں آئی۔ اور اس بات کے خواہشمند ہیں کہ خدا سے دعا کر کے باقاعدہ مسیح کی زندگی۔ اس کی تعلیم اور اس کی نجات کے بیان کو مفصل طور پر پڑھیں اور سمجھیں۔

ایسے شاگرد کا مقابلہ ایسے شخص سے کیا جا سکتا ہے جو مسیح کی زندگی میں سرِ راہ اس کا کوئی وعظ سُن کر فوراً اس بات پر آمادہ ہو جاتا ہے کہ روز بروز اس کی پیروی کرے تاکہ اُس کے طرزِ زندگی کو معلوم کرے اور اُس کی تعلیم کو پُورے طور سے سیکھے۔

جو کوئی خداوند یسوع مسیح کے حینِ حیات میں اُس کے پاس آیا تاکہ اُس سے تعلیم حاصل کرے اُس نے بہت جلد یہ معلوم کر لیا کہ اُس تعلیم کے حاصل کرنے میں فقط کتابوں۔ قوتِ حافظہ اور خیالات ہی

کی ضرورت نہیں۔ مسیح کے شاگردوں نے خدا اور انسان کے ساتھ ایک
نئے طرز سے زندگی بسر کرنا سیکھا۔ اگر ان اسباق سے مسیح کی تعلیم
کے متعلق فقط آپ کے ذہن ہی روشن ہوں تو ان کے ترتیب دیئے جانے
کا اصل مقصد حل نہیں ہوگا کیونکہ اس حالت میں یہ مسیح کی تعلیم کے
صحیح مفہوم کو واضح کرنے میں ناکام رہینگے۔ کیونکہ اس تعلیم کا تعلق انسان
کے احساسات اور اعمال اور نیت کے ساتھ ہے۔

طریقۂ استعمال اسباق

(ا) یہ عین مصلحت ہوگی اگر ان اسباق کا مطالعہ بطور خود نہ کیا جائے
بلکہ ایک ایسے اُستاد کی زیر نگرانی جو دقتوں کے رونما ہوتے ہی ان کا
مقابلہ کرنے میں شاگرد کی مدد کرسکے اور نور ہدایت کے لئے شاگرد کے ساتھ
دُعا کرسکے اور عملی تجربوں کے وقت اس کا دوست اور صلاح کار ہوسکے۔

(ب) چاہئے کہ اُستاد اور شاگرد دونوں کے پاس اسباق کی نقلیں
اور کتاب مقدس کی ایک ایک جلد ہو۔

(ج) ان اسباق میں جو دُعائیں اور مقامات برائے غور و فکر رکھے
گئے ہیں وہ اپنی اہمیت میں اُس علم سے جو بذریعہ مطالعہ حاصل ہوتا
ہے کسی صورت میں کم نہیں۔ چاہئے کہ بوقت مطالعہ شاگرد اپنی جیب
میں نوٹ بُک رکھے اور اُس میں اپنے سبق سے متعلق دُعا اور مقامات
برائے غور و فکر لکھے۔ لکھنے سے وہ اس کے ذہن پر نقش ہو جائینگے اور
چونکہ وہ نوٹ بُک اس کی جیب میں رہیگی اس لئے وہ موقع پاکر خود اُن پر
غور کرسکیگا اور اپنے پاک خیالات کو خدا کے حضور پیش کرسکیگا۔ اور رفتہ

رفتہ اس دُعائیہ زندگی کے معانی کو سمجھ لیگا جس کی تعلیم وہ مسیح سے حاصل
کریگا۔ چاہئے کہ اُستاد اور شاگرد باہم دُعا اور غور و فکر کریں تاکہ وہ
دونوں یکدل ہو جائیں۔

(د) اس تمہیدی سلسلہ کے ذریعہ سے مسیح کی زندگی کے تمام واقعات
یا اس کے تمام اقوال سے جو اناجیل میں درج ہیں کامل واقفیت نہیں ہو
سکتی۔ لیکن شاگرد کے لئے خاص خاص واقعات اور اقوال سلسلہ وار
ترتیب دیئے گئے ہیں تاکہ وہ فقط مسیح کے بہت سے بیانات ہی سے
واقف نہ ہو جائے بلکہ نجات دہندہ کی مختصر جسمانی زندگی کے ایام کے واقعات
کی ایک باترتیب تصویر بھی اُس کے ذہن پر نقش ہو جائے۔ ہر ایک
سبق کے آغاز میں ایک چھوٹی سی **نظر ثانی** کے ذریعہ سے سبق کو گذشتہ
اسباق سے پیوست کیا جاتا ہے۔ چاہئے کہ شاگرد اور اُستاد دونوں ان
نظر ثانیوں کی اہمیت کو معلوم کرلیں ان کا تعلق واقعات کے ساتھ فقط
بلحاظ زمانہ نہیں بلکہ بلحاظ تعلیم کے سلسلۂ خیالات کے ساتھ بھی ہے۔
ہر ایک سبق کے آغاز میں نظر ثانی کا مطالعہ کرنا ضرور ہے۔

(ہ) نظر ثانی پر نظر ڈالنے کے بعد چاہئے کہ شاگرد اور اُستاد دونوں
اپنی بائبلیں کھولیں اور وہ مقام نکالیں جس کا حوالہ سبق کے شروع میں دیا
جاتا ہے۔

مطالعہ کی غرض سے مقام کو چند ایک مختصر فصلوں میں منقسم کیا جاتا ہے
اور یہ حوالہ کی صورت میں کتاب میں جلی قلم سے مرقوم ہیں۔ پہلے فصل کو
پڑھیئے اور پھر کتاب میں سے اُس سے متعلق پیراگراف کو پڑھیئے اور اگلی
فصل کو شروع کرنے سے پیشتر شاگرد کے تمام سوالات کا جواب دیجئے

اور اُس کی تسلّی کیجئے ۔

یہ لازم بلکہ نہایت اہم بات ہے کہ اسی ترتیب سے چلئے اور کتاب مقدس کے مقام کو پہلے پڑھئے پھر اُس سے متعلق شرح کو نہ یہ کہ پہلے شرح کو اور پھر کلام کو ۔

(۹) رخصت ہونے سے پیشتر اُستاد اور شاگرد کو مِلکر دُعا کرنا چاہیئے ۔ شاگرد کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا اُستاد اُس کے لئے روزانہ دُعا کرتا ہے اور نہ صرف اس کا اُستاد ہی بلکہ مسیحی کلیسیا کے وہ تمام شرکا بھی جو شاگرد کی تیاری کے لئے مشکل ایّام میں محبت کے ساتھ اس کی نگہداشت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں ۔ اگر ممکن ہو تو چاہیئے کہ اُستاد اور شاگرد ایک دوسرے کے گھروں پر جاکر ملاقات کریں تاکہ اُن کی دوستی اور محبت فقط سبق کے گھنٹوں پر ہی ختم نہ ہو جائے ۔ اُستاد اور شاگرد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو دُعائیں وہ مِلکر کرتے ہیں ان کی قدر و قیمت اُن کے خداوند کے ساتھ وابستہ ہے جس نے ان کی روحوں کے کفارہ کے لئے اپنی زندگی قربان کردی اور جو ہمیشہ اُن کی شفاعت کے لئے زندہ ہے ✣

پہلا سبق

دُنیا میں مسیح کی آمد کے لئے خدا کی طرف سے تیاری

الف (۱) یوحنا اصطباغی کی پیدائش کا اعلان اور اُس کی پیدائش

مقامات برائے مطالعہ ۔ مقدس یوحنا ۱/۶-۸ ۔ مقدس لوقا ۱/۵-۲۵ و ۵۷-۶۶ و ۸۰

تمہید

جب خداوند یسوع مسیح دُنیا میں آیا تو وہ پہلے اُن اشخاص کے پاس آیا جن کو خدا نے پیشتر سے اس کے استقبال کے لئے تیار کیا تھا ۔ اس وقت ہم اُس طویل تعلیم و تربیت کا ذکر نہیں کرتے جو اُس قوم نے جس میں مسیح پیدا ہوا تھا خدا کی طرف سے صدہا سال تک حاصل کی تھی ۔ اِس وقت ان سبقوں میں فقط چند ایک اشخاص کے دِلوں کی تیاری پر غور کرینگے اور یہ دیکھینگے کہ یہ تیاری کس طرح خود خدا کے ذریعہ سے ہوئی تھی ۔ پہلے ہم یوحنا (جس کو اہلِ اسلام یحییٰ بن زکریا کہتے ہیں) کا ذکر پڑھینگے جو اپنی پیدائش سے پیشتر ہی ایک خاص طریق سے الگ کردیا گیا تھا اور اس کے بیان کی تمہید کے طور پر ہم یوحنا ۱/۶-۸ پڑھینگے ۔ "ایک آدمی یوحنا نام آموجود ہوا جو خداوند کی طرف سے بھیجا گیا تھا" آج کے سبق سے ان الفاظ کا مطلب ظاہر ہو جائیگا اور یہ بھی واضح ہو جائیگا کہ خدا نے

اسے کس طور سے بھیجا تھا؟

سبق :-

لوقا ۱: ۵-۲۵ با اطمینان گھر - ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھر دُعا و دینداری اور خدا پرستی کا گھر تھا۔ جب کبھی ہم کسی دُنیوی بادشاہ کے شہر میں داخل ہونے کا ذکر سنتے ہیں تو اس کے ساتھ ہم دھوم دھام۔ جھنڈوں خوشنما قالینوں۔ مشعلوں۔ قندیلوں۔ ہجوم اور شور و غُل کا تذکرہ بھی سُنتے ہیں۔ لیکن جب خدا دُنیا میں ایک ایسے شخص کی آمد کا انتظام کرتا ہے جو تمام دُنیوی بادشاہوں سے برتر و بالاتر ہے تو اس کی تیاری صبح صادق کے طلوع کی مانند خاموشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کا تعلق ظاہرہ شان و شوکت سے نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کے دلوں کے ساتھ اور اُس پُر تسکین خاندانی زندگی کے ساتھ ہوتا ہے جس کا ذکر ان آیات میں پایا جاتا ہے۔

اپنی نوٹ بُک میں ۱-سموئیل ۱۶: ۷ آیت کو لکھیں "خداوند انسان کی مانند نہیں دیکھتا کیونکہ آدمی ظاہر کو دیکھتا ہے پر خداوند دل پر نظر کرتا ہے"

کیونکہ یہ اناجیل کے مطالعہ کرنے اور دُنیا کے متعلق آپ کے تصورات کے اُن اساسی اُصولوں میں سے ایک ہے جسے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

آیات ۸-۱۲ - ہیکل کی رویا - یہ نظارہ خدا کی ہیکل میں جو یروشلیم میں واقع تھی اور جو اہل یہود کے نزدیک پاک اور مقدس تسلیم کی جاتی تھی ظاہر ہؤا۔ لوگ باہر صحنوں میں دُعا کر رہے تھے اور ایک کاہن جو قرعہ ڈالکر اس کام کے لئے مخصوص کیا گیا تھا اکیلا ایک کمرہ میں جو عین ہیکل کے درمیان تھا داخل ہؤا جہاں طلائی مذبح رکھا تھا جس پر بخور جلایا جاتا تھا۔ کاہن اور پاک ترین مکان کے مابین ایک بھاری پردہ حائل تھا اور یہ پاک ترین عین وسط میں تھا اور وہ اہل یہود کا گویا قبلہ

تھا جس میں داخل ہونے کی کاہنوں کو بھی سخت ممانعت تھی۔ وہاں خالص سونے کا بنایا ہؤا کفارہ کا سرپوش تھا جس پر زمانہ گذشتہ میں خدا نے لوگوں پر اپنی حضوری ظاہر کی تھی۔

آیات ۱۳-۱۹ - پیش رَو کی خدمت - اگلے سبقوں میں ہم دیکھینگے کہ کس طرح اس بچے کے چال چلن سے متعلق فرشتہ کی پیشینگوئی پُوری ہوئی۔ ان آیات کو بغور پڑھیں اور یہ خیال رکھیں کہ اس بچہ کا کام جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا تیاری کا کام تھا (آیت ۱۷ - "خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے") بعد ازیں اس کے باپ نے خدا کی طرف سے الہام حاصل کر کے اس کی خدمت کے متعلق پیشینگوئی کی اور یہ پیشینگوئی فرشتہ کی پیشینگوئی کے مطلب کو زیادہ واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ آپ اس کو اس باب کی ۷۶ آیت میں پڑھ سکتے ہیں۔ پس یہ لڑکا خدا کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا تھا کہ آنے والے کا راستہ تیار کرے۔ لیکن ہم اس سے پیشتر یہ کہہ چکے ہیں کہ خدا کی طرف سے تیاری اندرونی اور خاموشی کے ساتھ ہوتی ہے اور اس پیش رَو کا کام بھی اندرونی اور رُوحانی کام تھا جو لوگوں کے دلوں کے اندر ہونا تھا وہ "خداوند کے حضور بزرگ" تھا (آیت ۱۵) لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آدمیوں کی نظر میں بھی بزرگ تھا۔ پھر دیکھیں ۱-سموئیل ۱۶: ۷

آیات ۲۰-۲۵ - خدا کا خاموشی سے کام کرنا - یہ راز اب تک عوام پر ظاہر نہ ہؤا تھا کیونکہ زکریا گونگا ہو گیا تھا۔ بلکہ اُن کے ہمسائے بھی اس راز سے ناواقف تھے کیونکہ الیشبع نے اپنے آپ کو چُھپا رکھا تھا۔

آیات ۵۷-۶۶ - ہمسایوں کی حیرت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہیکل کی رویا کا راز ہنوز پنہاں تھا لیکن اُن کے ہمسایوں نے یہ معلوم کر لیا تھا

کہ کوئی روحانی طاقت کام کر رہی ہے اس لئے وہ کسی واقعہ کے وقوع میں آنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

آیت ۸۰ - پھر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے خاموشی سے کام کرنے کے مطابق یہ بچہ جس نے لوگوں کے دلوں میں اس قدر اُمیدیں پیدا کیں ان کی نظروں سے ہٹا لیا گیا اور بیابان میں رکھا گیا جہاں لوگ تنہائی میں دُعا کرنے جاتے ہیں۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ ۱- سموئیل ۱۶-۷ کو حفظ کریں۔

دُعا - مندرجہ ذیل دُعا شاگرد کی نوٹ بک میں لکھی جائے تاکہ وہ اُسے ہر وقت دُہرا سکے۔

اے تو جو ظاہر پر نظر نہیں کرتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے میرے دل کو اور اُن سب کے دلوں کو جن کو میں عزیز رکھتا ہوں اپنی جانب مائل کر تاکہ ہم ایک مستعد قوم بن جائیں

دُوسرا سبق

مسیح کی آمد کے لئے خدا کی طرف سے تیاری

(ب) نجات دہندہ کی ولادت کا اعلان

مقامات برائے مطالعہ - مقدس لوقا ۱: ۲۶-۳۸- مقدس متی ۱: ۲۰-۲۵-

نظر ثانی اور تمہید -

مسیح کی آمد کے متعلق ہم نے کونسی تیاریوں کا ذکر پڑھا ہے کون پیش رو ہو کر آیا تھا؟

لوقا ۱: ۱۹ کو دوبارہ پڑھیں یعنی گذشتہ سبق کی وہ آیت جو ہم کو یہ

سکھاتی ہے کہ حالانکہ دُنیا میں مسیح کی آمد کی تیاری خاموشی کے ساتھ ہوئی تو بھی آسمان پر وہ سب سے زیادہ اہمیّت رکھتی تھی۔ جبرائیل فرشتہ (جس کو مسلمان جبریئل یا ملک الوحی کہتے ہیں) جو ہمیشہ خدا کے حضور کھڑا رہتا ہے۔ مسیح کے پیش رو کی ولادت کا اعلان کرنے کو بھیجا گیا تھا۔

آج پھر ہم اُسی آسمانی پیغامبر کا بیان پڑھتے ہیں۔

سبق :-

لُوقا ۱: ۲۶ - ۲۹ - فرشتہ کا سلام - جبرائیل جو فلک پر ملائک کے درمیان بزرگ سمجھا جاتا ہے دُنیا میں ایک ایسے شہر کو بھیجا جاتا ہے جو ہیچ و حقیر تصوّر کیا جاتا ہے۔ اس تمام انجیلی بیان میں ہم ان باتوں میں جو خدا کی نظر میں اہمیت رکھتی ہیں اور جو دنیوی شور و غل اور ظاہر انشان و شوکت سے متعلق ہیں کتنا بڑا فرق دیکھتے ہیں۔

۱- سموئیل ۱۶: ۷ کو دوبارہ پڑھیں۔

آیات ۳۰-۳۸ - آنے والے کی خصلت - حالانکہ فرشتہ کا آنا خفیہ طور سے تھا اور وہ ایک غریب گھر اور ایسے دل میں ظاہر ہوا تھا جو دُعا کے ذریعہ سے تیار کیا گیا تھا تو بھی وہ ایک اہم ترین تاریخی واقعہ کی خبر دینے آیا تھا یعنی ایسے تجسّم کی جس کے وسیلہ سے الٰہی طاقت انسانی زندگی میں کام کرنے کو تھی۔ (آیت ۳۳)۔ یہ ایک ایسی بادشاہی کا اعلان تھا جس کی انتہا نہیں ہے۔ (آیت ۳۳) اور جس کے خواص کا مجموعہ اُس کے بادشاہ کے نام میں موجود ہے (آیت ۳۱)

یسوع نام کے معنی ہیں نجات دہندہ (یہ ایک عبرانی نام ہے اور زمانہ گذشتہ میں موسیٰ کے خلیفہ یشوع کا بھی یہی نام تھا) ش 'س' سے بدل گیا چونکہ یونانی زبان میں 'ش' نہیں اس لئے انہوں نے ش کی جگہ س استعمال کیا۔

متی ۱: ۲۰-۲۵ - آنے والے کے متعلق مزید اعلان - ذرا غور کیجئے کہ آسمان اس معاملہ کے بارے میں کس قدر فکرمند ہے - یہاں فرشتہ کے ذریعہ سے خدا پھر اس کا انکشاف کرتا ہے اور پھر خدا آنے والے کے متعلق واضح طور سے خبر دیتا ہے اور یہ انکشاف خود آنے والے کے نام میں موجود ہے -

متی ۱: ۲۱ "تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دیگا"۔

ہم نے گذشتہ سبق میں دیکھا ہے کہ پیش رَو کا کام اندرونی یعنی دلوں کو تیار کرنا تھا (لوقا ۱: ۱۷)

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کا خاص کام بھی اندرونی تھا یعنی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دینا نہ یہ کہ پہلے اُن کو اُن کے دشمنوں کے ہاتھ سے یا مفلسی کے پنجہ سے رہائی دے - آپ کیا چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے لئے کرے ؟

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے - متی ۱-۲۱ کو حفظ کریں -

بطور دُعا - دل کی پاکیزگی کے لئے دُعا جو نوٹ بک میں لکھی جائے اور جو ازبر کی جائے تاکہ ہمیشہ دُہرائی جا سکے -

اے خدا! تو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان - مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے - اور دیکھ کیا مجھ میں کوئی بُری روش تو نہیں اور مجھکو ابدی راہ میں لے چل - (زبور ۱۳۹: ۲۳ و ۲۴) -

مندرجہ بالا دُعا کو اکثر دُہرائیں - گاہے گاہے بعینہٖ جس طرح اُوپر لکھی ہے اور بعض اوقات صیغہ جمع کے ساتھ یعنی ہم کو جانچ کہکر اپنے ساتھ اپنے عزیزوں کے لئے بھی دُعا کیا کریں -

پوشیدہ تلاوت - اس سبق کے بعد اور آئندہ سبق سے پہلے اس بیان کا باقی حصّہ لوقا ۱: ۳۹ تا ۸۰ میں سے پڑھیں - اس مقام میں دو مقدس گیت درج ہیں - ایک وہ جو کنواری مریم نے خود الہام کے ذریعہ سے گایا تھا اور دوسرا وہ جس کا یوحنا کے باپ زکریا کے دل میں خدا کی طرف سے القا ہوا - یہ دونوں گیت مسیحیوں کے لئے ایک خزانہ ہیں اور آپ دیکھینگے کہ یہ دونوں گیت دُنیا کے تمام حصّوں میں مسیحی عبادت میں شامل ہیں اور وہ اُن کو اپنی عبادت کے وقت اکثر گایا کرتے ہیں - (کلیسیائے انگلستان کی نماز کی کتاب کے اس مقام کا حوالہ دیا جائے جہاں یہ پائے جاتے ہیں) -

تیسرا سبق

خداوند یسوع مسیح کی ولادت

مقام برائے مطالعہ - لوقا ۲: ۱-۲۱

نظر ثانی اور تمہید -

یہ کونسا سال ہے ؟ اس زمانہ میں اکثر ممالک اپنی جنتریاں بنانے میں مسیح کے سال ولادت سے صدیوں کا حساب کرتے ہیں - لیکن اُس کی ولادت کے وقت کسی حاکم نے بھی یہ نہ جانا کہ کوئی ایسا واقعہ ہونے کو ہے جو دُنیا کی تاریخ کو بدل ڈالیگا فقط اس کی والدہ اُس کی بزرگی اور عظمت سے کسی قدر واقف تھی - (لوقا ۱: ۳۲-۳۵ کو ایک مرتبہ پھر دُہرائیں) اس ہفتہ کے سبق سے آپ نے یہ معلوم کرلیا ہوگا کہ زکریا (لوقا ۱: ۷۶-۷۹) اور الیشبع (لوقا ۱: ۴۲-۴۳) بھی اس راز سے واقف تھے -

سبق

لوقا ۲: ۱-۷ - دُنیوی نظارہ - اِس نظارہ سے پست تر اور کیا ہو سکتا ہے ؟

دیہاتی عورتیں بھی جب اس مولود کی ولادت کا گائے بیل کے درمیان وقوع میں آنا سُنتی ہیں تو اُس پر ہنستی ہیں۔ اس مبارک مولود کا مفلسی میں آنا ایسا واقعہ تھا کہ جو کوئی بھی اس کی ظاہری حالت کو دیکھتا اُس پر ضرور ہنستا۔ ۱-سموئیل ۱۶: ۷ کو پھر سے دُہرائیں۔

آیات ۸-۱۴-آسمانی رائے کا اظہار۔ مثل سبق گذشتہ اس سبق سے بھی ہم یہ سیکھتے ہیں کہ جو واقعہ اُس رات بیت اللحم میں واقع ہونے کو تھا اس کے متعلق آسمان نہایت فکرمند تھا لیکن وہاں کے باشندوں کو خواہ وہ غریب خواہ امیر تھے اس سے کچھ واسطہ و تعلق نہ تھا۔ وہ سب اس سے بالکل بے خبر تھے اور بے فکری کی نیند سو رہے تھے۔ اس الٰہی پیغمبر کا چرنی کو بطور گہوارہ استعمال کرنا ہی جس کو دیکھکر دہقانی عورتیں بے اختیار ہنس پڑتی ہیں اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تاریخ کا اہم ترین واقعہ ہے۔

فرشتہ اس مولود کا اعلان کس نام سے کرتا ہے؟ "نجات دہندہ جو مسیح خداوند ہے"۔ (آیت ۱۱) لفظ مسیح کا مطلب ہے مسح کیا ہُوا بادشاہ۔

آیات ۱۵-۲۱- پہلے پرستار۔ ایسے نام والے کے سب سے پہلے پرستار چرواہے تھے کیا کوئی انسان نجات دہندہ کے خیر مقدم کے لئے ایسے لوگوں کو چُن لیتا؟ لیکن خیال کیجئے کہ خدا کی اس بشارت کو اُن لوگوں نے کس سادگی اور شُکر گذاری کے ساتھ قبول کیا۔ کیا اس سے اُن کے دلوں کی تیاری ظاہر نہیں ہوتی؟ (آیات ۱۵ و ۲۰)۔

گذشتہ تینوں سبقوں پر نظر ثانی کریں۔ یوحنا کی پیدائش۔ اعلان اور مسیح کی ولادت اور ان میں بالخصوص ان نکتوں پر غور کریں جو توریت میں سے ۱-سموئیل ۱۶: ۷ کے الفاظ کی تصدیق کرتے ہیں۔

آیت ۲۲- یسُوع۔ یہ اُس کا دُنیوی نام تھا جو اہلِ یہود کے دیگر بچوں کی مانند اس کو آٹھویں دن دیا گیا تھا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ یہ نام اس کو کیوں دیا گیا؟ (متی ۱: ۲۱)۔ آپ نے ابتک اس مبارک مولود کے اور کتنے نام یا لقب سُنے ہیں؟

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ لوقا ۲: ۱۳ و ۱۴ کو حفظ کریں۔

جس کتاب میں آپ نے اپنی دُعائیں لکھی ہیں اسی میں آپ ایک صفحہ کو اِس مطلب کے لئے وقف کر دیں کہ اُس پر مسیح کے تمام نام اور القاب جو آپ بائبل شریف یا مسیحی گیتوں میں وقتاً فوقتاً سیکھتے جائینگے لکھتے جائیں بعض اوقات جب آپ مسیح کے ہمراہ راہ میں چلتے ہوں یا اپنے مکان میں اُس کے ساتھ ہوں تو اپنے دل میں اس کو ان ناموں سے مخاطب کیا کریں۔ اس وقت بھی آپ اُس کے چند ایک ناموں سے واقف ہیں۔ متی ۱: ۲۱ و ۲۳ + لوقا ۱: ۳۵ و ۲: ۱۱

نوٹ بُک میں لکھنے اور اکثر خدا سے دُعا کرنے کیلئے:-

(الف) ایک دُعا

اے خدا یہ بخش کہ زمانہ سابق کے چرواہوں۔ مریم اور یوسف کی مانند میرا دل بھی تیار ہو جائے تاکہ مَیں بھی اس خداوند کو جس کو تُو نے بھیجا ہے قبول کر لُوں۔ یہ عنایت کر کہ وہ میرا اور میری قوم کا نجات دہندہ ہو جو ہم کو ہمارے گناہوں سے نجات بخشے۔

(ب) فرشتوں کا گیت

عالمِ بالا پر خدا کی تمجید ہو اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صُلح۔

برائے غور و فکر۔

تنہائی میں خاموشی کے ساتھ اپنے دل خدا کے حضور کھول دیں اور ذیل کے الفاظ پر غور کریں:۔

دُنیا کا نجات دہندہ زمین پر انسان کے تیار کردہ محل میں نہ آیا۔ نہیں بلکہ ایک غریب شخص کے مکان میں بھی نہیں کیونکہ وہ غریب الوطن کی صورت میں آیا جس کو قیام کرنے کے لئے معمولی دُنیوی مکان بھی نصیب نہ ہُوا۔ یسُوع مسیح اس طرح بے گھر کیوں آیا؟ تاکہ مجھکو اور آپ کو یاد دلائے کہ وہ مکان جس کی تلاش میں وہ ہے فقط اس کے بندوں کا دل ہے۔

لوگوں کے دل نفسانی خواہشوں سے معمور ہیں۔ ہم کو زر و مال۔ آرام و آسایش کی تمنّا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دُنیا میں ترقی کریں اور اس وجہ سے ہم دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ قہر و غضب۔ بد دیانتی۔ دروغگوئی۔ کاہلی اور نجاست یہ تمام خود غرضی کا نتیجہ ہیں۔ مسیح ہمارے ان گناہ آلودہ دلوں کے اندر جو اصطبل سے کسی صورت میں بہتر نہیں آنا چاہتا ہے۔ وہ ہمارے دلوں میں نئی زندگی یعنی مسیحی زندگی کا مبداء بننا چاہتا ہے۔

آپ اسے اندر آنے کی دعوت دیں اور دلی تمنّا سے یہ کہیں: "آ اے پاک مولود اندر آ۔ اپنی پاک حضوری سے میرے گناہ آلودہ دل کی تمام نجاست کو دُور کر دے"۔ ہر روز اس کو اپنے دل کے اندر بُلائیں۔

اُس سے اِلتجا کریں کہ وہ آپ کو پاک و صاف کرے۔ آپ میں داخل ہو اور آپ میں زندہ رہے اور آپ کے دل میں پاک خیال یعنی مسیحی خواہشیں پیدا کرے۔

خواہ مسیح بیت اللحم میں ہزار ہا مرتبہ پیدا ہو
لیکن اگر وہ آپ کے دل میں نہ آئے
تو آپ ہمیشہ کیلئے اور تنہا ہی رہینگے۔

چوتھا سبق

خداوند یسوع مسیح کا ہیکل میں حاضر کیا جانا

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس لوقا ۲: ۲۲-۳۸۔

نظرِ ثانی اور تمہید۔

کیا یہ واقعی سچ ہے کہ مسیح کی پیدایش کے وقت دُنیا کے باشندوں کی نسبت آسمان کے رہنے والوں نے زیادہ تیاری کی تھی؟ اس معاملہ کے متعلق جو کچھ ہم نے گذشتہ سبقوں سے سیکھا ہے اس کو یاد کریں۔

آج ہماری ملاقات اُس مبارک مولود سے ہوگی جس کے بارے میں دُنیا بہت کم لیکن آسمان بہت زیادہ فکرمند تھا۔ وہ بچہ آج دیگر یہودی بچوں کے ہمراہ ہیکل میں حاضر کیا جاتا ہے اور فقط ان لوگوں کو ہی اس کی شناخت حاصل ہوتی ہے جو خدا کی راہوں کے متعلق تعلیم پاتے رہے ہیں۔

سبق۔

لُوقا ۲: ۲۲ و ۲۳۔ وہ ہماری خاطر شریعت کے تابع رہا۔ "یروشلیم میں" یعنی خدا کی ہیکل میں جو شہر کے مشرق میں پہاڑ پر واقع تھی۔ یہ ہیکل یہودی عبادت کا مرکزی مقام تھی جہاں موسوی شریعت کی مقرر کردہ قربانیاں گذرانی جاتی تھیں اس کا ذکر انجیل شریف میں کئی مرتبہ آتا ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا اگر اس کی وضع و قطع پر غور کیا جائے۔ (دوسرے سبق میں لوقا ۱: ۸-۱۲ کے نوٹ پر نظر ڈالیں) اس پاک مقام کو یوں سمجھیں کہ گویا ایک چھوٹی سی عمارت ہے جس کے گرد کئی ایک صحن ہیں۔ جس طرح مسجدوں میں ہوتے ہیں یا جس طرح خانۂ کعبہ ایک نہایت عظیم الشان صحن کے درمیان واقع ہے۔

آیت ۲۴ - موسوی شریعت کے مطابق یہ قربانی مفلس و تنگدست اور کم حیثیت لوگوں کے لئے مقرر کی گئی تھی - صاحب حیثیت لوگوں کو برّہ کی قربانی گذراننے کا حکم تھا - حالانکہ جبرئیل فرشتہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ مسیح ہمیشہ کے لئے سلطنت کرنے کو آئیگا تو بھی وہ دُنیا کے ادنیٰ حیثیت کے لوگوں میں شمار کیا گیا -

آیات ۲۵ و ۲۶ رُوح سے آگاہی پانے والوں کا مسیح کو پہچان لینا -

"اسرائیل کی تسلّی کا منتظر تھا" - انبیاء اسرائیل کی پیشینگوئی کے مطابق مسیح کی آمد کا منتظر - اس آیت پر غور کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ اس عمر رسیدہ شخص نے دو مختلف طریق سے روحانی باتوں کا علم حاصل کیا تھا -

اوّل توریت کا مطالعہ - یعنی اُن کتب کا مطالعہ جن میں مسیح کی آمد کی نسبت پیشینگوئیاں مرقوم تھیں - جو خدا نے اپنے نبیوں کی معرفت صدہا سال پیشتر نازل کی تھیں -

دوم - دُعائی زندگی - جس میں خدا کی روح اس کو تعلیم دیتی تھی جس کے ذریعہ سے وہ الٰہی اور لدُنّی علم رکھتا تھا (یعنی اُس صوفی کی روح خدا سے بلا واسطہ رفاقت رکھتی تھی) پس وہ مجتہد تھا اور خدا کے کلام کا بغور مطالعہ کیا کرتا تھا اور عارف بھی تھا جس پر معرفت الٰہی کا علم براہ راست نازل ہوتا تھا اور خدا جس نے انسان کی عقل اور روح دونوں کو خلق کیا ہے یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی ایسے ہی ہوں - چاہئے کہ ہم عقل اور روح دونوں کے ذریعہ سے اُس سے سیکھیں -

آیت ۲۷ - والدین - یوسف مسیح کا باپ تھا لیکن جسمانی لحاظ سے نہیں - (پہلا سبق - متی ۱: ۱۸) بلکہ شریعت کی رو سے جس کے باعث ہر ایک بچّہ کو باپ یا سرپرست کی جو باپ کی جگہ ہو ضرورت تھی -

آیات ۲۸ - ۳۲ شمعون کا گیت - یہ گیت دُنیا میں مسیح کی آمد کی شکرگذاری

کے سب سے پہلے سب سے مختصر اور سب سے خوبصورت گیتوں میں سے ایک ہے - شاید آپ بھی کسی دن خدا کی حمد میں کوئی ایسا گیت لکھیں - بہرحال آپ شمعون کا گیت گا سکتے ہیں - وہ مسیحی عبادات کے وقت اکثر گایا جاتا ہے -

ذرا غور کیجئے اور دیکھئے کہ وہ بوڑھا آدمی خدا کی روح کے ذریعہ سے الہام حاصل کرنے کے باعث فوراً یہ جان لیتا ہے کہ مسیح فقط اُسی کی قوم کا نُور بننے کو نہیں آیا تھا -

آیات ۳۳ - ۳۸ - دُعائی زندگی بسر کرنے والوں نے اُس کو پہچان لیا -

جب مسیح پہلے ہیکل میں غریب والدین کے بچّہ کی صورت میں حاضر کیا گیا تو اُس بھیڑ میں سے جو ہیکل کے صحنوں میں جمع تھی کتنوں نے اس کو پہچانا؟

فقط دو نے یعنی ایک مرد اور ایک عورت نے جن کی تمام عمر دُعا میں صرف ہوئی تھی اور اس لئے اُن کے دل خدا کی راہوں کے سمجھنے کے لئے تیار کئے گئے تھے (مسیح کا استقبال کرنے اور اُس کے پہچاننے کے معاملہ میں مرد و زن دونوں یکساں ہیں)

اُن دونوں کی روحانی زندگی کی ترقی کا سبب خدا کے کلام کا مطالعہ اور عبادت کے وقت خدا کی ہیکل میں ہر وقت اپنے طور پر تنہائی میں دُعا کرنا [illegible] کیا ہم بھی ان طریقوں کو استعمال نہیں کر سکتے؟

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے - شمعون کا گیت اپنی نوٹ بُک میں لکھیں اور اس کو گائیں (لُوقا ۲: ۲۹ - ۳۲) -

مندرجہ ذیل دُعا نوٹ بُک میں لکھیں تاکہ سبق کے بعد دُہرائی [illegible] سکے -

اے خدا تو جو اپنے آپ کو دُعا کرنے والوں پر ظاہر کرتا ہے [illegible] آمین

بھی تیرے پرستاروں کے ساتھ مل کر دُعا کروں اور اس کے علاوہ تنہائی میں اپنے دل کی ہیکل میں متواتر تجھ سے دُعا کرتا رہوں۔

برائے غور و فکر۔

تنہائی میں خدا کے حضور خاموشی کے ساتھ ذیل کے الفاظ پر غور کریں:۔
شمعون اور حنّا شب و روز خدا کی عبادت کرتے تھے اور خدا نے اپنا راز اُن پر ظاہر کیا اور اُن کو خوشی عنایت کی۔

خدا نے کیوں اُن دو کو چن لیا کہ اپنے راز کو اُن پر ظاہر کرے؟
اُن کے دل کی حالت کی وجہ سے کیونکہ "خدا دل پر نظر کرتا ہے"۔

اے میرے خدا میرے دل کو پاک کر۔ میرے دل کو صاف کر تاکہ میں اس لائق ہو جاؤں کہ تیرے پاک راز سے واقف ہو سکوں جس طرح شمعون اور حنّا کو تُو نے پاک بنا کر اپنا محرمِ راز بنا لیا اور ان کے دلوں کو روحانی خوشی سے معمور کر دیا۔

وہ جو حق تعالےٰ کے کوہ مقدس پر رہتا ہے سو قادر مطلق کے پردے تلے رہیگا۔

پانچواں سبق

مجوسی اور سفر مصر

مقام برائے مطالعہ۔ مقدّس متی ۲ باب

نظرِ ثانی اور تمہید۔

ہم نے دیکھ لیا ہے کہ کس پاک خاموشی کے ساتھ خدا کا مسیح دُنیا میں آیا۔ اُن منتظر روحوں کی تعداد جنہوں نے خدا کی طرف سے اِس امر کی اطلاع پائی

تھی کس قدر کم تھی۔ مریم اور یوسف کے علاوہ جنہوں نے فرشتے سے خبر پائی تھی۔ الیشبع والدہ یوحنا کو روح القدس کے ذریعہ سے خبر دی گئی (لوقا ۱: ۴۱-۴۳) بیت اللحم کے چرواہوں کو فرشتوں نے اطلاع دی (لوقا ۲: ۱۰) اور آخرکار شمعون اور حنّا کو بھی رُوح کی معرفت اِس واقعہ کی خبر دی گئی (لوقا ۲: ۲۷-۳۸)

یہ تمام لوگ قوم یہود میں سے تھے جس میں خداوند یسوع مسیح پیدا ہوا۔ شمعون کے گیت کو جس کو آپ نے حفظ کیا ہے پھر دُہرائیں (لوقا ۲: ۳۲) تو وہاں آپ ایسے الفاظ پائینگے جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس یہودی بزرگ نے رُوح القدس کی ہدایت کے ذریعہ سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ یہ مولود نہ فقط "اس کی قوم اسرائیل کا جلال" ہوگا بلکہ ایک ایسا نور جو غیر اقوام کو بھی روشن کریگا۔

سبق۔

متی ۲: ۱۔ منجّمین۔ آج کے سبق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے خود اُن قلیل التعداد اشخاص کے علاوہ جن کو اُس نے اپنے بیٹے کی ولادت سے مطلع کیا تھا ایک اور جماعت کو بھی چُن لیا تھا جس میں اہل یہود نہیں بلکہ دیگر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے۔

شاید وہ منجّمین ایران سے آئے ہوں یا بابل سے جو عراق عرب میں واقع ہے۔ نہایت قدیم زمانہ سے اس سرزمین کے منجّمین ستاروں کو دیکھکر یہ معلوم کر لیا کرتے تھے کہ "مغرب کی سرزمین" میں جس کو وہ مُلک فلسطین کہتے تھے کوئی حادثہ ہونے والا ہے اور چاہے وہ حادثہ اچھا ہو یا بُرا ان کو اس کی خبر ہو جایا کرتی تھی۔ اکثر اوقات منجّمین کسی نئے روشن ستارہ کو کسی بادشاہ کی ولادت کا نشان سمجھتے تھے۔ اسی طرح جب سکندر اعظم کی ولادت ہوئی تو منجّمین نے ستارہ کو دیکھکر پیشینگوئی کی کہ ایشیا کا فاتح پیدا ہوا ہے اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

جب یسوع مسیح مجسم ہوا تو اس وقت تمام دُنیا بدامنی کی وجہ سے تنگ آئی ہوئی تھی اور ایک ایسے بادشاہ کی منتظر تھی جو امن و امان کو قائم کرے۔

آیات ۲-۱۰ خدا کا اُن کی ہدایت کرنا - خدا نے کس طرح مسیح تک اُن لوگوں کی رہنمائی کی؟

(۱) ستارہ کے ذریعہ سے (آیات ۲ و ۹ و ۱۰)

(۲) ایک شریر بادشاہ کے صلاح و مشورہ کے ذریعہ سے جس کی بنیاد کتب مقدسہ پر تھی (آیات ۴-۸)۔

آیت ۵ - "نبی" یعنی میکاہ نبی جس کی کتاب توریت میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب ۷۰۰ سال قبل از مسیح لکھی گئی تھی (میکاہ ۵:۲)۔

آیات ۱۱ و ۱۲ - ایمانداری کے ساتھ ہدایت کی پیروی - ان لوگوں کا ایمان جو دُور دراز مُلک سے بادشاہ کی تلاش میں آئے تھے کیسا بڑا تھا اور جب وہ ہدایت الٰہی کی مدد سے ایک غریب خاندان کے مولود کے روبرو پہنچائے گئے تو بھی ان کے ایمان میں کسی قسم کا تذبذب واقع نہ ہوا بلکہ انہوں نے اُسے سجدہ کرنے اور اُس کے حضور اپنے شاہانہ نذرانے پیش کرنے سے اس امر کی گواہی دی کہ وہ کسی دُنیوی سلطنت کا نہیں بلکہ ایک روحانی سلطنت کا بادشاہ ہے۔

کیا ہم بھی خدا کے طریق عمل پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں یا ہم اس بات کے خواہشمند ہیں کہ پہلے خدا کے مسیح کو علانیہ طور سے کامیاب دیکھیں اور پھر ہم اُسے اپنا بادشاہ تسلیم کریں؟

آیت ۱۲ میں ہم ایک اَور طریقہ پاتے ہیں جس سے خدا نے ان ایماندار لوگوں کی رہبری کی۔

کیا آپ کو یقین ہے کہ خدا نے آپ کی ہدایت کی ہے؟ (یہاں اُستاد اور

شاگرد اپنے تجربے بیان کر سکتے ہیں)۔

آیات ۱۳-۲۳ - ایک اور بیان جہاں ہدایت کی پیروی کی گئی - سب کچھ ترک کر دینے اور خدا کی فرمانبرداری کرنے سے سادہ لوح اور غریب لوگوں نے اس شریر بادشاہ کو اُس کے بُرے ارادوں کے پُورا کرنے میں شکست دی۔ شاید مجوسیوں کے بیش بہا نذرانوں کو مسیح کے والدین نے سفر خرچ میں صرف کیا ہو۔ ہیرودیس اس مولود مبارک کا اس قدر دُشمن کیوں تھا؟ یہ لفظ "بادشاہ" تھا۔ (آیت ۲) جس نے اُسے حیران و پریشان کر دیا کیونکہ اُس نے اپنی بادشاہی کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے ظلم و ستم کو روا رکھا تھا بلکہ اپنے بعض رشتہ داروں کو بھی اس خوف سے کہیں وہ اس کی جگہ نہ لے لیں اُس نے قتل کر دیا تھا۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ اپنی کتاب میں زبُور نویس کے مندرجہ ذیل الفاظ (زبُور ۲۵:۴ و ۵) لکھیں۔ ان کو حفظ کریں اور ان کو اکثر بطور دعا کے دُہرایا کریں۔

اَے خداوند اپنی راہیں مجھے دکھا۔
اپنے راستے مجھے بتا دے
مجھے اپنی سچائی پر چلا اور تعلیم دے۔
کیونکہ تُو میرا نجات دینے والا خدا ہے۔

دُعا کو دُہراتے وقت بعض اَوقات صیغہ جمع بھی استعمال کیا کریں یعنی "اپنی راہیں ہم کو دکھا" اور اِس دُعا کو اپنے عزیزوں کے لئے کیا کریں۔

خدا کی ہدایت کی پیروی پر غور و خوض

ممکن ہے کہ یروشلیم کے کاہن اور عالم شرع جو اپنے آپ کو بڑا متقی

خیال کرتے تھے خدا کے مسیح کو جان لیتے (مسیح کا مطلب ہے "مَسَح کیا ہوا بادشاہ")
اُنہوں نے مجوسیوں کی زبانی سُنا تھا کہ ان کا بادشاہ تولّد ہوا ہے۔ ان کو اپنی کتب
مقدسہ کے ذریعہ سے خدا کے بادشاہ موعود کی جائے ولادت بھی معلوم تھی لیکن
وہ چھ میل کا فاصلہ طے کر کے بیت اللحم تک نہ گئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا
کے بھیجے ہوئے کو سجدہ کرنے سے ہیرودیس ناراض ہو جاتا۔ ان کو خدا کی ہدایت
کی پیروی کرنے کی نسبت اپنی سلامتی اور جان کی زیادہ فکر تھی۔ اگر خدا کی
ہدایت کی پیروی کرنے میں مجھے اپنی سلامتی اور اپنا امن و امان قربان کرنا پڑے
تو کیا میں اُس کی پیروی کرونگا؟

ہیرودیس بادشاہ نے بھی اسی قسم کی ہدایت پائی تھی لیکن اُس نے
اس کو خدا کی عبادت کرنے اور اُس کی راہوں کو معلوم کرنے میں صرف نہ
کیا بلکہ اُس نے اسے خدا کی مخالفت کرنے اور ہولناک بدی میں گرفتار ہونے
کے لئے استعمال کیا۔ خدا اپنے بندوں سے جبراً اپنی ہدایت کی پیروی نہیں کرواتا۔
مجوسیوں اور یوسف نے خدا کی ہدایت کے مطابق تکلیف اٹھائی۔ اُن
چیزوں کو ترک کیا جن کو وہ پسند کرتے تھے اور دُور دراز مُلکوں کو چلے گئے۔
کیا میں تیار ہوں کہ اپنے آپ کو خدا کے حضور نذر کردوں اور جہاں وہ مجھے لے
جائے جاؤں؟ "جب تو نے فرمایا ہے کہ میرے دیدار کے طالب ہو تو میرے دل
نے تجھ سے کہا اے خداوند میں تیرے دیدار کا طالب رہونگا" (زبور ۲۷: ۸)۔

اے خداوند اپنی راہیں مجھے دکھا
اپنے راستے مجھے بتا دے
مجھے اپنی سچائی پر چلا اور تعلیم دے
کیونکہ تو میرا نجات دینے والا خدا ہے۔

چھٹا سبق

خداوند یسُوع مسیح کے ایّام طفولیّت اور شباب

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس لوقا ۲: ۴۰-۵۲۔

نظر ثانی اور تمہید۔

متی ۲: ۲۱-۲۳ - کو دوبارہ پڑھیں۔ ارکیلاس اس ہیرودیس کا
بیٹا تھا جس نے بیت اللحم کے بچّوں کو قتل کروایا تھا اور یہ اپنے دادا کی مانند
بد کردار اور ظالم تھا۔ وہ یہودیہ پر حکمران تھا جو اس چھوٹے مُلک فلسطین کا
جنوبی حصّہ تھا اور یروشلیم اس کا دارالسلطنت اور بیت اللحم جہاں یسوع مسیح
پیدا ہُوا تھا اسی سرزمین میں واقع تھے۔ گلیل کا علاقہ فلسطین کے شمال میں ہے۔
اُس زمانہ میں گلیل کا چھوٹا سا شہر ناصرت حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا
تھا یہاں تک کہ یہ مثل مشہور تھی کہ "کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے"؟
لیکن مشیتِ ایزدی یہ تھی کہ مسیح اُسی شہر میں سکونت اختیار کرے اور اُن
آزمایشوں کا مقابلہ کرے جو کسی ایسے شہر میں جو بدنام ہو نوجوانوں کو آگھیرتی ہیں

سبق۔

لُوقا ۲: ۴۰ - یسُوع مسیح کا لڑکپن۔ دُنیا کے اس گُمنام گوشہ میں
یسُوع مسیح کے بچپن کا حال معجزات اور عجیب و غریب کارناموں کی تاریخ نہیں
بلکہ وہ ایک ایسی زندگی کا نادر بیان ہے جو ان تمام آزمائشوں کے لئے کُھلی تھی
جو کسی نوجوان کو اس کے گھر۔ مدرسہ۔ دُکان اور اس کے شہر کے گلی کوچوں
میں پیش آتی ہیں لیکن جوان تمام آزمایشوں کے باوجود بھی بے گناہ اور پاک

زندگی رہی۔ لڑکوں کی روزانہ زندگی پر غور کریں اور دیکھیں کہ یسوع مسیح کی زندگی کیا اہمیت رکھتی ہے؟

خطوں میں سے ایک میں مرقوم ہے کہ وہ "ساری باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا" (عبرانی ۴: ۱۵)۔

آیات ۴۱-۴۸۔ لڑکا یسوع ہیکل میں۔ مسیح کے بچپن اور جوانی کے درمیان کے زمانہ کا فقط یہی ایک بیان ہے جو کلام مقدس میں درج ہے۔ یہاں ہم اسے جوان ہوتے ہوئے اور اپنے گردو نواح کے امور زندگی میں مثل ایک بالغ کے شریک ہوتے دیکھتے ہیں۔

آیت ۴۱۔ عید فسح۔ یہودی خاندان اس عید کی تقریب پر یروشلیم کو جایا کرتے تھے تاکہ وہاں جاکر برہ کی قربانی گذرانیں اور عید منائیں۔ برہ رات کے وقت نہایت سنجیدگی سے دعا اور شکر گذاری کرنے کے بعد کھایا جاتا تھا۔ یہ عید اس رات کی یادگار تھی جبکہ صدیوں گذرے خدا نے بنی اسرائیل کو ملک مصر میں موت سے بچایا تھا۔ اس وقت ان کو فقط ایک ادنیٰ سی شرط پوری کرنا تھا یعنی یہ کہ قربان شدہ برہ کا خون چھڑکیں تاکہ ملک الموت اس کو دیکھ کر ان کے دروازہ پر سے گذر جائے۔

یسوع مسیح جو اس وقت بچہ نہیں تھا بلکہ عالم شباب میں قدم رکھنے کو تھا ناصرت کے رہنے والوں کے ہمراہ یروشلیم گیا تھا تاکہ برہ کی قربانی اور رات کو یادگاری کی ضیافت میں شریک ہو۔ اس وقت سے جبکہ وہ نوزاد بچہ کی صورت میں ہیکل میں خدا کے حضور حاضر کیا گیا اب یہ پہلی مرتبہ وہ یروشلیم میں خدا کی ہیکل کے اندر داخل ہوتا ہے۔

آیت ۴۶۔ معلموں کے درمیان بیٹھنا۔ بعینہٖ جس طرح اظہر یعنی

جامع مسجد قاہرہ اور دیگر مسجدوں میں علما بیٹھتے ہیں یہودیوں کے بزرگ ہیکل کے صحنوں کے ستونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور توریت اس کی تفسیروں اور روایات کے متعلق تعلیم دیتے تھے۔

آیت ۴۹۔ "اپنے باپ کے ہاں"۔ یہ الفاظ مسیح کے پہلے الفاظ ہیں جو مرقوم ہیں اور یہ اس اہم حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح اس لئے آیا تھا کہ لوگوں کو بتائے کہ خدا باپ ہے۔ ان الفاظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس لڑکے نے خدا کی ہیکل کو اپنے باپ کا مکان سمجھا اور کہ وہ اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ اس پر انسان کی نسبت خدا کے حقوق زیادہ ہیں۔

آیات ۵۱-۵۲۔ وہ زمانہ جو ناصرۃ میں خاموشی سے بسر ہوا۔ یسوع مسیح کی زندگی کا یہ زمانہ حلم و فروتنی سے معمور تھا یعنی یروشلیم کے عالموں کی صحبت کا حظ اٹھانے کے بعد ایسے لوگوں کے تابع رہنا جو علم سے بہرہ اندوز نہ تھے اور ناصرت کی ادنیٰ دکان میں روزانہ اطاعت اور فرمانبرداری کی مشق کرنا۔

اس طور سے اٹھارہ سال کا عرصہ گذر گیا۔ ہم کو یہ بتایا جاتا ہے کہ تجاری کا کام سیکھنے کے بعد مسیح خود نجار بن گیا اور شہر ناصرت کے کسی باشندے کو یہ نہ معلوم ہوا کہ یسوع نجار جو محنت مشقت کرکے اپنے اور اپنی والدہ کے لئے روزی مہیا کرتا ہے درحقیقت خدا کا بھیجا ہوا بادشاہ اور دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ بائبل شریف میں اس بادشاہ اور منجی کی نسبت یوں مرقوم ہے کہ "وہ بنی نوع انسان کو بھائی کہتے ہوئے نہ شرمایا"۔ یسوع مسیح نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ فقط بادشاہ ہونے کے لئے نہیں بلکہ عوام کی جفاکش زندگی میں ان کا شریک ہوکر ان کا بھائی بننے کو آیا تھا۔

شاگرد کا کام

۱- حفظ کرنے کے لئے - اپنی نوٹ بُک میں ۲- کرنتھی ۸ : ۹ کو لکھیں اور اُسے حفظ کریں۔ "کیونکہ تم ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولتمند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تم اس کی غریبی کے سبب دولتمند بن جاؤ۔"

۲- دُعا جو نوٹ بُک میں لکھی جائے اور اکثر پڑھی جائے :-

مسیح کی روزانہ زندگی کیلئے جو محنت اور غریبی کی زندگی تھی لیکن جو بے داغ اور پاک تھی اے خداوند تعالےٰ میں تیرا شکر کرتا ہوں - اے خدا ہم کو یہ سکھا کہ ہم اُس سے بھائی کی مانند محبت رکھیں - بادشاہ کی مانند اس کی اطاعت کریں اور اپنے دل کی نجاستوں اور آزمائشوں سے نجات حاصل کرنیکے لئے اس کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کریں - آمین -

۳- برائے غور - خدا کے حضور خاموشی کے ساتھ ذیل کے خیالات پر غور کریں :-

اے یسوع مسیح کیا تو اس دُنیا میں ایسے بادشاہ کی مانند آیا جس کی سلطنت تا ابد رہیگی ؟

کیا تُو باپ کی گود سے اس لئے آیا کہ نادیدہ خدا کو ہم پر ظاہر کرے ؟

کیا تُو درحقیقت ہم کو بھائی کہنے سے نہیں شرماتا ؟

کیا تُو ہماری خاطر مُفلس و نادار بنا ؟

کیا تُو نے اپنے آپ کو پست کیا کہ یُوسف اور مریم کے تابع ہو ؟

کیا تُو نے تمام جسمانی اور دماغی آزمائشوں کا مقابلہ کیا ؟

کیا تُو اُن کی مدد کرنے کو تیار ہے جو آزمائے جاتے ہیں ؟

کیا میں بھی آزمائش کے وقت تجھ پاس آسکتا ہوں ؟

آہ! تیری محبت کی دولت میرے لئے کس قدر عمیق ہے!

کاش میں اور میرے تمام عزیز تیری مفلسی کے باعث غیر فانی دولت حاصل کرکے دولتمند ہو جائیں!

۴- عید فسح کے متعلق آپ انجیل جلیل میں بے شمار حوالے پائینگے یعنی اس یہودی عید کے بارے میں جس کے منانے کے لئے یسُوع مسیح پہلی مرتبہ بارہ بارہ سال کی عمر میں یروشلیم کو گیا تھا اور اس کے بعد کئی مرتبہ اور بھی - اس وجہ سے شاید آپ اس عید کے آغاز کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہیں - اس کا بیان توریت میں موجود ہے (خروج ۱۲)

مسیح کے آزمائش کو برداشت کرنے کے متعلق نوٹ

ہمارے بعض مسلمان بھائی کہتے ہیں کہ یسُوع مسیح کا عوام کی مانند آزمایا جانا اس کی شان اور اس کے اعلیٰ مرتبہ کے شایان نہ تھا - اب تک جتنے سبق ہو چکے ہیں ان کی مدد سے آپ اس اعتراض کا جواب دے سکتے ہیں - آپ نے دیکھ لیا ہے کہ خدا کے مسیح نے اس دُنیا میں آکر اپنی ظاہرہ شان و شوکت کا اظہار نہ کیا بلکہ اُس نے ادنیٰ سے ادنیٰ انسان پر بھی خدا کی محبت کو ظاہر کیا - وہ غریبانہ ماحول کے درمیان پیدا ہوا - اپنے بچپن کے زمانہ میں وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پناہ لیتا پھرا - اس کا لڑکپن ایک حقیر شہر میں بسر ہوا اور اس کا عالم شباب محنت کش لوگوں کے ساتھ گذرا - اُس نے یہ پسند کیا کہ "ہر ایک بات میں اپنے بھائیوں کی مانند ہو"۔

اگر وہ ان آزمائشوں سے محفوظ رہتا جو ہر ایک انسان پر جو عورت سے پیدا ہوتا ہے آتی ہیں تو وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کامل طور پر ہرگز شریک نہ ہو سکتا - پس اُس نے یہ گوارا کیا کہ انسان کی تمام آزمائشوں میں شریک ہو کر

کامل انسان بنے اور ہم پڑھتے ہیں کہ "وہ ساری باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا۔"
آزمائش ننگ و عار یا ناپاکی نہیں بلکہ یہ باتیں آزمائش میں گر جانے کا نتیجہ ہوتی ہیں اور یسوع مسیح ہرگز آزمائش سے مغلوب نہ ہوا "وہ ساری باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا" (عبرانی ۴: ۱۵) اس لئے وہ ہماری مدد کر سکتا ہے۔ فتحیاب شخص شکست یافتہ کی نسبت دُشمن کی طاقت کو زیادہ جانتا ہے کیونکہ وہ غالب آنے سے پیشتر دشمن کی تمام طاقت کا پُورا تجربہ حاصل کر چکتا ہے۔

ساتواں سبق
یوحنّا کی منادی

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۳: ۱-۱۲۔

نظرِ ثانی اور تمہید۔

خُدا کے اُس وعدہ کو دوبارہ پڑھیں جو اُس نے یوحنا اصطباغی (یحییٰ بن زکریا) کی خدمت کے متعلق اس کی پیدائش سے پیشتر کیا تھا۔ لوقا ۱: ۱۶و۱۷ اس کا کام "دلوں کو پھیرنا" اور "قوم کو تیار کرنا" تھا۔

آج کے سبق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح یہ وعدہ مسیح کے پہلی مرتبہ ہیکل میں تشریف لے جانے کے اٹھارہ سال بعد پُورا ہوا؟

سبق

متی ۳: ۱و۲۔ وہ پیغام جو یوحنا نے اپنی قوم کو دیا۔ "توبہ کرو" یہ یوحنا کی پکار تھی "توبہ کرو اور اس طرح آنے والی بادشاہی اور اُس کے بادشاہ کے لئے تیار ہو۔" یہ نہایت ضرور ہے کہ آپ آگے بڑھنے سے پیشتر "توبہ" کے اُن معانی کو جو انجیل میں پائے جاتے ہیں سمجھ لیں۔ عرب کے ممالک میں آجکل یہ لفظ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات جب کوئی شریر بچہ یا نوکر کسی قسم کی شرارت کرتا ہے تو فوراً یہ کہتا ہوا سُنائی دیتا ہے "مَیں نے توبہ کی" یعنی مجھے سزا نہ دو اور دوسرے دن پھر وہی حرکت کرتا ہے۔

انجیل جلیل میں جہاں کہیں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اس کے معنی کچھ اَور ہیں یعنی دلی و اندرونی تبدیلی جس کا نتیجہ اخلاقی تبدیلی ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اس طریق سے توبہ کرتا ہے تو وہ کمال عاجزی اور خاکساری کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کو تیار ہوتا ہے کیونکہ اس کا دل تبدیل ہو جاتا ہے اور وہ اپنی پہلی حرکات اور خیالات سے متنفّر ہو جاتا ہے۔ اُسے سزا سے بچنے کا خیال دامنگیر نہیں ہوتا۔ وہ گناہ سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ سزا بھی اُسے بُری نہیں معلوم ہوتی۔ اُسے فقط ایک ہی خواہش ہوتی ہے اور وہ یہ کہ کس طرح اپنے گناہ سے مخلصی پائے اور نئی زندگی بسر کرے۔ وہ شخص جو یہ کہکر کہ اُس کی زندگی اور اُس کے اخلاق نیک ہیں عذر پیش کرتا ہے اُسے معرفت الٰہی اور اپنی شناخت کا کامل علم نہیں ہوتا۔

آیت ۳۔ یوحنا کی تعریف اُس کی اپنی زبانی۔ اس بزرگ نبی کا کام اِس کی تمام زندگی بھر صرف یہی رہا کہ لوگوں کو خدا کی بادشاہی کے لئے تیار کرے جو عنقریب لوگوں کے دلوں میں قائم ہونے والی تھی۔ ہر ایک دل کی تیاری توبہ تھی۔

آیت ۴۔ یوحنا کا ظہور۔ وہ صحرائی درویشوں کی مانند زندگی بسر کرتا تھا۔

آیت ۵ و ۶۔ یوحنّا کی خدمت۔ وہ صحرا کے اُن راستوں میں منادی کرتا

تھا جو وادی کی ندیوں کی جانب جاتے ہیں اور وہاں اُن لوگوں کو بپتسمہ دیتا تھا جو توبہ کرتے تھے (یہاں آپ اس کے یوحنا اصطباغی کے لقب سے مشہور ہونے کا سبب معلوم کر لیتے ہیں) اس فعل کا یہ مطلب تھا کہ وہ لوگ جو اپنے گناہوں کا علانیہ اقرار کرتے تھے وہ گویا پانی میں قدم رکھنے سے یہ ظاہر کیا چاہتے تھے کہ وہ ایک نئی اور پاک زندگی میں قدم رکھتے ہیں ۔ یہی یوحنا کا بپتسمہ تھا۔ اُس بپتسمہ میں جو بعد میں خود خداوند یسوع مسیح نے مقرر کیا زیادہ گہرے معنی مخفی ہیں ۔

آیات ۷ ۔ ۱۲ ۔ یوحنا اور بزرگانِ قوم ۔ فریسی اور صدوقی اس وقت موسوی شریعت کے دو بڑے فریقوں کے ہادی تھے ۔ ہم انجیل جلیل میں ان کے متعلق بہت کچھ پڑھتے ہیں ۔ ان کے پیروؤں میں قوم کے عالم و فاضل اور ایسے لوگ تھے جو مذہبی رسوم کی پابندی لفظی طور پر کرتے تھے لیکن آیت ۹ کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوجوان نبی اُن بزرگوں کے ساتھ نہایت سختی سے پیش آتا ہے اور جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ وہ اُن کے باطل اعتقاد کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ وہ خدا کی برگزیدہ قوم ہیں اور ان کا مذہب خدا کا برگزیدہ مذہب ہے اس لئے وہ خدا کے نزدیک راستباز اور درست ٹھہرتے ہیں تو اس کی سختی بجا معلوم ہوتی ہے ۔ یوحنا کہتا ہے کہ خدا کے ساتھ ان کا تعلق نہ تو اُن کے حسب و نسب نہ اُن کے مذہب (شرعی تعبیر کا اعتقاد) اور نہ ہی اُن کے طریقہ (کسی خاص طرز نماز کی پابندی) پر منحصر ہے بلکہ توبہ اور توبہ کے لائق پھل پر ۔

توبہ کے لائق پھل کیا ہیں ؟ کچھ عرصہ کے لئے اس سوال پر غور کریں ۔ فرض کیجیے کہ کسی شخص نے کسی کا روپیہ چُرا لیا ہو یا قرض لے کر روپیہ ادا نہ کیا ہو

(یہ بھی ایک قسم کی چوری ہے) یا اس نے جھوٹ بولا ہو یا کسی سے فساد کیا ہو یا کسی دوست کے ساتھ ناشکرگذاری کا سلوک کیا ہو تو اس حالت میں توبہ کے پھل کیا ہونگے ؟

آیات ۱۱ و ۱۲ ۔ یوحنا آنے والے مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ دیکھئے یہ نبی جو قوم کے بزرگوں کے ساتھ ایسی سختی سے پیش آتا ہے اس بزرگ آنے والے کے سامنے کیسا تائب اور خاکسار نظر آتا ہے ۔

آگے چل کر آپ یوحنا کی پیشینگوئی کا مطلب سمجھ سکینگے جو اُس نے مسیح کی نسبت کی تھی اور جو زمانہ گذشتہ میں پُوری ہوئی بلکہ حال میں بھی پُوری ہو رہی ہے ۔ یہ عجیب و غریب الفاظ کسی ایسے نبی کے متعلق نہیں کہے جا سکتے تھے جو گنہگار انسانوں میں سے ہو ۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ یوحنا کے پیغام کو اپنی نوٹ بک میں لکھیں اور اُسے ازبر کریں (متی ۳ : ۲ و ۸) "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے ۔ پس توبہ کے موافق پھل لاؤ ۔"

دعا ۔ اے خدا مجھے جانچ اور میرے دل کو دیکھ اور جو کچھ بدی اُس میں ہے اُسے مجھ پر ظاہر کر ۔ مجھے آزما اور میرے خیالات کو معلوم کر اور میری جن اُمیدوں اور خواہشوں میں ناپاکی اور خود غرضی کا عنصر ملا ہے ان کو مجھ پر ظاہر کر دے اور مجھے یہ سکھا کہ میں حقیقی اور سچی توبہ کروں اور توبہ کے لائق پھل لاؤں ۔

جب خدا آپ پر آپ کی گذشتہ زندگی کا کوئی ایسا فعل ظاہر کرے جو گناہ آلود ہو تو اُس کی منت کریں کہ وہ آپ کو معاف کرے اور آپ کی مدد کرے کہ آپ اس فعل کے "متعلق توبہ کے لائق پھل" لانے میں دیر نہ کریں اگر آپ

اپنے پاسبان یا اپنے اُستاد کو اپنا حقیقی دوست سمجھکر سب کچھ اُس سے بیان کر دیں تو ضرور وہ آپ کی مدد کریگا۔

آٹھواں سبق

خداوند یسُوع مسیح کا بپتسمہ پانا

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۳: ۱۳-۱۷ + مقدس لوقا ۳: ۲۱ و ۲۲ + مقدس یوحنا ۱: ۳۲-۳۳۔

نظرثانی اور تمہید۔

جس وقت یوحنا اصطباغی لوگوں کو سختی کے ساتھ نصیحت کر رہا تھا تو اس وقت خداوند یسوع مسیح کس کام میں مشغول تھا؟ (لوقا ۲: ۵۱-۵۲ کو دوبارہ پڑھیں اور اس کا مقابلہ مرقس ۶: ۲-۳ سے کریں۔ جس حال کہ یوحنا منادی کرتا تھا۔ یسوع شہر ناصرت کے ایک غریب گھر میں نجاری کا کام کرتا تھا۔ ہمیں ۱۔سموئیل ۱۶: ۷ کے الفاظ یاد رکھنے چاہئیں۔

اب یسوع مسیح ناصرت کی خاموش زندگی کو خیر باد کہتا ہے۔

سبق۔

متی ۴: ۱۳-۱۵ "اپنے بھائیوں کی مانند بنایا گیا"۔ یسُوع مسیح بھی اور لوگوں کی مانند بپتسمہ لینے کے لئے آیا فقط وہی اکیلا ہے جس کو پانی میں قدم رکھتے ہوئے گناہوں کے اقرار کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جس طرح بپتسمہ اوروں کے لئے نئی زندگی کا نشان ہے اُسی طرح اس کے لئے بھی ہے۔ کیونکہ وہ ناصرت کی زندگی کو ترک کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان ایک ایسے اُستاد کی صورت

میں علانیہ آتا ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو۔

متی ۳: ۱۶ + لوقا ۳: ۲۱ و ۲۲ + یوحنا ۱: ۳۲ و ۳۳۔ آسمانی نشان کا ظاہر ہونا۔

رُوح کے نازل ہونیکا کیا مطلب تھا؟ کیا یسُوع مسیح رُوح القدس کی قدرت سے بیبٹ میں نہ پڑا تھا؟ کیا اُس کو روح القدس سے معمُور ہونے کی ضرورت تھی؟ روح کے اس طور سے ایک خاص نشان کے ساتھ ظاہر ہونے کے یہ معنی نہ تھے کہ مسیح کی ذات تبدیل ہو گئی بلکہ یہ کہ اُس کے کام میں تبدیلی ہو گئی۔ الٰہی روح یسُوع مسیح کے بچپن اور لڑکپن کے زمانہ میں بلکہ اُس پُرمحنت روزانہ خانگی زندگی میں بھی برابر اُس کے ساتھ تھی۔ اب وہ خانگی زندگی کو ترک کرتا ہے اور خدا کے مبشر اور مسح کئے ہوئے بادشاہ کی حیثیت میں عوام کی خدمت گذاری کو اختیار کرتا ہے۔ اُس کا بپتسمہ ایک نئی زندگی کا نشان تھا۔ اور باپ نے ایک اور نشان اس لئے بخشا تاکہ وہ اپنی نئی زندگی میں الٰہی روح سے معمور ہو جائے۔ جس طرح اگرچہ عاشق و معشوق کے درمیان دائمی محبت ہوتی ہے تو بھی ہر ایک واقعہ کے ساتھ محبت روز بروز از سر نو پیدا ہوتی رہتی ہے جس سے وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تر آتے جاتے ہیں اسی طرح ایسا شخص جس کی زندگی روح الٰہی سے معمور ہوتی ہے زندگی کی ہر ایک منزل میں از سر نو روح کی بخشش کو حاصل کرتا رہتا ہے

متی ۳: ۱۶۔ نشان کی ماہیت۔ اب ذرا روح کے نازل ہونے پر غور کیجئے۔ گذشتہ سبق میں ہم نے پڑھا ہے کہ یوحنا نے لوگوں کو خبر دی کہ آنے والا مسیح رُوح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا یعنی یہ کہ وہ لوگوں کو روح القدس عنایت کریگا تاکہ وہ نیا طرز زندگی اختیار کریں (کیونکہ بپتسمہ سے مراد یہی ہوتی ہے) اور چونکہ اُن کے دل گناہ آلودہ تھے اس لئے روح کا انعام گویا آگ سے گناہ کو بھسم کر دیتا ہے اور واقعی ایسا ہی ہوتا ہے۔ گنہگار شخص

کی زندگی میں روح القدس کی آمد سے گناہ کی بیخکنی ہوتی ہے۔ آگے چل کر آپ اس کے متعلق اور زیادہ سیکھینگے۔

لیکن یسوع مسیح کے معاملہ میں اس سے کچھ اور مراد ہے۔ وہاں پاک کرنے والی آگ کی ضرورت نہیں۔ جب روح خدا کے ممسوح پر نازل ہوتی ہے تو وہ کبوتر کی صورت میں آتی ہے جو تمام بنی نوع کے نزدیک خواہ وہ زمانہ گذشتہ کے ہوں یا زمانہ حال کے حلم۔ فروتنی اور صلح کا نشان ہے۔ یہاں پر ہم بادشاہی سے متعلق آسمانی اور دنیوی تصورات میں اختلاف پاتے ہیں۔ اُس زمانہ کے بلکہ اس کے بعد کے زمانہ کے بادشاہ شیر۔ پلنگ یا عقاب کی شکل کو اپنا شاہی نشان بناتے رہے ہیں۔

متی ۳-۱۷۔ مرقس ۱:۱۱۔ لوقا ۳:۲۲۔ آسمانی آواز کا سنائی دینا۔ حالانکہ ہم کو اُن پہلے الفاظ سے جو یسوع مسیح سے منسوب کئے جاتے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکپن کے زمانہ میں بھی اپنے آسمانی باپ سے واقف تھا۔ تو بھی ہم نہایت ادب کے ساتھ یہ تسلیم کرسکتے ہیں کہ نئی خدمت بلکہ ہر ایک بات سے جس سے وہ [illegible] شریک ہوتا تھا اس کو اس رشتہ کی گہرائی کا زیادہ علم ہوتا جاتا تھا۔ چونکہ خدا نے "باپ" اور "بیٹے" کے الفاظ اِس لئے استعمال کئے ہیں کہ ہم اس رُوحانی رشتہ کو سمجھ سکیں اس لئے یہ غیر واجب نہ ہوگا اگر ہم نہایت مؤدبانہ طور سے اس موقع کو انسانی زندگی کی صورت میں دیکھکر اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

پس فرض کیجئے کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو اپنے کسی دلی مقصد کو پُورا کرنے کے لئے بھیجتا ہے تو اس سے پیشتر کہ بیٹا رخصت ہو دونوں میں کسی قدر باہمی رفاقت ہوتی ہے۔ بیٹا جو ہمیشہ باپ کا فرمانبردار رہا ہے اور باپ سے اس قدر محبت رکھتا ہے اب جبکہ وہ باپ کے ارادہ اور مرضی میں شریک ہوتا ہے کس قدر اپنی

ابنیت کو محسوس کرتا ہے حالانکہ اُن کے باہمی تعلق کا علم اُن کے لئے نیا نہیں۔ تو بھی شاید باپ بیٹے سے کہتا ہے "اس وقت واقعی تو میرا بیٹا ہے اور میری راحت اور میرا فخر" ہے۔

ان خیالات کے ذریعہ سے شاید ہم یسوع مسیح کی اس حالت کا کسی قدر اندازہ لگا سکتے ہیں جو اُس کی اُس وقت ہوگی جب اُس نے دُعا میں (لوقا ۳:۲۲) اپنے باپ کے ساتھ شریک ہوکر آسمانوں کو کھلتے (یہ آسمانی زندگی اور آسمانی ارادہ کا نشان تھا) اور اُس آواز کو جو اُس کی ابنیت کی دوبارہ اور علانیہ تائید کرتی تھی سُنا ہوگا۔

وہ پیشینگوئی جو فرشتہ نے مریم کے روبرو کی تھی یہاں کسی قدر پُوری ہوتی ہے۔ اِس کا بیان لوقا ۱:۳۲ میں مرقوم ہے۔ یہ پیغام اور لقب انسان کی طرف سے نہیں بلکہ آسمان سے نازل ہُوا۔ خبردار اس سے آپ کا خیال دنیوی اور نفسانی جذبات کی جانب نہ جائے۔ کیونکہ خدا روح ہے اور یہ الٰہی حقیقت رُوحانی حقیقت ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ عبرانی ۳:۵ و ۶ کو اپنی نوٹ بُک میں لکھیں اور اُس کو حفظ کریں "موسیٰ تو اُس کے سارے گھر میں خادم کی طرح دیانتدار رہا.... لیکن مسیح بیٹے کی طرح اُس کے گھر کا مختار ہے اور اُس کا گھر ہم ہیں بشرطیکہ اپنی دلیری اور اُمید کا فخر آخر تک مضبُوطی سے قائم رکھیں"۔

دُعا جو نوٹ بُک میں لکھی جائے اور ہفتے کے دوران میں کی جائے

اے خدا کی پاک روح جو کبوتر کی صورت میں مسیح پر اُس کے بپتسمہ کے وقت نازل ہوئی تو ہم کو یہ توفیق بخش کہ ہم تیار ہوں کہ تو ہمارے گناہ آلودہ دلمیں آئے

.... اور تیرا آنا مثل آگ ہو جس سے ہماری
تمام نجاست جل جائے۔ ہم کو تیار کر کہ ہم تیری پاک کرنے والی آگ اور
تیری زندگی بخش قوت کو قبول کریں تاکہ ہم تجھ میں نئے مخلوق بن جائیں۔

نوٹ۔ بعض اوقات ہمارے مسلمان دوست ہم سے یہ کہتے ہیں
کہ مسیحی ایمان تو یہ اعلان کرتا ہے کہ باپ۔ بیٹا اور روح القدس تین نہیں بلکہ
ایک ہیں۔ یہ ایمان بپتسمہ کے بیان سے کس طرح مطابقت رکھ سکتا ہے
جہاں آسمانی آواز، کبوتر اور یسوع مسیح جس نے بپتسمہ پایا تھا تینوں ایک
دوسرے سے جدا تھے؟

آپ غالباً یہ جواب دینگے کہ خواہ لامحدود خدا کے ظہور اس دنیا میں جو
زمان و مکان کی قید سے مقید ہے کروڑوں کیوں نہ ہو جائیں تو بھی اس کی
ازلی اور لازمی وحدانیت میں کچھ فرق نہیں پڑ سکتا اور تین اقانیم کی وحدت کے
متعلق مسیحی اعتقاد کے بارے میں آپ یا تو "خدا تین اقانیم کی صورت میں"
(گیرڈنر) صفحہ ۱-۲۰ بزبان انگریزی جو سی۔ ایل۔ ایس۔ آئی مدراس سے
شائع کی ہے پڑھ لیں یا اس کا اجمالی بیان ان کی ایک اور کتاب بنام "صراط المستقیم"
صفحہ ۶۶-۶۸ بزبان انگریزی ملاحظہ فرمائیں۔

نواں سبق

آزمائش

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۴: ۱-۱۱

نظر ثانی اور تمہید۔

متی ۳: ۱۶ و ۱۷۔ جن لوگوں نے خدا کے ساتھ رہنے کا تجربہ حاصل کیا ہے

وہ بخوبی جانتے ہیں کہ الٰہی رفاقت کے بعد روحوں کا دشمن ضرور کوئی خاص حملے
کرتا ہے۔ شاید جب لوگ روحانی جدوجہد کے بعد ماندہ ہو جاتے ہیں تو اس
وقت دشمن ماندگی کے ہتھیار کے ذریعہ سے اُن کو شک و شبہ کی تاریکی میں
ڈال دیتا ہے۔ جب آپ خدا کو جاننے کی کوشش کرینگے تو شاید آپ کو بھی یہ
تجربہ حاصل ہو۔ کیا مسیح کا بھی یہ تجربہ تھا؟ ہاں ضرور کیونکہ وہ "ساری باتوں میں
ہماری طرح آزمایا گیا"۔ آج ہم پڑھتے ہیں کہ عین انتہائی درماندگی کے وقت کس
طرح آزمائش نے اپنی پوری طاقت سے اُس پر حملہ کیا لیکن اُس نے کس طور
سے زندگی کی دیگر آزمائشوں کی مانند اس کا مقابلہ کیا اور فتحیاب ہوا اور "بےگناہ" رہا۔

سبق

پیدائش ۳: ۱-۵ + متی ۴: ۱-۴ - آزمائش کا قدیم ترین بیان۔ ہم
دیکھتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ سے لیکر اب تک جب کبھی شیطان نے انسان کو آزمایا
ہے تو اُس نے خدا کی سچائی اور اُس کی نیکی کے متعلق شک و شبہ کے ہتھیار
سے حملہ کیا ہے۔ یسوع مسیح ("آدم ثانی") کی آزمائش کے وقت شیطان نے
خدا کے اُس کلام کی سچائی کے بارے میں شک پیدا کرنا چاہا جس کا بیان ہم
متی ۳: ۱۷ میں پڑھتے ہیں بلکہ خدا کی فکرمندی کے متعلق بھی۔ اُس نے کہا "تو
ایک ایسے فعل کے ذریعہ سے جس سے یہ ظاہر ہو کہ تو باپ پر توکل نہیں کرتا کہ وہ
تیری ضروریات کو پورا کر سکتا ہے یہ ثابت کر دے کہ تو اُس کا پیارا بیٹا ہے"۔

متی ۴: ۴ - یسوع مسیح کا جواب۔ مسیح کے جواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ اُس کے نزدیک باپ کا کلام بھوک کے خیال کی نسبت اہم تر ہے۔ یہ جواب
توریت میں سے استثناء ۸: ۳ سے اخذ کیا گیا ہے۔

اس بیان کی نادر باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کبھی یسوع مسیح آزمایا

گیا تو اُس نے ہمیشہ اُن الفاظ سے آزمائش کا مقابلہ کیا جو خدا کے پاک کلام کا مطالعہ کرنے سے اُس کے ذہن میں محفوظ تھے۔ یہ ایک وجہ ہے جس کے لئے ہم ہر سبق کے آخر میں آپ کو ایک آیت حفظ کرنے کی صلاح دیتے ہیں تاکہ آپ کے ذہن میں کلامِ الٰہی کا ذخیرہ جمع ہوتا رہے۔

آیات ۵-۷ - آزمائش دوم - اب گویا شیطان کہتا ہے کہ "اچھا تو کیا خدا پر تیرا ایسا ایمان ہے؟ پس اپنے ایمان کو کسی دلیرانہ فعل سے ثابت کر اس طرح اوّل تو خدا پر تیرا ایمان ظاہر ہو جائیگا۔ ثانیاً تو اس عجیب و غریب حرکت کے ذریعہ سے تمام شہر یروشلیم پر یہ واضح کر دیگا کہ تو ابنِ خدا ہے یا بہ الفاظِ دیگر خدا پر ایمان لانے کو اپنے لئے جلال حاصل کرنے کا ایک وسیلہ بنالے۔"

آیت ۷ - یسُوع مسیح کا جواب پھر خدا کے کلام میں سے اخذ کیا گیا ہے۔ (استثنا ۶:۱۶)۔ اگر ہم خدا پر تکیہ کرتے ہیں تو یہ جانتے ہوئے کہ وہ ہم کو فراموش نہ کریگا ہم ضرور اس کو اپنی ضرورت کے وقت اپنی مدد کے لئے پکارینگے۔ فقط وہ جو خدا پر کامل توکل نہیں رکھتے کوئی نہ کوئی طریقہ نکالتے رہتے ہیں کہ دیکھیں آیا وہ اُن کی مدد کرتا ہے یا نہیں۔ یہ خدا کو "آزمانا" کہلاتا ہے۔

آیات ۸ و ۹ - آزمائش سوم - شیطان کو یہ معلوم تھا کہ یسُوع مسیح دُنیا کا نجات دہندہ ہو کر آیا ہے اور اُس نے اس کو یعنی یسُوع مسیح کو دکھایا کہ کس طرح وہ تکلیف اور غریبی کی زندگی کے بغیر جس کو اُس نے اختیار کیا تھا اور جس کا نتیجہ شرمناک موت تھا بہ آسانی دُنیا کا بادشاہ بن سکتا ہے اگر مسیح اُس کی صلاح پر چلتا تو وہ دُنیا کا مالک تو ہو جاتا لیکن شیطان کے تابع رہتا اور اُس حالت میں وہ دُنیا کو شیطان کے قبضہ سے رہائی دینے میں ناکامیاب ٹھہرتا۔

آیات ۱۰-۱۱ - یسُوع مسیح کا جواب اور آزمانے والے کی شکست

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے - عبرانی ۲:۱۸ کو حفظ کریں۔

"کیونکہ جس صورت میں اُس نے خود ہی آزمائش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جن کی آزمائش ہوتی ہے۔"

مندرجہ ذیل دُعا نوٹ بُک میں لکھی جائے

اے خداوند ہم تیری منّت کرتے ہیں کہ اپنے لوگوں کو یہ توفیق دے کہ وہ اس دُنیا۔ جسم اور شیطان کی تمام آزمائشوں کا مقابلہ کر سکیں اور پاک دل و دماغ کے ساتھ تیری جو واحد خدا ہے پیروی کریں۔ ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے نام سے۔ آمین۔

برائے غور و خوض۔

خاموشی کے ساتھ خدا کے حضور آئیں اور یسوع مسیح کے دُنیا۔ جسم اور شیطان پر غالب آنے کے لئے شکر گذاری کے خیالات کا اظہار کریں۔

ابتدای عالم سے لیکر ابتک بنی آدم برابر شیطان کے فتنہ انگیز حملوں سے مغلوب ہوتے رہے ہیں۔ اگر خدا انتقام لینے والے فرشتوں کو آسمان سے بھیجکر شیطان کو نکلوا دیتا تو بنی آدم کے لئے کوئی فتح نہ ہوتی وہ فقط ایک ایسی شکست یافتہ قوم کی مانند ہوتے جو کسی قوی تر طاقت کی مدد سے رہائی حاصل کرتی ہے۔ لیکن خدا کی مرضی یہ تھی کہ وہ اس سے بہتر چیز یعنی فتح کے مالک ہوں۔ پس اُس نے ایک ایسے شخص کو بھیجا جو حقیقی معانی میں انسان بنا تاکہ فتحمندی کی جانب اُن کی رہنمائی کرے۔

فتحمند یسُوع شیطان کی تمام آزمایشوں پر غالب آیا۔ آپ یقین رکھیں کہ "وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جن کی آزمائش ہوتی ہے۔" اور وہ ایسا کرنے کے

قابل بلکہ اس کے لئے مستعد بھی ہے۔ وہ شیطان کے خلاف جنگ کرنے
میں اپنے ہر ایک ادنیٰ اور حقیر بھائی کی مدد کرنے کو ہر وقت تیار ہے بشرطیکہ وہ صدقدلی
سے اُس سے درخواست کرے۔ شیطان کی وہ کونسی آزمائش ہے جس کا مقابلہ
کرنے میں آپ کو سب سے زیادہ دِقت پیش آتی ہے؟ کیا آپ فتحمند یسُوع
سے مدد کی التجا نہ کرینگے؟

دسواں سبق

پہلے شاگردوں کو دعوت دینا

مقام برائے مطالعہ - مقدس یوحنا ۱: ۲۹-۵۱

نظرثانی اور تمہید۔

اُسوقت جبکہ یسُوع مسیح جنگل میں آزمایا جا رہا تھا یوحنا ندی کے کنارے لوگوں کو منادی کر رہا تھا۔ بعض جنہوں نے اس کی منادی سُنی اس کو چھوڑ کر نہ جانا چاہتے تھے بلکہ اس کی درویشانہ زندگی میں شریک ہو کر اُس کے شاگرد بن گئے۔ روز بروز وہ اس کو منادی کرتے اور لوگوں کو ایک بزرگتر آنے والے کی خبر دیتے سُنتے تھے جس کی راہ وہ تیار کر رہا تھا۔ (متی ۳: ۱۱)۔

سبق۔

یوحنا ۱: ۲۹-۳۴ - یوحنا نے کس طرح آنے والے کی جانب اشارہ کیا؟
یسُوع مسیح جنگل سے واپس آیا اور یوحنا کو معلوم ہو گیا کہ اس سے بزرگتر شخص آگیا ہے اور اس نے اپنے اس علم کو لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ ذرا اُن دو القاب پر

غور کیجئے جو یوحنا یسُوع مسیح کو دیتا ہے۔

آیت ۲۹ "دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دُنیا کے گناہ اُٹھائے جاتا ہے"۔

آیت ۳۴ "خدا کا بیٹا"۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ یوحنا نے یہ دُوسرا لقب کہاں سے سیکھا تھا؟ انسان سے نہیں بلکہ خود الٰہی انکشاف کے ذریعہ سے۔ متی ۳: ۱۷۔

آیت ۲۹ - خدا کا برہ - پہلا لقب نہایت عجیب اور اہم ہے۔ آپ عید فسح کے متعلق سُن چکے ہیں جس کو بنی اسرائیل ہر سال موسم بہار میں یروشلیم جا کر منایا کرتے تھے۔ اور ہم نے ذکر کیا تھا کہ اُس عید کے موقع پر ہر خاندان اُس دن کی یادگار میں جب قوم کے فرزند ذبح کئے ہوئے برہ کے خون کے چھڑکے جانے کے باعث بچائے گئے تھے ایک برہ ذبح کیا کرتا تھا۔ اس عجیب و غریب لقب یعنی "خدا کا برہ" سے ایسا شخص مُراد ہے جو نجات بخشتا ہے **لیکن اپنی جان کو قربان کر دینے کے ذریعہ سے۔**

متی ۱: ۲۱ کو دوبارہ پڑھئے اور دیکھئے کہ یوحنا کا خدا کا دیا ہوا یہ لقب اُس نام سے مُشابہ ہے جو مسیح کو اُس کی پیدائش سے پیشتر آسمان سے دیا گیا تھا۔

آیات ۳۵-۳۷ - یوحنا کا کام یہ تھا کہ لوگوں کو اپنی جانب سے ہٹا کر مسیح کی طرف مائل کرے۔ پس اگر اس کے شاگرد اُس کو چھوڑ کر مسیح کے پیرو ہو گئے تو اس سے اُس کی ناکامیابی نہیں بلکہ انتہائی کامیابی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اُن بشروں کی پُشت پر جو زمانہ گذشتہ میں خداوند یسُوع مسیح کے مبارک نام کی منادی کرتے رہے ہیں یا زمانہ حال میں کر رہے ہیں یہی اُصول ہے۔

آیات ذیل میں اُن لوگوں کے تجربوں پر غور کیجئے جو یسُوع مسیح کے پاس آئے تھے:-

پہلے شاگردوں نے یسوع مسیح میں کیا پایا تھا۔

آیات ۳۸ و ۳۹ - (۱) اُنہوں نے دیکھا کہ مسیح ان کا خیر مقدم کرنے اور اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کرنے کو تیار رہے۔

آیات ۴۰ و ۴۱ - (۲) اُن کو وہ نبی مل گیا جس کی تلاش میں اُن کی قوم تھی

آیات ۴۲ - ۴۷ - (۳) اُنہوں نے معلوم کیا کہ جب وہ اُن پر نظر کرتا تھا تو وہ اُن میں سے ہر ایک کے خیالات کو جُداگانہ طور پر جان لیتا تھا۔ اُس نے شمعون کو نیا نام دیا جو اس کے ان اوصاف کو ظاہر کرتا تھا جو ہنوز اُس میں موجود نہ تھے لیکن جو قدرت الٰہی کے ذریعہ سے اُس میں پیدا ہونے والے تھے۔

آیت ۴۸ - (۴) اُنہوں نے دیکھا کہ وہ اُس وقت ان کے اندرونی رازوں کو دریافت کر لیتا ہے جبکہ وہ اپنے خیال کے مطابق بالکل تنہا اور اکیلے ہوتے ہیں

آیت ۴۹ - اُن میں سے ایک کو یہ بات ایسی عجیب معلوم ہوئی کہ اُس نے مسیح کو وہ لقب دیا جو اکثر لوگوں سے پوشیدہ تھا یعنی وہ لقب جو یوحنا نے اُس کو دیا تھا۔ (آیت ۳۴) اور جو فرشتہ نے اُس کے مجسم ہونے سے پیشتر اس کی والدہ کو بتایا تھا (لوقا ۱: ۳۵)۔

آیات ۵۰ - ۵۱ - (۵) اُنہوں نے اس کو یہ وعدہ کرتے سُنا کہ وہ ہر روز خدا کو اُن پر زیادہ زیادہ ظاہر کریگا۔ آیت ۵۱ میں حضرت یعقوب کی رویا کی طرف اشارہ ہے جب اُس نے ایک زینہ دیکھا جو آسمان و زمین کے درمیان تھا یعنی خدا اور انسان کی زندگی کے درمیان (پیدائش ۲۸: ۱۲) یسوع مسیح ایسا زینہ بننے کو آیا تھا۔

پہلی ہی مُلاقات میں اُنہوں نے یہ سب کچھ یسوع مسیح میں دیکھ لیا تھا اور ہر ایک جو اُس سے واقف ہوگا یہ تمام باتیں اُس میں پائیگا۔

(نوٹ - آیت ۵۱ میں ہم یسوع مسیح کو پہلی مرتبہ اپنے لئے وہ نام استعمال کرتے دیکھتے ہیں جو اُسے اِس قدر پسند تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ کسی آدمی کا بیٹا نہ تھا لیکن عورت کے بطن سے پیدا ہونے کے باعث وہ درحقیقت ابن آدم تھا یعنی نسل انسانی کا نمایندہ اور بیٹا۔ مسیح نے ہم کو یہ بتایا ہے کہ جب شاگرد کامل ہو جاتا ہے تو وہ اپنے اُستاد کی مانند بن جاتا ہے لیکن اگر ہم کو یہ یقین نہ ہو کہ وہ یعنی یسوع مسیح واقعی انسان تھا تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ "اس کی کی مانند بننے کی کوشش بے سُود ہے"۔ یسوع مسیح متواتر اپنے آپ کو ابنِ آدم کہتا رہا تاکہ ہم جان لیں کہ وہ اپنے ہر ایک کام میں فی الحقیقت انسان تھا یہانتک کہ اپنے معجزات کے متعلق بھی اُس نے اپنے شاگردوں سے یہ فرمایا کہ وہ بھی ویسے ہی کر سکتے ہیں۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اُس کے معجزات میں سے سب سے عظیم ترین معجزہ یعنی اس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا بھی ہم میں پُورا ہوگا۔)

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یوحنا ۱: ۲۹ کو حفظ کریں۔

"دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے"۔

دُعا جو آپ کی نوٹ بُک میں لکھی جائے۔

اے تُو جس کے آگے تمام دل کھلے ہیں میرے دل کے خیالات کو پاک کر۔

اے تُو جسے تمام خواہشیں معلوم ہیں۔ میرے دل میں الٰہی زندگی کی خواہش کو مضبوط کر۔

اے تُو جس سے کوئی بھید چھپا نہیں۔ مجھے یہ توفیق بخش کہ میں آسمانوں کو کُھلا ہُوا اور خدا کے فرشتوں کو ابن آدم پر اُترتے اور چڑھتے دیکھ سکوں۔

گیارھواں سبق

پہلا معجزہ

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس یوحنّا ۲: ۱-۱۲۔

نظرِثانی اور تمہید۔

یوحنّا ۱: ۴۳ کو دوبارہ پڑھیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں گلیل مُلک فلسطین کا شمالی حصّہ ہے۔ یسُوع مسیح کے شاگردوں کا پہلا گروہ گلیل ہی سے آیا تھا۔ یہ وہ پہاڑی علاقہ ہے جس کے وسط میں شہر ناصرت واقع ہے۔ جہاں یسُوع مسیح نے پرورش پائی تھی۔ عین پہاڑوں کے درمیان تبریاس کی وہ جھیل ہے جو پیالے کی شکل کی ہے اور اُن دنوں میں اس کے ساحل پر سفید عمارات کے شہروں کا ایک حلقہ سا تھا۔ جن میں سے ایک شہر کا نام کفرنحوم تھا۔ چونکہ مسیح کے چند شاگردوں کے مکان اسی شہر میں تھے لہٰذا مسیح کی تعلیم اور خدمت کا مرکز زیادہ تر یہی تھا۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے مسیح اپنے پہلے شاگردوں کی جماعت کو گلیل کی جانب لے گیا جہاں اُن کے مکان تھے۔ آج ہم اپنے سبق میں اُن کے ساتھ گلیل کے ایک گاؤں کی سیر کرینگے۔

سبق

یُوحنّا ۲: ۱-۱۱ یسُوع مسیح کے معجزات کا آغاز ۔ یسوع مسیح کا پہلا معجزہ ایک خاندان کے درمیان شادی کے موقع پر ہؤا۔ پس اس طرح اس نے ہمارے لئے **خانگی زندگی اور نکاح کے رشتہ** کو پاک ٹھہرایا۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کے لئے حسب معمول انگوری شراب کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن کسی قسم کی بد انتظامی

کی وجہ سے وہ ختم ہوگئی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ کم مقدار میں منگوائی گئی ہو۔ اب خاندان کی عزّت و آبرو پر ایسا بدنما داغ لگنے کو ہے جو عمر بھر کبھی دُور نہیں ہوسکتا۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ایسے حادثات سے میزبانوں کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ یسُوع مسیح کو بھی یہ معلوم تھا اور اُس کو اُن کے ساتھ ہمدردی بھی تھی۔ آہ! یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ وہ اس قسم کی تکلیفوں کے وقت بھی ہمدردی کرتا ہے جو گو بعد میں تو نہایت ادنیٰ سی نظر آتی ہیں لیکن اُس وقت نہایت ہولناک ہوتی ہیں۔

یسُوع مسیح کی والدہ بھی تمام حال سے واقف تھی۔ ممکن ہے کہ اُس نے یہ خیال کیا ہو کہ اب موقع آگیا ہے کہ وہ یعنے یسُوع کسی عجیب و غریب نشان کے ذریعہ سے اپنے آپ کو مسیح (یعنی وہ نام جس سے اہل یہود خدا کے آنے والے مسیح کو پکارتے تھے) ظاہر کردے یا شاید وہ اِس لئے یسُوع کی طرف متوجّہ ہوئی ہو کہ وہ ہمیشہ اُس پر تکیہ کرنے کی عادی تھی لیکن اگر اس گفتگو کے اشارات کو جو اُن کے درمیان واقع ہوئی روشن اور واضح عبارت میں ادا کیا جائے تو غالباً وہ یُوں ہو۔

ماں "شراب ختم ہوگئی ہے۔ اب ہماری مدد کر اور اپنا جلال ظاہر کر۔"

مسیح "میری ماں خدا کی بادشاہی سے متعلق میرے کام میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ میرے جلال کی گھڑی ابھی نہیں آئی۔ اور جب وہ آئیگی تو اُس کی پہلی منزل صلیب ہوگی"۔

ماں "خداوند کی لونڈی پر نظر کر۔ تیری مرضی پُوری ہو" (نوکروں سے مخاطب ہوکر) "اگر وہ تم کو کسی بات کی ہدایت کرے تو بغیر چُوں و چرا کئے فوراً اس کو پُورا کرنا"۔

مریم نے اپنی مرضی کو یسُوع مسیح کی مرضی کے تابع کردیا۔ اب یسُوع اپنی پریشانی کو رفع کرنے کے بعد اپنے دوستوں کے متعلق اپنے پسندیدہ مقاصد کو پُورا

کرنے کے لئے اور اپنا جلال ظاہر کرنے کے آزاد ہو گیا۔ لیکن فقط ایمانداروں کے اس محدود دائرے میں نہ عوام کے درمیان۔ اس کو تعریف کرنے والی بھیڑ کی ضرورت نہیں بلکہ فقط ایمانداروں کی جو اس کے تابع ہوں۔ اُس نے پانی کو شراب میں تبدیل کر دیا۔

پہلا نوٹ ۔ وہ لوگ جو بعض اوقات یہ کہتے ہیں کہ مسیح نے اپنی والدہ سے ادب کے ساتھ بات نہ کی اس مقام کی اصل یونانی زبان کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں لفظ "گونائی" ہے جس کا انگریزی ترجمہ "وومن (woman) اور اُردو میں "عورت" کیا گیا ہے ایسا پُر تعظیم لفظ تھا جو شہزادیوں اور بیگموں کے لئے مستعمل تھا۔ اگر اس کو انگریزی میں لیڈی اور اُردو میں "خاتون" کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

دوسرا نوٹ ۔ پینے کی چیز شراب تھی جس کو لوقا کی انجیل میں انگور کا پہلا شیرہ کہا گیا ہے۔ مشرق میں بے شمار لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ فقط انگور کا رس تھا جس میں ہنوز خمیر نہ اُٹھا تھا یا اسی قسم کی کوئی اَور چیز۔ ان کو یہ خیال کہ خداوند یسُوع مسیح کو شراب سے کسی قسم کا تعلق یا واسطہ تھا پسند نہیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نہ تو مسیحی مذہب۔ نہ یہودی مذہب اور نہ ہی اسلام نے شراب کو بذاتِ خود حرام ٹھہرایا ہے یعنی یہ کہ وہ بذاتہٖ کوئی بُری شَے نہیں۔ شراب پی کر متوالے ہونے سے جو خرابیاں اور گناہ واقع ہوتے ہیں ان کے باعث اہل یہود۔ اہل نصاریٰ اور اہل اسلام نے اس کو اور اسی قسم کی دیگر نشہ آور اشیا کو ممنوع قرار دیا ہے اور اس سے قطعی طور پر احتراز کرنے کی تعلیم دی ہے۔ مسیح یسُوع کے زمانہ میں لوگوں کی زندگی انفرادی اور قومی حیثیت میں منشیات کے ذریعہ سے برباد نہ ہوئی تھی۔ پس شراب کو حرام قرار دینے کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ فقط اس کو اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے

کی ہدایت کی جاتی تھی جیسا کہ ہمیشہ ہوتی ہے۔ دورِ حاضرہ میں صورتِ حال کچھ اَور ہے اور اکثر نیک ترین اشخاص کا یہ خیال ہے کہ اس کو کلیتہً حرام اور ناجائز قرار دینا چاہیئے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ رومیوں ۱۴: ۱۴ و ۱۵ کو حفظ کریں۔

یسُوع مسیح کا وہ "جلال" کیا تھا جس کا اُس نے اظہار کیا؟ کیا وہ قانون قدرت پر فتح حاصل کرنا تھا؟ ہاں اُس کو یہ قدرت ضرور حاصل تھی لیکن علاوہ بریں وہ اِس کے نیک اخلاق اور اُس کی صفاتِ حمیدہ کا نُور تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کس طرح ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آتا تھا جو شرمندگی اور ندامت کے بارِ گراں کے نیچے دبے ہوتے تھے۔

پس چاہیئے کہ ہم جو اُس کے پیرو ہیں کسی ایسے شخص کا مضحکہ نہ اُڑائیں جو کسی قسم کی شرمندگی میں مبتلا ہو۔ یسُوع مسیح پردہ پوش تھا۔ جب خود یسُوع مسیح نے شرمندگی اور ندامت کی وجہ کو پوشیدہ رکھا بلکہ اُس کو رفع کر کے شادی کی ضیافت میں خوشی اور رونق کو از سرِ نو قائم کر دیا تو اُس نے یہ نہ کہا "مَیں نے یہ سب کچھ کیا ہے! دیکھو مجھے تمہاری خاطر کتنی تکلیف اُٹھانا پڑی"۔ مدد کرنا اور اُس کے متعلق خاموش رہنا خداوند مسیح کے اس جلال کا ایک حصّہ ہے جسے اُس نے ظاہر کیا تھا۔

کیا میرے دوست آشناؤں میں سے کوئی شرمیلا۔ بے پروا۔ بے وقوف اور بھدا ہے جس کا مذاق اُڑانا آسان ہے؟ کیا مَیں اُس کی اس تکلیف کو رفع کر سکتا ہوں اور اُس کی کمزوری کا اظہار کرنے کے بجائے یسُوع مسیح کی مانند اس کے متعلق خاموش رہ سکتا ہوں؟

شکر گذاری کے کلمات جو نوٹ بک میں درج کئے جائیں

اے خداوند مَیں تیرے اُس بڑے جلال کے لئے تیرا شکر گذار ہوں۔
مَیں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مَیں اس جلال کو یسُوع مسیح یعنی ایک ایسے
دوست کی ذات میں دیکھ سکتا ہوں جس کی حضوری خاندانی مجمعوں کو پاکیزہ اور
خوشگوار بنا دیتی ہے۔ تیری اُس رضامندی کے لئے جو تُو نے بنی آدم کے متعلق
ابن آدم اور جلال کے مالک یسُوع مسیح کے ذریعہ سے ظاہر کی آسمان پر تیری
تمجید ہو۔ آمین ثم آمین۔

بارھواں سبق

ہیکل کا پاک صاف کیا جانا

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس یوحنا ۲: ۱۳-۲۵۔

نظرثانی اور تمہید۔

لُوقا ۲: ۴۶-۴۹ کو دوبارہ پڑھیں اور دیکھیں کہ یسُوع مسیح یروشلیم
کی ہیکل کو کس نظر سے دیکھتا تھا۔ اُس نے اپنے لڑکپن کے زمانہ میں اُسے کیا
نام دیا تھا؟ آج ہم پھر عید فسح کے موقع پر یسُوع مسیح کے ہیکل میں جانے
کا بیان پڑھتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ اُس کے جسم کے بڑھنے کے ساتھ ہیکل
کے لئے اُس کی بچپن کی محبت بھی ترقی کرتی گئی اور کس طرح اُس محبت نے
عملی صورت اختیار کر لی۔

سبق۔

یُوحنا ۲: ۱۳-۱۷۔ با اختیار عمل۔ یسُوع مسیح نے دیکھا کہ خود خدا
کے گھر میں خدا کی بے عزتی کی جا رہی تھی۔ لوگ قربانی کے جانور فروخت کرتے
تھے۔ یا ہیکل کے چندہ کے لئے صرافوں سے سکوں کو تبدیل کرواتے تھے اور
اس تمام معاملہ میں وہ ایک ایسے مکان میں جو دُعا کا گھر تھا اپنے نفع کے لئے
جھوٹ۔ فریب اور چالاکیوں سے کام لیتے تھے۔

آیات ۱۵ و ۱۶۔ گناہ کے خلاف یسُوع مسیح کو کہاں سے اختیار ملتا
ہے؟ اس کا راز الفاظ "میرے باپ" میں موجود ہے۔ وہ اُس اختیار کے مطابق
کام کرتا ہے جو اُس نے پایا تھا (متی ۳: ۱۷)۔ ذرا اِس ایمان پر غور کریں جو
ایک ایسا شخص جو تنہا۔ مفلس اور غیر معروف ہے اپنے آسمانی باپ پر رکھتا ہے
اور کس جُرأت اور دلیری سے وہ خدا کے نام سے موجودہ نظم و نسق کی مخالفت کرتا
اور تمام با اختیار اشخاص کو غضبناک کرتا ہے۔ (بعینہٖ جس طرح کوئی دیہاتی بڑھئی
دفعتہً اُٹھ کر دہلی کی جامع مسجد یا بیت المقدس پر کوئی حکم صادر کر دے)۔

"میرے باپ کے گھر"۔ یہاں پر ہم خداوند یسُوع مسیح کو ہیکل کے لئے
اپنے بچپن کے نام کو استعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ "میرے باپ کا گھر"۔ ذرا
غور کیجئے اور دیکھئے کہ اس نام سے کیا مُراد ہے۔ اس سے ہیکل کی عالیشان عمارت
مُراد نہیں جس کی تعظیم و تکریم واجب و ضروری تھی بلکہ اس نام سے وہ پاک
حضوری مراد ہے جو اُس عمارت کے اندر موجود تھی۔ یہ ہمارے آسمانی باپ کی
عظمت و محبت کے شایان شان ہے کہ وہ عمارت جہاں ہم عبادت کرتے ہیں
خوبصورت اور خوش وضع ہو بلکہ ہمارے اپنے مکانوں سے ہر حالت میں
بدرجہا بہتر ہو۔

لیکن کیا خدا در حقیقت اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ ایک خاص عمارت ہی

اس کا گھر کہلائے اور اس کی اعلیٰ شان و بُزرگی کا خیال رکھتے ہوئے اُسے خوبصورت بنایا جائے؟ تمام دیگر معلّموں کی نسبت خداوند یسُوع مسیح نے اس امر کے متعلق زیادہ تعلیم دی ہے کہ آسمانی باپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور ہر جگہ مل سکتا ہے۔ پس ایسی تعلیم اور اس کے الفاظ "میرے باپ کے گھر" میں مطابقت اور موافقت کس طرح ممکن ہے؟

شاید آپ کی اپنی انسانی روح خدا کی اس لامحدود روح کے متعلق سمجھنے میں آپ کی مدد کر سکے۔ جب آپ گلی کوچوں میں ایسے بے شمار لوگوں کے درمیان چلتے پھرتے ہیں جو آپ سے ناواقف ہیں بلکہ آپ کی زندگی اور موت سے اُن کو کچھ واسطہ نہیں تو اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ وہاں حاضر تو ہیں۔ لیکن جب آپ کسی ایسے کمرہ میں داخل ہوتے ہیں جو ایسے دوستوں نے خاص طور سے آپ کے لئے تیار کیا ہو جو آپ سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کو بخوبی جانتے ہیں بلکہ وہاں خاص آپ کے استقبال کے لئے آئے ہیں تو وہاں آپ کا حاضر ہونا کچھ اَور معنی رکھتا ہے۔ وہاں اُن کی محبت اور خوشی کے اعتبار سے آپ کامل طور پر حاضر ہوتے ہیں اور آپ اپنے آپ کو محبت کے ساتھ اُن خوش آمدید کہنے والی روحوں کے سپرُد کر دیتے ہیں۔ گلی کوچہ میں بھی آپ حاضر تھے لیکن ایسے دوستوں کے درمیان جو آپ سے محبت رکھتے ہیں آپ زیادہ گہرے معنی میں حاضر ہیں۔ شاید اس چھوٹی سی مثال سے جو روزمرہ ہماری زندگیوں میں دیکھی جاتی ہے آپ یہ سمجھ سکیں کہ ہمارا آسمانی باپ جو اپنی محبت اور قدرت کے ساتھ تمام عالم موجودات میں حاضر ہے کس طرح کسی ایسے مقام میں زیادہ اور گہرے معانی میں حاضر ہوتا ہے جہاں اُس کے بندے اس سے ملاقات کرنے کو اور اُس کے روبرو اپنی محبت اور حمد و ثنا کے ہدیے پیش کرنے کو جمع ہوتے ہیں۔ پس اس لئے یہ واجب ہے کہ ہم اپنے

گرجوں میں کمال عزت و ادب کا خیال رکھیں گویا کہ وہ آسمانی بادشاہ کا دیوان خاص ہے اور آسمانی باپ اور اُن دلوں کے وصال کا مقام ہے جو اُس سے محبت رکھتے ہیں۔

مرقس ۱۱: ۱۷۔ خدا کا گھر۔ ذرا مرقس ۱۱: ۱۷ پر نظر ڈالئے وہاں آپ ایک اَور نام پاتے ہیں جو یسُوع مسیح نے کتب مقدسہ سے اخذ کر کے ہیکل کے لئے استعمال کیا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے آسمانی باپ کے گھر کو سب قوموں کے لئے دُعا کا گھر خیال کرتا تھا۔ پس چاہئے کہ مسیح کے شاگرد بھی اپنے دلوں کو وسیع کریں اور خبردار رہیں کہ بنی آدم میں سے کسی کو بھی اپنے دُعا کے گھروں میں داخل ہونے سے نہ روکیں۔

یوحنا ۲:۔ یسُوع مسیح کا پُراسرار جواب۔ اُنہوں نے خدا کی مرضی کو بجالانے کے حق کو ثابت کرنے کے لئے اُس سے نشان طلب کیا۔ اُنہوں نے کہا "کوئی معجزہ دکھا تب ہم تجھ کو ایسا نبی تسلیم کریں گے جس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا لازم ہے۔" مسیح کے ایام زندگی میں یہ درخواست اس سے کئی مرتبہ کی گئی لیکن اُس نے ہمیشہ احتراز ہی کیا کہ اپنے دشمنوں کو کسی خاص معجزہ کے ذریعہ سے اپنے اختیار کا ثبوت دے۔ وہ ہمیشہ ان کو ایسا جواب دیتا تھا جس سے وہ غور و فکر میں پڑ جاتے تھے تاکہ اگر وہ اُس کے یعنی یسُوع مسیح کے متعلق اور زیادہ سیکھنا چاہیں تو سیکھ سکیں کیونکہ وہ یہ نہ چاہتا تھا کہ معجزات کے ذریعہ سے کسی کو زبردستی اپنا یقین دلائے۔ وہ غلاموں کا نہیں بلکہ محبت رکھنے والے شاگردوں کا ایمان چاہتا ہے۔

یوحنا ۲: ۲۳-۲۵۔ یسُوع مسیح اور لوگوں کے ہجوم

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے - مرقس ۱۱: ۱۷ "میرا گھر سب قوموں کے لئے دُعا کا گھر کہلائیگا"۔ یوحنا ۲: ۱۶ "ان کو یہاں سے لے جاؤ۔ میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ"۔

دُعائیں (شاگرد کی نوٹ بک میں لکھی جانے کے لئے)

اے خداوند تُو جس نے یہ ظاہر کیا ہے کہ تیرا گھر دُعا کا گھر ہے۔ میری مدد کرتا کہ جب میں اپنی عبادت کے وقت تیرے گھر کے اندر آؤں تو اپنے دل کو روپیہ اور دُنیوی کاروبار کے خیالات اور فکروں سے خالی کروں اور دلی پاکیزگی اور خاموشی کے ساتھ تجھ سے مُلاقات کروں۔

اے خدا تُو جس نے یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہم کو یہ سکھایا ہے کہ تیرا دُعا کا گھر ہمارے باپ کا گھر ہے۔ مجھکو بلکہ ہم سب کو ایک محبت کرنے والے خاندان کی روح عنایت کرتا کہ ہم تیرے گھر میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسے ملیں گویا ہم ایک دوسرے کے بہن اور بھائی ہیں جو باہم محبّت رکھتے ہیں۔

اے خدا جب کبھی میں تیرے گھر کو فراموش کر دینے اور رُوحانی طور سے افسردہ ہونے کی آزمائشوں میں گرفتار ہو جاتا ہوں تو اُس وقت مجھ کو اپنے باپ کے گھر کے لئے وہ غیرت کی آگ عطا فرما جو یسُوع مسیح میرے خداوند کی روح میں روشن تھی۔

(نوٹ - ہمارا یہ دستور ہے کہ گرجہ میں داخل ہونے کے بعد کچھ وقت خاموشی سے دُعا کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ شاید مندرجہ بالا دُعائیں اُن خاموشی کے لمحوں میں خدا کی جانب آپ کے خیالات کی رہنمائی کرنے میں مفید ثابت ہوں)

تیرھواں سبق

نکودیمس اور نئی پیدائش

مقام برائے مطالعہ - مقدس یوحنا ۳: ۱-۲۱-

نظرِ ثانی اور تمہید

کچھ عرصہ کے لئے پھر یوحنا اصطباغی کی تعلیم پر غور کریں اور متی ۳: ۷-۹ کو دوبارہ پڑھیں۔ فریسی کون تھے؟ (سبق ۷) یوحنا نے ان کو اس لئے وہ سخت پیغام دیا تھا کہ وہ اِس دُنیا اور آنے والی دُنیا میں اپنے آپ کو مذہبی نقطۂ نگاہ سے بہت بڑا خیال کرتے تھے لیکن اُن کی زندگیوں سے توبہ کے پھل ظاہر نہیں ہوتے تھے۔

آج ہم پڑھتے ہیں کہ کس طرح ایک فریسی یسُوع کے پاس آیا۔ گذشتہ سبق کی دوسری آیت کو پھر سے پڑھیئے۔ (یوحنا ۲: ۲۵)۔ جب کبھی کوئی یسوع مسیح کے پاس مدد کے لئے آتا تو اُس کے پاس ہمیشہ ایسی دوا تیار رہتی تھی جو عین اُس شخص کی روح کے لئے ضرور تھی۔

سبق۔

یوحنا ۳: ۱ و ۲ - رات کا ملاقاتی۔ یہ فریسی رات کے وقت کیوں آیا؟ غالباً اس لئے کہ وہ یہ نہ چاہتا تھا کہ اُس کے ساتھیوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ جو خود اُستاد ہے ایک ایسے شخص کے پاس شاگرد کی صورت میں آیا ہے جو غریبوں اور سادہ لوح لوگوں کے درمیان رہتا ہے اور اُسے شہر کے رئیسوں

اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں سے کچھ ارتباط نہیں۔

آیات ۳-۱۰ - نئی پیدائش کا پیغام - مسیح نے اُس شخص کو جو خود عالم اور اُستاد تھا کیا پیغام دیا؟ یہ پیغام علم - کلام اور شریعت سے متعلق نہیں بلکہ زندگی سے علاقہ رکھتا ہے یعنی کیا اُس شخص نے نئی زندگی بسر کرنی شروع کی ہے یا نہیں؟

آیت ۵ - پانی یعنی گناہوں کا دھویا جانا۔

رُوح یعنی نئی زندگی کا حلول۔

پیدائش کے وقت بچہ گویا رحم کی بند زندگی سے ایک عظیم الشان دُنیا کی زندگی میں داخل ہوتا ہے جہاں وہ دیکھنا۔ سُننا اور سوچنا سیکھ سکتا ہے مسیح اس پیدائشی تبدیلی کے ذریعہ سے جو اندھے پن سے بینائی اور قید سے آزادی کی صورت کو اختیار کرنا ہے اِس تبدیلی کی تشریح کرتا ہے جس کا انسانی روح میں واقع ہونا لازم ہے اِس سے پیشتر کہ انسان خدا کی بادشاہی کو دیکھ سکے اور اس میں سکونت اختیار کر سکے۔ نکودیمس یہ سُنکر نہایت حیران اور ششدر رہ گیا کہ یہ تبدیلی اس کے لئے بھی جو بنی اسرائیل کا عالم شرع ہے ضرور ہے۔

آیات ۱۱-۱۵ - مسیح کا رُوحانی اختیار - گذشتہ سبق میں ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح مسیح نے ہیکل کو صاف کرنے میں اپنے اخلاقی اختیار کا اظہار کیا۔ اس مقام پر وہ روحانی اختیار سے کلام کرتا ہے یعنی ایک ایسے شخص کی مانند جو الٰہی نادیدہ زندگی کے متعلق خبر دیتا ہو۔ اگر نکودیمس نئی زندگی کی تعلیم سے متعجب ہو گیا تو ضرور ہے کہ وہ اس یقین اور اختیار سے جس کے ساتھ اُس اُستاد نے خدا کی بادشاہی اور عالم بالا کے متعلق بیان کیا کہیں زیادہ حیران ہُوا ہوگا - آیت ۱۳ یسوع کے پُر اسرار روحانی اختیار کے منبع کی تشریح کرتی ہے۔

آیات ۱۴ و ۱۵ - یہ الفاظ نکودیمس کے خیالات کو اس کی قوم کے ایک تاریخی بیان کی جانب جس سے وہ بخوبی واقف تھا لے جاتے ہیں یعنی جب بنی اسرائیل صحرا میں زہریلے سانپوں کے کاٹنے سے مر رہے تھے (اس کا بیان گنتی ۲۱: ۹ میں مرقوم ہے) اُس وقت موسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق اُن کے درمیان ایک پیتل کا سانپ بنوا کر ایک کھمبے پر ٹانگ دیا تھا اور وہ جنھوں نے اُس پر نظر کی تھی بچ گئے تھے اور یہ الفاظ اُس آنے والے دن کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں جب مسیح بنی آدم کی نجات کے لئے صلیب پر لٹکایا جانے کو تھا۔

آیات ۱۶-۲۱ - محبّت اور انصاف - آیت ۱۶ انجیل کا مرکز یا جان یا انجیل کی چھوٹی شبیہ کہلاتی ہے۔

خدا نے اس دُنیا میں ہر ایک کے دل کو یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ نیک و بد میں تمیز کر سکے۔ جتنا زیادہ ہم اس طاقت کو نیکی کو اختیار کرنے اور بدی کو رد کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ صحیح طور پر اُن میں تمیز کر سکتے ہیں۔ بعینہٖ جس طرح بچّہ پہلے روشنی اور تاریکی کے فرق کو معلوم کرتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ سُرخ۔ زرد اور نیلے رنگوں کے فرق کو دیکھ سکتا ہے اور پھر جب وہ جوان ہو جاتا ہے اور بالخصوص اگر وہ فن مصوّری کا علم سیکھ لیتا ہے تو وہ مختلف رنگوں کی کمی و بیشی کو بھی بخوبی پہچان سکتا ہے لوگ پہلے مسیح کو اس لئے قبول کرتے ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ ان سب سے بہتر ہے جن کے متعلق اُنہوں نے سُنا ہے اور پھر جب اس کو اور اس کی راہوں کو تسلیم کرنے میں ان کی خوب مشق ہو جاتی ہے تو وہ اس کی نیکی اور بھلائی کے اعلیٰ حُسن و جمال کو زیادہ دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

ہر ایک شخص جو کسی عمدہ کتاب کو پڑھتا یا کسی اعلیٰ ہستی سے ملاقات کرتا

ہے تو جو اثر اس تجربے سے اُس پر ہوتا ہے اس کے مطابق ہی اُس پر رائے زنی کی جاتی ہے وہ شخص جو کسی بدخیال کا ذکر پڑھتا ہے اور اس سے اپنے دل میں کراہیت کے جذبہ کو محسوس نہیں کرتا وہ گویا یہ اقرار کرتا ہے کہ اُس کے خیالات بھی بد ہی ہیں۔ اسی طرح جب کوئی شخص کسی مقدس ہستی سے ملتا ہے اور اُس کی پاکیزگی کی خوبصورتی کے سبب اس کی جانب مائل نہیں ہوتا تو وہ اس امر کا اعتراف کرتا ہے کہ اس میں روحانی طور پر کسر ہے۔

پس وہ لوگ جو اُس حقیقی نور کے روبرو آتے ہیں جو آدمیوں کی زندگی ہے اور اُس کے اثر سے اثر پذیر ہوتے یا نہیں ہوتے کس قدر اپنی خوبی یا کمی کا اقرار کرتے ہیں۔ اس نور کے قبول کرنے یا اس کو رد کرنے سے ہم خود اپنے آپ پر فتویٰ لگاتے ہیں۔

آیات ۱۸و۱۹ کے سنجیدہ الفاظ کو دوبارہ پڑھکر اپنے سبق کو ختم کریں۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ آیت ۳ کو از بر کریں۔

ذیل کی دُعا شاگرد کی نوٹ بک میں لکھی جائے۔

مجھے ڈھونڈ اے میرے خدا اور میرے دل کو جان۔ مجھے آزما اور میرے خیالات کو معلوم کر اور دیکھ کہ کیا میں تاریکی سے محبت رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے اکثر اوقات تاریکی کو نور پر ترجیح دی ہے مجھے معاف فرما اور مجھکو روشنی میں لے آ گو وہاں ضرور میرے اعمال کے باعث مجھ پر ملامت کی جائیگی۔ یہ بخش دے کہ میں اسی وقت از سر نو پیدا ہو جاؤں اور نور کے فرزندوں میں سے ایک بن جاؤں جو راہ حق پر چلتے اور خدا کی بادشاہی کو دیکھتے ہیں۔

(نوٹ۔ اگر آیت ۱۶ کے الفاظ "اس کا اکلوتا بیٹا" شاگرد کے سامنے کسی

قسم کی دقت پیش کریں جیسا بعض لوگوں کا تجربہ ہے تو چاہئے کہ شاگرد غور کرے اور دیکھے کہ آیا دقت کا سبب یہ تو نہیں کہ ان الفاظ کے معانی میں انسانی پیدایش کے کسی جسمانی تصور کی آمیزش کی گئی ہے۔ جب خدا کی اندرونی زندگی کے متعلق الفاظ "باپ" اور "بیٹا" استعمال ہوتے ہیں تو ان سے زمانہ کی رُو سے رشتہ مراد نہیں ہوتا (جیسا کہ جسمانی باپ اور بیٹے کے درمیان ہے) جس میں پیدائش اور ابتدا کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ یہ الفاظ الٰہی و ازلی وحدت کے غیر فانی رشتہ کے بیان کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا واحد ہے تو اس وقت مسیحی ایک زبردست ترین وحدت کو اس سے منسوب کرتے ہیں۔ ایسی وحدت پتھر کی سی وحدت نہیں جس کو ہم اس کے کسی جزو کو تکلیف پہنچائے بغیر چکنا چور کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ وحدت اس اعلیٰ وحدت کی مانند ہوتی ہے جو نباتات میں پائی جاتی ہے جہاں ان کے تمام اجزا یعنی جڑ۔ ٹہنی اور پتے وغیرہ باہم مل کر کل زندگی میں شریک ہوتے ہیں ان کا وجود ایک دوسرے کے لئے نہایت ضرور ہے اور ان میں پتھر کے اجزا کی نسبت زیادہ اتحاد پایا جاتا ہے۔ اس سے ایک درجہ اُوپر کتے یا بلی کی وحدت ہوتی ہے جن کے اجزا کے درمیان بہت اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اُن کی وحدت ایسی ہے کہ اگر اُن کا کوئی عضو کاٹ ڈالا جائے تو باقی اعضا کو دُکھ اور ضعف پہنچتا ہے اور اس سے بلند تر وہ جو انسان کی وحدت ہوتی ہے جس میں جسم۔ دماغ اور روح حالانکہ وہ ایک دوسرے سے جُدا ہیں تو بھی ایک پُر راز طریقہ سے باہم ایک ہوتے ہیں اور متواتر ایک دوسرے سے اثر پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اسی سہ گانہ وحدت سے انسان کی شخصیت یا ذات مُرتب ہوتی ہے اور انسان کی ذات جس سے وہ اپنے آپ

کو "میں" یعنی تمام عالم موجودات سے جُدا ہستی خیال کرتا ہے ایک
ایسی وحدت ہے جو حیوانات اور نباتات کی وحدت کی نسبت کہیں
زیادہ ذی حِس اور اثر پذیر وحدت ہے کیونکہ یہ اپنے وجود کی نسبت اُس
سے زیادہ بیدار ہوتی ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کی وحدتیں متفرق
اجزا سے مُرتب ہوتی ہیں لہٰذا انجیل جلیل ہم پر یہ ظاہر کرتی ہے کہ الٰہی
وحدت میں جو ضرور اعلیٰ ترین وحدت ہوگی۔ رشتے و تعلقات اور متفرقات
پائے جاتے ہیں۔ یہ آیت ہم کو بتاتی ہے کہ "خدا نے دُنیا سے محبت رکھی"
لیکن اُس کی محبت کا آغاز دُنیا کے آغاز کے ساتھ نہیں ہوا۔ محبت خدا کی
ازلی صفت ہے اور اُس کی ازلی و ابدی زندگی میں محب کی محبت اور
محبوب شامل تھے۔ انجیل اسی رشتہ کو "باپ" اور "بیٹا" کے الفاظ کے ذریعہ
سے ظاہر کرتی ہے۔ چونکہ یہ ایک عجیب رشتہ ہے اس لئے ابنیت
اکلوتے بیٹے" کے الفاظ سے بیان کی جاتی ہے۔)

چودھواں سبق

خداوند یسوع مسیح اور سامری عورت

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس یوحنا ۴: ۳-۴۲-

نظرِ ثانی اور تمہید۔

پھر ایک مرتبہ یوحنا ۲: ۲۵ کو پڑھئے اور یاد کیجئے کہ کس طرح یسوع مسیح
شمعون۔ نتھانیئیل اور نکودیمس کے دلی حالات اور ان کی ضروریات سے
واقف ہوگیا تھا۔ اب ہم پھر دیکھتے ہیں کہ کس طرح یسوع مسیح ہر ایک رُوح

کی ضرورت کو جو اُس کے پاس آتی ہے معلوم کرلیتا ہے اور اُسے پُورا
کرتا ہے۔

یوحنا ۳: ۱۶ کو پڑھئے۔ یہ آیت جو انجیل کا خلاصہ ہے یہ ظاہر کرتی
ہے کہ خدا کی محبت طرفداری اور جانبداری سے پاک ہے اور زندگی کا وعدہ
("ابدی" زندگی سے مُراد خدا کی زندگی میں حصّہ لینا ہے) بلاتمیز قوم و ملت
اُن سب کے لئے ہے جو مسیح پر ایمان لانے کی شرط کو پُورا کرتے ہیں۔
کسی زندہ شخص پر ایمان لانے اور فقط الفاظ اور تعلیم پر ایمان لانے
میں بہت بڑا فرق ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

ہم اپنے گذشتہ سبق سے یہ سیکھ چکے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح
خود انکاری اور ایثار نفسی کی توقع رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ تمام لوگ خواہ وہ
قوم کے سردار یا معلم ہی کیوں نہ ہوں بچّہ کی مانند خدا کی بادشاہی میں داخل ہوں۔
آج کا سبق ہم کو یہ سکھاتا ہے کہ یسوع مسیح اپنی اُس محبت کی وجہ
سے جس میں طرفداری کا نام تک بھی نہیں ایک بیچاری گنہگار عورت کو خدا
کی بادشاہی میں داخل کرنے کے لئے اتنی ہی تکلیف گوارا کرتا ہے جتنی وہ اپنے
معزز ملاقاتی نکودیمس کے لئے برداشت کرنے کو تیار تھا۔

سبق۔

یوحنا ۴: ۳-۵- اجنبی شہر اور اجنبی عورت۔ سامریہ وہ مُلک ہے
جو اس شہر کے گرد و نواح کا علاقہ ہے جو آجکل نیبلس شہر کے نام
سے مشہور ہے اور اہلِ یہود اور اس مُلک کے باشندوں کے درمیان سخت
عداوت تھی۔ دونو قومیں ایک دوسری کو بُرا کہتی تھیں۔ یہودیوں کے نزدیک سامری
بُت پرستوں سے بدتر تھے کیونکہ اُن میں سے اکثر یہودی نسل میں سے تھے اور

کسی زمانہ میں اُن کا مذہب بھی یہودی مذہب ہی تھا۔ لیکن اُنہوں نے اپنے دستور وغیرہ بدل ڈالے تھے اور یروشلیم کی ہیکل میں عبادت کے لئے جانے کے بجائے اُنہوں نے اپنے لئے اپنے ہی مُلک میں ایک ہیکل بنالی تھی۔

آپ کو معلوم ہے کہ یسُوع مسیح یہودی قوم میں پیدا ہُوا تھا۔ اِس وقت وہ سامریہ کی سرزمین میں جاتا ہے اور وہاں اس کی چال و گفتار سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس کو ان کی باہمی مذہبی مخالفت سے کچھ واسطہ و تعلق نہیں۔ نہایت ہی افسوس کا مقام ہوتا ہے جب وہ لوگ جو یسُوع مسیح کے مبارک نام سے یعنی مسیحی کہلاتے ہیں کسی مذہبی تلخی اور غرور کو اپنے دلوں میں آنے دیتے ہیں۔ اگر آپ مسیح کے سچے شاگرد بننا چاہتے ہیں تو اُس تلخی کو اپنی زندگی سے دُور کردیں۔

آیات ٦-١٩ ۔ رُومی وقت کے لحاظ سے چھٹا گھنٹہ بارہ بجے کا وقت ہوتا ہے (آیت ٦)۔ عموماً دوپہر کے وقت عورتیں پانی بھرنے نہیں جاتیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عورت دوپہر کو غالباً اس لئے آئی تھی کہ وہ باقی عورتوں سے گریز کرنا چاہتی تھی کیونکہ ہم کو آگے چل کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ گناہ کی زندگی بسر کررہی تھی (آیت ٧)۔

عورت کے سوال و جواب میں یسُوع مسیح نے اُس کو بتایا کہ اُس کے پاس تمام انسانی روحوں کے لئے ایک خاص بخشش ہے جو اس عورت کے لئے بھی ہے (آیت ٩) عورت کے ساتھ گفتگو کرنے سے اس کا مقصد محض کنوئیں کا پانی لینا نہ تھا بلکہ یہ کہ وہ اس کو آبِ حیات دے یعنی اُس کی روح میں خدا کی زندگی ڈال دے۔

مندرجہ ذیل گفتگو سے ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح یسُوع مسیح اس کے خیالات کو جو شروع میں فقط گھڑے سے متعلق تھے سنجیدگی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ اس

اجنبی شخص سے کس قدر اثر پذیر ہوتی ہے جو اُس کے خیال کے مطابق غالباً کوئی نبی ہوگا۔ آیات ١٣ و ١٤ میں وہ گویا اس کے شوقِ تحقیق اور اس کے احساسِ ضرورت سے ہمکلام ہوتا ہے اور آیات ١٥-١٨ میں وہ اس کے ضمیر سے مخاطب ہوتا ہے۔

آیات ١٩-٢٦۔ یسُوع مسیح عبادت اور اپنے متعلق حقیقتوں کا انکشاف کرتا ہے۔ وہ عورت تھی اور عورت بھی بدچلن۔ وہ مخالف مذہب و ملت سے تھی لیکن یسُوع مسیح کے نزدیک وہ فقط ایسی روح تھی جس کو الٰہی زندگی کی ضرورت تھی۔ دیکھئے کس طرح وہ ان آیات میں روحانی حقیقت کو اُس کے سامنے کھولتا ہے اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرتا ہے۔ اس مقام سے مذہبی تنازعوں، مخالفتوں اور تعصب کی جانب یسُوع مسیح کے انداز کا اظہار ہوتا ہے۔ اور عورت کی عقل اور اُس کی روح کے متعلق بھی اس کا انداز معلوم ہوتا ہے۔ عورت کی ناپاک اور نفرت انگیز زندگی کے باوجود بھی یسُوع مسیح کو یقین تھا کہ اُس کی روح اور اُس کی عقل اعلیٰ، گہری اور رُوحانی آواز کو سُننے اور اُس سے اثر پذیر ہونے کے قابل ہیں۔

آیات ٢٧-٤٢۔ یسُوع مسیح کی بھُوک ۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یسُوع مسیح روحوں کو الٰہی زندگی بخشنے کا کس قدر خواہشمند اور بھوکا تھا۔ ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح اُس کی یہ خدمت جو اُس کے لئے گویا اس کی خوراک کی مانند تھی۔ مذہب اور قوم کے باہمی تنازعوں کی قید سے آزاد تھی۔

یسُوع مسیح اب تک ویسا ہی ہے۔ وہ اب تک اس بات کا آرزومند ہے کہ ہر ایک مذہب اور قوم کے ہر ایک فریق کو روحانی زندگی بخشے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ آیات ۲۳ و ۲۴ کو حفظ کریں جو نہایت ضروری ہیں

ذیل کی دُعا شاگرد کی نوٹ بُک میں لکھی جائے :-

اے خداوند میں بھی گنہگار ہوں ۔

(مندرجہ بالا الفاظ کے بعد اپنی نوٹ بُک میں جگہ چھوڑ دیں اور جب کبھی آپ یہ دُعا کریں تو اُس وقت خدا کے روبرو اُن باتوں کا اقرار کریں جن کے باعث آپ نہایت شرمندہ ہیں اور نہیں چاہتے کہ وہ آپ کے اعمال اور خیالات میں جاری رہیں ۔ اور اُن کو اُس چھوڑی ہوئی جگہ میں لکھیں ۔)

میری مدد کر تاکہ میں خدا کی بخشش کو معلوم کروں اور آبِ حیات کا مزہ چکھوں ۔ میرے دل میں نیکی کے لئے شوق کی آگ روشن کر دے جبتک کہ تمام نجاست جل کر خاک سیاہ نہ ہو جائے ۔

(اگر آپ کے کوئی ایسے دوست ہیں جن کے لئے آپ ایسے ہی رُوحانی تجربوں کے خواہشمند ہیں تو یہ دُعا اُن کے لئے بھی کریں اور خدا کے حضور اُن کے نام پیش کریں ۔)

برائے غور و فکر

کسی اکیلے کمرہ یا باہر کُھلی ہوا میں یا کسی خاموش گرجہ گھر میں جائیں (اگر آپ شہر میں مقیم ہیں جہاں گرجہ ہر وقت آپ کے استقبال کے لئے کُھلا رہتا ہے) جس وقت وہاں عبادت نہ ہوتی ہو ۔ وہاں پھر یسُوع مسیح اور سامری عورت کے بیان کو پڑھیں اور ذیل کے خیالات پر غور کریں :-

خدا کا یہ بڑا انکشاف ایک گنہگار عورت پر ہوُا اور حالانکہ اس کے ہمسائے اس کو بنظر حقارت دیکھتے تھے تو بھی یسُوع مسیح نے اس کی رُوح کو اس قابل سمجھا کہ اُس کو محفوظ رکھا جائے اور اُس سے محبت کی جائے ۔

ہمارے کُوچہ (یا گاؤں) میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کی کوئی عزت نہیں کرتا اور بدی بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے ۔ اگر یسُوع مسیح یہاں تشریف لائے تو وہ نہایت رنجیدہ و غمزدہ ہو ۔ حالانکہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں جن کی زندگی پاک و صاف ہے تو بھی یسُوع مسیح ہم کو آبِ حیات دینے کو تیار ہے ۔ اُس نے اُس عورت کے دل میں جو کنوئیں پر پانی لینے آئی تھی آبِ حیات ڈالا جو اُس کی زندگی کو پاک و صاف کر سکتا تھا ۔ وہ عورت یسُوع مسیح کو ہرگز نہ بھول سکتی تھی ۔ وہ اَوروں کو بھی اُس کے پاس لائی اور اس طرح گویا یسُوع مسیح کی بھوکی رُوح کے لئے خوراک لے آئی ۔ یسُوع مسیح کی بھوک لوگوں کی مدد کرنا اور اُن کو نجات بخشنا ہے ۔ کیا میں اُس کی بھوک مٹانے کے لئے کچھ کر سکتا ہوں

پندرھواں سبق

گلیل میں پہلی مرتبہ رد کیا جانا اور پہلی مرتبہ قبول کیا جانا

مقامات برائے مطالعہ ۔ مقدس لُوقا ۴: ۱۶ - ۳۱ و ۵: ۱ - ۱۱ -

نظر ثانی اور تمہید ۔

لُوقا ۲: ۵۱ اور یوحنا ۱: ۴۵ و ۴۶ کو دوبارہ پڑھیں ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ یسُوع مسیح نے یوسف نجار کے بیٹے کی صورت میں گلیل کے ایک حقیر شہر ناصرت میں پرورش پائی تھی ۔ تیس ۳۰ سال کے بعد اُس نے ناصرت سے باہر نکل کر یوحنا سے بپتسمہ پایا تاکہ وہ بپتسمہ اس کے نئے طرز زندگی یعنی لوگوں کے اُستاد بننے کی زندگی کے آغاز کا نشان ٹھہرے ۔ لیکن شہر ناصرت کے لوگ اس کو محض نجار کا بیٹا ہونے کی حیثیت میں جانتے تھے اور وہ ہنوز اپنے شہر

میں نبی اور اُستاد ہونے کی صورت میں واپس نہ آیا تھا تاکہ اپنے نئے طرزِ زندگی کا اعلان کرے۔

آج ہم پڑھتے ہیں کہ کس طرح اُس نے ناصرت میں واپس آکر اپنی الٰہی رسالت کا اعلان کیا۔

سبق۔

لُوقا ۴: ۱۶ - ۱۹ یسُوع مسیح اپنی رسالت کا اعلان کرتا ہے۔ یسوع مسیح نے وہ الفاظ چُنے جو صدیوں گذرے انبیاء میں سے ایک نے اُس کے حق میں کہے تھے۔ حالانکہ ناصرت کے رہنے والوں نے کئی مرتبہ وہ الفاظ سُنے تھے تو بھی اُن کو ہرگز یہ معلوم نہ تھا کہ یہ پیشینگوئی کسی ایسے شخص کے حق میں پُوری ہوگی جو اُن کے شہر میں اُن کے درمیان بےگناہی کی حالت میں بُود و باش کرتا رہا ہے۔

آیت نمبر ۲۰ - یہودی رسوم کے مطابق واعظ کھڑے ہو کر پاک کلام میں سے کوئی مقام پڑھتا تھا پھر بیٹھکر اس کی تشریح کیا کرتا تھا۔

آیات ۲۱ - ۳۱ - ناصرت میں یسُوع مسیح کا رد کیا جانا۔ اعلان کا اثر - سب سے پہلے اس کے خوش اسلوبی سے کلام پاک کے پڑھنے پر اظہار حیرت پھر اُس کے دعوٰی پر کہ وہ اپنے آپ کو اُس تصوّر سے جو وہ اس کے متعلق رکھتے تھے بڑا بناتا ہے اظہار ناراضگی۔ ناصرت کے لوگوں نے خیال کیا کہ اُنہوں نے یسُوع مسیح پر فتوٰی لگایا لیکن درحقیقت اُنہوں نے اپنے آپ پر فتوے لگایا تھا۔ چونکہ یسُوع مسیح نے اُن کے درمیان پرورش پائی تھی لہٰذا اُن کے لئے ایک عظیم موقع تھا کہ وہ اُس کو قبول کرتے۔ ان کے بعد کی نسلیں یہ دیکھکر حیرت اور افسوس سے بھر جاتی ہیں کہ وہ جن کو موقع دیا گیا تھا ایسے اندھے تھے کہ اُنہوں نے اُس راستباز کو رد کر دیا۔

لُوقا ۵: ۱ - ۳ گلیل میں لوگوں کے گروہ کے گروہ یسُوع مسیح کو قبول کرتے ہیں گلیل کے ایک حصّہ میں جھیل کے کنارے لوگوں نے مسیح کو باہر نکال دینے کے بجائے اِس کے کلام کو بغور سُنا۔ حالانکہ یسُوع مسیح بھیڑ کو تعلیم دینے کے لئے ہر وقت تیار تھا تو بھی وہ اُن لوگوں کے دلوں اور ایمان کا زیادہ خیال کرتا تھا جو خدا کی بادشاہی میں داخل ہوتے تھے خواہ وہ تعداد میں کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں بہ نسبت اُن بےشمار لوگوں کے جو اس کا کلام فقط اپنے کانوں سے سُنتے تھے۔

واحد دلوں کا یسُوع مسیح کو قبول کرنا

آیات ۴ - ۷ - یسُوع مسیح نے شمعون پطرس کے ایمان اور اس کی فرمانبرداری کو آزمایا (جس کا بیان ہم یوحنا ۱: ۴۰ - ۵۲ میں پڑھ چکے ہیں)

آیات ۸ و ۹ - شمعون پطرس یسوع مسیح کی حضوری اور اس کی قوت کے ذریعہ سے اپنی گناہ کی حالت کو محسوس کرتا ہے۔ وہ اس وقت وہ بات معلوم کرتا ہے جو نکودیمس کو سیکھنی پڑی یعنی یہ کہ آدمی بذاتِ خود خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے قابل نہیں ہے۔ اس کی ذات کو از سرِ نو پیدا ہونا ہے

آیات ۱۰ و ۱۱ - یسُوع مسیح اُن لوگوں کو اپنے شاگرد ہونے کے لئے قبول کرتا ہے جن کو اپنے گناہ کا احساس ہوتا ہے۔ وہ اُن کے لئے ہمّت افزا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی شخص فقط اپنے آرام کی خاطر یسُوع مسیح کا شاگرد نہیں بنتا۔ کیونکہ یسُوع مسیح شروع ہی سے یہ ظاہر کر دیتا ہے کہ اُس کے شاگردوں کو روحوں کو خدا کی بادشاہی میں داخل کرنے کے کام میں حصّہ لینا ہے یعنی اُن کو "آدمیوں کو پکڑنا" ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ اُن الفاظ کو جن کے ذریعہ سے یسُوع مسیح نے زمین پر اپنی رسالت کا اعلان کیا حفظ کریں (۴: ۱۸ و ۱۹)۔

دُعا جو شاگرد کی نوٹ بُک میں لکھی جائے

اَے خداوند مَیں گنہگار ہوں لیکن تو مجھ سے دُور نہ ہو بلکہ مجھ کو اپنی آواز سُننے دے جو مجھ کو یہ کہتی ہے کہ مَیں خوف نہ کروں اور بنی آدم کو تیری بادشاہی کے لئے پکڑ لاؤں۔ حالانکہ اب بھی میرے دل میں خوف ہے تو بھی مجھ کو یقین ہے کہ تُو مجھ کو دلیر بنا سکتا ہے۔ حالانکہ مجھ میں بہت سی بدعادات ہیں اور مَیں نے کئی مرتبہ جھوٹ بھی بولا ہے تو بھی مجھ کو یقین ہے کہ تُو نے مجھ کو بُلایا ہے تاکہ مَیں تیری مانند بنوں۔ حالانکہ مَیں نیکی کرنے میں کمزور ہوں تو بھی تُو مجھکو زورآور بنا سکتا ہے۔ آج اور ہمیشہ تک میری مدد کرتا کہ مَیں تیری پیروی کروں۔

(شاید آپ اپنے اُستاد کو بتانا چاہیں کہ آپ کو کس خاص بات کا اندیشہ ہے اور کونسا گناہ ہے جس پر غالب آنا آپ کے لئے سب سے زیادہ مشکل ہے تاکہ وہ بھی آپ کے ایمان اور آپ کی دُعا میں آپ کا شریک ہو سکے۔ شاید آپ اُس سے دریافت کرنا چاہیں کہ وہ آپ میں کونسی کمزوری دیکھتا ہے جس کو یسُوع مسیح زور اور طاقت میں تبدیل کر سکتا ہے۔)

سوطھواں سبق

گلیل میں پہلے معجزات جن سے شفقت و رحم کا اظہار ہوتا ہے۔

مقام برائے مطالعہ۔ مقدّس لوقا ۵: ۱۲-۲۶-

نظرثانی اور تمہید۔

وہ الفاظ جو آپ نے حفظ کئے ہیں اور جو یسُوع مسیح نے اپنی زمینی خدمت کا بیان کرنے کے لئے استعمال کئے یاد کریں۔ لوقا ۴: ۱۸ و ۱۹ اور لوقا ۵: ۱-۳ کو دوبارہ پڑھیں۔ ان مقامات میں ہم خداوند یسُوع مسیح کو 'خوشخبری کی منادی' کرتے دیکھتے ہیں۔

آج ہم اس کو اُس پیشینگوئی کا ایک اَور حصّہ پُورا کرتے اور "شکستہ دلوں کو تسلّی" دیتے ہوئے دیکھینگے۔

سبق۔

لوقا ۵: ۱۲-۱۵ ایک کوڑھی ۔ کوڑھ کا مرض ایسا مرض تھا جس نے طبیبوں بلکہ تمام دُنیا کو نااُمیدی کے ورطہ میں ڈال رکھا تھا۔ کوڑھی کو مُردہ خیال کر کے شہر سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور اُسے اجازت نہ ہوتی تھی کہ وہ کسی کو ہاتھ لگائے یا کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہو۔ پس یسُوع مسیح کے اُس کے ناپاک جسم کو ہاتھ لگانے سے بڑھکر اور کیا بات ہو سکتی تھی جو کوڑھی کو اُس کی بے خوف محبت کا یقین دلا سکتی تھی" اہلِ یہود کی شریعت کے مطابق جو کوئی کسی کوڑھی کو ہاتھ لگاتا تھا وہ ناپاک ہو جاتا تھا۔ لیکن جب یسُوع مسیح نے کوڑھی کو چھُوا تو وہ ناپاک نہ ہوا کیونکہ کوڑھی کا کوڑھ جاتا رہا۔

اِس سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ محبت اور نیکی کی متعدی طاقت گناہ کی طاقت سے زیادہ زور آور ہے "کیونکہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے" (۱یوحنا ۵: ۴)

آیت ۱۶- اِس آیت میں ہم اُن رازوں میں سے ایک راز کو معلوم کرتے ہیں جو یسوع مسیح کی زندگی میں جو لوگوں کی گروہوں کے درمیان صرف ہوئی مخفی تھا۔

اگر یسوع مسیح کے لئے اکثر یہ ضرور تھا کہ وہ لوگوں سے بات چیت کرنا بند کرکے خدا کے ساتھ رفاقت پیدا کرے تو کیا یہ ہمارے لئے زیادہ تر ضرور نہیں۔

(اُستاد اور شاگرد دونوں باہم اِس امر کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اِس کے لئے کونسے موثر تجویز کئے جائیں۔ خواہ وہ باہر کھلی ہوا میں ہوں یا کسی عمارت کے کسی کونے یا گوشے میں تنہا جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہوں۔ شروع ہی سے زندگی کے اِس پہلو کی جو موجودہ زمانہ کے اکثر شہروں میں بالکل نظرانداز کیا جاتا ہے ترقی و بہبودی کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہمارے بعض سبقوں کے آخر میں جو مقامات برائے غور و خوض ہیں اُن کی غرض یہ ہے کہ اُن کی مدد سے لوگ فقط دُعائیں خدا سے بات چیت نہ کریں بلکہ اُس کے حضور غور و فکر کریں اور اپنی رُوحانی زندگی کو خوب کھول کر اُس کے رُوبرو رکھیں۔)

آیات ۱۷-۱۹- ایک مفلوج- کوڑھ کو دُور کر دینے سے یسوع مسیح نے ایک ایسے مرض پر اپنی قدرت کا اظہار کیا جس کا علاج کرنے میں طبیب قاصر رہ گئے تھے۔ یہاں ہم ایک ایسے معاملہ کا حال پڑھتے ہیں جہاں یسوع مسیح نے رُوح کی مایوسی اور نااُمیدی کا علاج کیا اور ایک ایسے مرض کو دُور

کیا جو غالباً جسم کے گناہوں کا نتیجہ تھا۔

آیت ۲۰- اِس آیت سے اُن لوگوں کی ہمت افزائی ہوتی ہے جو اُن کے لئے جو ہنوز مسیح پر ایمان نہ لائے ہوں اپنے ایمان کو استعمال کرتے ہیں۔ چار دوستوں کے ایمان کو دیکھکر یسوع مسیح نے اس مریض کو اپنا مسرت بخش پیغام دیا۔ یعنے یسوع مسیح جو انسان کی اندرونی حالت سے واقف ہے اُس نے یہ دیکھ لیا کہ اُس مریض کی تکلیف فقط جسمانی تکلیف نہیں بلکہ اِس کی تکلیف کا باعث اِس کا نامعاف شدہ گناہ ہے۔ وہ اپنے گناہوں کی زنجیروں سے قید تھا۔ سو اگر اس کی روح کو نئی زندگی اور آزادی حاصل ہو جائے تو اس کا جسم خود بخود نئی زندگی اور آزادی پالیگا۔ پس اِس معاملہ میں جسم کی صحت روح کے پہلے صحتیاب ہونے کی حقیقت کا ایک ثبوت تھی۔

آیت ۲۱- متی ۳: ۷-۱۲ پر پھر غور کریں اور ساتویں سبق کے نوٹ کو دیکھیں تاکہ آپ کو یاد آجائے کہ فریسی کون تھے جن کو یسوع مسیح کے پیشرو یوحنا نے تنبیہ کی تھی اور جو اِس وقت یسوع مسیح کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ مخالفت یسوع مسیح کی دنیوی زندگی میں برابر جاری رہی بلکہ مرور زمانہ کے ساتھ یہ مخالفت اپنے ظلم اور ستم میں اور بھی زیادہ تیز ہوتی گئی۔

جب اُستاد کے ساتھ اس قدر عداوت اور دُشمنی کی گئی تو اس کے شاگرد کو اس بات کی ہرگز اُمید نہیں ہوسکتی کہ وہ اس سلوک سے بچ جائیگا جو اس کے خداوند کے ساتھ روا رکھا گیا تھا۔ اگر ہم یسوع مسیح کی

پیروی کرینگے تو شاید ہم سے بھی لوگ نفرت کرینگے۔

آیات ۲۲-۲۶- لوگوں کی گروہیں خوفزدہ اور حیرت زدہ ہوتیں اور یہ یقین کرتی ہیں کہ خدا خود کام کر رہا ہے۔ دُشمن کچھ عرصہ کے لئے خاموش ہو جاتا ہے۔ مریض اور اُس کے ساتھی ہمیشہ کے لئے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ خدا کی شفا بخش طاقت یسُوع مسیح میں موجود ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یسُوع مسیح کے متعلق جو ویسے ہی اب بھی نجات بخشنے پر قادر ہے ذیل کے الفاظ حفظ کریں۔

اسی لئے جو اُس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پُوری پُوری نجات دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے (عبرانیوں ۷:۲۵)

چند خیالات جن کو آپ اپنے الفاظ میں دُعا کی صورت میں تبدیل کر سکتے ہیں یا جن کو آپ دل کی خاموشی کی صدا میں کہہ سکتے ہیں۔

(۱) بعض ایسے لوگ ہیں جن سے آپ واقف ہیں اور جو اُس کوڑھی یا اُس مفلوج کی مانند اُس کی مدد کے بہت ہی محتاج ہیں جو شکستہ دلوں کو تسلّی دینے کے لئے آیا تھا۔ وہ یا تو جسمانی طور سے بیمار ہیں یا گناہ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کیا آپ کسی ایسے شخص کی (یا چند ایک ایسے اشخاص کی) تلاش کر سکتے ہیں جو یسُوع مسیح پر ایمان رکھتا ہے اور جو ان کمزوروں اور ناتوانوں کو یسُوع مسیح کی زندہ طاقت کے حضور لانے میں آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ پھر آپ اُن چار کی مانند ہو جائینگے جو اُس مفلوج کو یسُوع مسیح کے پاس لائے تھے۔ آپ اُس زندہ قادر مطلق یسُوع مسیح کے رُوبرو اپنے دوست کی کمزوری

اُس کی ضرورت اور اُس کے گناہ کو رکھ دینگے اور اُس سے مدد کی درخواست کرینگے۔ شاید آپ کا اُستاد آپ کو کسی ایسی جماعت کے متعلق بتا سکے جو باقاعدہ ایسی خدمت میں مصروف رہتی ہے اور جن کے ساتھ آپ بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ جب ہم اپنے گرجہ میں دوستوں کا نام لیکر اُن کے لئے دُعا کرتے ہیں تو ہم اُن کو خدا کی محبّت اور اُس کی قدرت کے حضور لا سکتے ہیں۔

(۲) کیا آپ خود بھی اُس مفلوج کی مانند اپنے دیرینہ گناہوں کے نتیجوں سے قید ہیں جو اس وقت جب آپ نیکی کے کام کرنا چاہتے ہیں یا جب آپ دوسروں کے لئے دُعا کرتے ہیں آپ کو کمزور اور ناتوان بنا دیتے ہیں؟ اگر یہی حالت ہے تو آپ اُس سے جو "قیدیوں کو رہائی پانے کی منادی" کرنے آیا التجا کریں وہ آپ کو اُس قید سے رہائی بخشیگا۔

مندرجہ ذیل دعا نوٹ بُک میں لکھیں

اے خداوند ہم تیری منت کرتے ہیں کہ تو اپنے بندوں کو اُن کے گناہوں سے پاک کرتا کہ ہم تیری لامحدود نیکی کے ذریعہ سے ان گناہوں کی قید سے رہائی پائیں جو ہم نے اپنی کمزوری کے باعث کئے ہیں۔ اے آسمانی باپ تو ہم کو یہ یسُوع مسیح ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کی خاطر بخش دے۔ آمین۔

ستر ھواں سبق

نئے بزرگوں کا بلایا جانا اور نئی شریعت کا دیا جانا

مقام برائے مطالعہ بمقدس لوقا ۶: ۱۲-۴۹ -

نظر ثانی اور تمہید -

یسوع مسیح کی قوم کے متعلق ہمارا علم - جب ایک غیر قوم عورت نے یسوع مسیح کی قومیت کے متعلق اُس سے بات کی تو اُس عورت نے اُس کو کس نام سے مخاطب کیا؟ (یوحنا ۴: ۹) - ہم نے چند اور نام پڑھے ہیں جو اہل یہود اپنی قوم کے لئے استعمال کرتے تھے اور جو اُن کے آباؤ اجداد کی یاد تازہ کرتے تھے - پھر دیکھیں لوقا ۳: ۸ ("ابراہیم کی اولاد") یوحنا ۱: ۴۷ (اسرائیلی) -

اسرائیلی سے مراد وہ شخص ہے جو یعقوب بن اضحاق بن ابراہیم کی نسل سے ہو کیونکہ خدا نے یعقوب کو اسرائیل نام دیا تھا اور ہم اُس کی اولاد کو بنی اسرائیل یا اسرائیلی کہتے ہیں - اس مرد اسرائیل کے بارہ بیٹے تھے اور بنی اسرائیل کی قوم انہیں بارہ قبیلوں سے بنی تھی - آپ اس کا واضح بیان اعمال ۷: ۸ میں پائینگے جہاں یعقوب کے بارہ بیٹے "بزرگ" کہلاتے ہیں - اسرائیل کی زمین انہیں بارہ قبیلوں یا فرقوں کے درمیان منقسم تھی -

جب یسوع مسیح بنی آدم کو رُوحانی بادشاہی میں داخل کرنے آیا تو اُس نے بھی بارہ بزرگ مقرر کئے - اس لئے نہیں کہ مُلک اُن کے درمیان تقسیم کر دیا جائے (کیونکہ اُس کی بادشاہی رُوحانی ہے جو لوگوں کے دلوں

میں ہوتی ہے)، بلکہ اس لئے کہ وہ اس کی خدمت - اس کی مصیبت اور اُس کی محبت میں اُس کے شریک ہوں اور اُن کی رُوحانی اولاد اُن کے بعد اُن کی مانند ہو یعنی یسوع مسیح کی خدمت - اُس کی مصیبت اور اُس کی محبت میں اُس کی حصہ دار ہو -

سبق

لوقا ۶: ۱۲-۱۶ - نئے بزرگوں کا بلایا جانا - دیکھئے یہ یسوع مسیح کی زندگی میں ایک نہایت اہم معاملہ ہے - اس سے پیشتر کہ وہ اپنے تمام پیروؤں میں سے چند ایک ایسے اشخاص کو الگ کرلے جو اس کی خدمت اس کی مصیبت اور اُس کی خوشیوں میں اُس کے شریک ہونے کے لئے دوسروں کی نسبت اس کے نزدیک تر ہوں اُس نے تمام رات دُعا میں صرف کی - اُس نام سے جو اُس نے اُن لوگوں کو دیا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کی بادشاہی میں بڑا ہونا باآرام زندگی بسر کرنا نہیں بلکہ خادم بننا ہے - اُس نے انہیں اپنے بھیجے ہوئے - اپنے رسول اور اپنے پیغامبر کہا ہے -

آپ نے پڑھا ہے کہ کس طرح ان میں دو یسوع مسیح کے شاگرد بنے (یوحنا ۱: ۴۰-۴۲) - باقی بھی دُنیا کی نظر میں بڑے نہ تھے - یعقوب اور یوحنا ماہی گیر تھے - متی محصول لینے والا تھا - دوسرا شمعون (غیرتمند) زبردست قوم پرست تھا اور ایسی جماعت کا شریک جو سرکار کے خلاف تھی - اگر کبھی ان بارہ کا کسی راہ سے گذر ہوتا تو لوگ پھر کر اُن کی طرف نظر بھی نہ کرتے تھے - ۱-سموئیل ۱۶: ۷ میں جو اُصول درج ہے اُس پر ایک اور مرتبہ غور کیجئے - اس تمام بیان میں بھی وہی اُصول نظر آتا ہے - گذشتہ اسباق کی مانند یہاں

بھی یہ بات قابلِ غور ہے کہ کس طرح خدا خاموشی کے ساتھ کام کرتا ہے۔

یسُوع مسیح تاریخ انسانی میں سب سے عظیم الشان سلطنت کی بُنیاد قائم کر رہا تھا۔ اس سلطنت کی خدمت کرنے میں کروڑہا لوگوں نے اپنی تمام عمر صرف کر دی یا نہایت فخر کے ساتھ اس کی خاطر اپنی جان کو قربان کر دیا ہے۔ دُنیا میں کوئی ایسا بادشاہ یا سلطنت نہیں جس کے پاس ایسی وفادار و جان نثار رعایا موجود ہو جیسی یسُوع مسیح کے پاس ہے جو ہر وقت اُس کی خاطر اپنی جان دینے کو تیار رہے۔ تمام رات دُعا میں صرف کر دینے کے بعد خداوند یسُوع مسیح نے صبح کے وقت ایک پہاڑ پر اُس عظیم الشان سلطنت کی بنیاد بارہ سادہ لوح آدمیوں کے کندھوں پر رکھی جو اس کے لئے منتخب کئے گئے تھے کہ اُس کی زندگی اور اُس کی خدمت میں اس کے شریک ہوں۔ اُس وقت اس دُنیا کے حکام اور عہدیداران اس امر سے بالکل بے خبر تھے کہ ایک بُزرگ ترین اور جلیل القدر سلطنت کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔

آیات ۱۷-۱۹ - یہ پہلی مرتبہ نہیں کہ یہ بارہ شاگرد یسُوع مسیح کے ساتھ تھے جبکہ وہ بیماروں کو شفا بخشتا اور تعلیم دیتا تھا لیکن آج کا دن یسُوع مسیح اور اس کے شاگردوں کے لئے ایک خاص دن ہے کیونکہ آج خداوند یسُوع اپنی تعلیم کے ذریعہ سے اپنی بادشاہی کے اُصول قائم کرنے کو ہے۔ آگے چلنے سے پیشتر دو نکتوں کا سمجھنا لازم ہے۔

(۱) یسُوع مسیح اپنی بادشاہی کے لئے قواعد و آئین نہیں بلکہ اُصول مہیا کرتا ہے۔ اُصول سے مُراد ایک عام قانون ہے جس کی روح اور جس کے معنی کا اطلاق خاص خاص معاملات میں مختلف طریق سے ہوتا ہے۔

قاعدہ سے مراد کسی خاص معاملہ میں خاص طریقۂ عمل ہے۔

مثالیں

اُصول - خدا کا گھر دُعا کا گھر ہے۔

قاعدہ جو اس اُصول پر مبنی ہے - گرجہ میں اپنے دوستوں سے بات چیت نہ کریں۔

اُصول - اپنے جسم کو قابو میں رکھیں۔

قاعدہ جو اس اُصول پر مبنی ہے - جمعہ کے روز روزہ رکھیں۔

بعض اوقات قواعد بہت مفید ہوتے ہیں لیکن وہ ہمیشہ خاص معاملات کیلئے خاص ہوتے ہیں اور اُصول عالمگیر ہوتے ہیں۔ یسُوع مسیح کی پاک شریعت اُصولوں کا ایک سلسلہ ہے جو اُس نے اکثر اوقات تمثیل کے پیرایہ میں ظاہر کئے

(۲) شاید آپ کو یہ خیال گذرے کہ آپ ان اُصولوں کو یکدم سمجھ سکتے ہیں لیکن درحقیقت یہ ایسے عمیق ہیں کہ ان کی تہ تک پہنچنے میں آپ کی تمام عمر صرف ہو جائیگی۔

آیات ۲۰-۲۶ نئی سلطنت کے باشندوں کا چال چلن اُس چال چلن کے بالکل خلاف جس کی دُنیا دلدادہ ہے۔

آیات ۲۷-۳۸ نئی سلطنت کے باشندوں کا طریق عمل۔ اُس طریق عمل کے بالکل مُتضاد جس کو دُنیا معقول سمجھتی ہے۔

آیات ۳۹-۴۹ دلی سچائی کی ضرورت ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ متی ۵: ۳ و ۴ کو حفظ کریں (وہ چال چلن جو یسُوع مسیح ہم میں پیدا کرنے آیا تھا۔

دُعا اور غور و فکر کے لئے

اگلے سبق سے پیشتر ان اُصولوں میں سے جو خداوند یسُوع مسیح نے قائم کیئے ایک اُصول ہر روز اپنی نوٹ بُک میں لکھنے جائیں (لُوقا کی انجیل کے اسی چھٹے باب میں سے)۔

پھر خدا سے دُعا کریں کہ آپ نہ فقط سُننے والے ہوں بلکہ واقعی اس کے احکام پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

خدا کی منت کریں کہ وہ آپ کی ہدایت کرے کہ آپ اپنی زندگی میں ان اُصولوں پر کاربند رہیں (اس کا خیال رکھیں کہ آپ دوسروں پر لئے زنی نہ کریں) پھر آپ اپنی نوٹ بُک میں اپنے خیال کے مطابق اس کا نتیجہ بھی لکھیں اور کہ بعد ازیں آپ کو کیا کرنا چاہئے تاکہ آپ اس اُصول کی پیروی کر سکیں۔ اگر اس میں کوئی دقتیں پیش آئیں تو شاید آپ کا اُستاد یا آپ کا پاسٹر اس میں آپ کی مدد کر سکے۔ اپنی مشکلات کو ایسے لوگوں پر ظاہر کرنا جو آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں نہایت عقلمندی ہے۔

اٹھارھواں سبق

نئی راستبازی کا مزید بیان

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۵: ۱۷-۳۲۔

نظرثانی اور تمہید۔

جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یسُوع مسیح نے قواعد و قوانین نہیں بلکہ اُصول قائم کیئے تو اس سے آپ کی کیا مُراد ہے؟ چند ایک مثالیں دے کر ان کے درمیان

فرق ثابت کریں۔ اب تک خدا نے بنی اسرائیل کو بے شمار قواعد و قوانین دیئے تھے۔ (پھر دیکھیں لُوقا ۶: ۱) لیکن وہ تمام خدا کے کسی عظیم اُصول کے مطابق تھے جو وہ اپنے بندوں کو سکھانا چاہتا تھا قواعد و احکام کے ذریعہ سے چھوٹے بچوں کو نیک اور خوش اطوار بنایا جاتا ہے۔ بعد میں وہ اُن اُصولوں کو جو اُن کے والدین اُن کو ان قواعد و قوانین کے ذریعہ سے سکھایا چاہتے تھے سمجھ لیتے ہیں اور اُن میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اُس وقت قواعد کی ضرورت نہیں رہتی۔ دو سالہ بچے کو یہ نہیں کہا جا سکتا "میرے بیٹے میں چاہتا ہوں کہ تُو شکر گذاری اور احسانمندی کے اُصول میں میرے ساتھ شریک ہو"۔ لیکن البتہ اس کو یہ سکھایا جا سکتا ہے کہ جبتک پہلے ہاتھ جوڑ کر "اے خدا تیرا شکر ہو" نہ کہا جائے کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ اسی طرح آپ اس کو یہ بھی سکھا سکتے ہیں کہ جب اس کی والدہ یا اس کے دوست اس کو کچھ دیں تو وہ ان کا بھی شکریہ ادا کرے۔ لیکن جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو اس کے لئے ایسے قوانین بنانے کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ یہ اُمید کی جاتی ہے کہ وہ شکر گذاری اور احسانمندی کے اصول میں آپ کا شریک ہوگا اور تب وہ اپنی مرضی سے اپنی شکر گذاری کا زیادہ اظہار کریگا بہ نسبت اُس وقت کہ جب وہ اُن قوانین کے ماتحت تھا۔

جس زمانہ میں بنی اسرائیل روحانی باتوں کے اعتبار سے ہنوز بچے ہی تھے تو خدا نے قوانین کے ذریعہ سے اُن کی ہدایت کی۔ پھر جب یسوع مسیح اس دُنیا میں آیا اور اُس نے فرمایا "یہ تمام قوانین جو خدا کی طرف سے تم کو ملے ہیں ایک گہرے اُصول کا حصہ ہیں۔ یہ قانون تم کو اس لئے دیئے گئے کہ تم اس اُصول کو سیکھ لو۔ تمہارے آباؤ اجداد کا خیال تھا کہ جس وقت وہ

ان قواعد و قوانین کی پیروی کرتے تھے تو وہ کامل تھے۔ لیکن مَیں تم سے کہتا ہوں کہ جبتک تم اس اُصول کے مطابق زندگی نہیں بسر کرتے جو ان قواعد کی پُشت پر ہے تب تک تم کامل نہیں ہو سکتے"۔

سبق۔

متی ۵: ۱۷-۲۰۔ نئی راستبازی پُرانی راستبازی کو پُورا کرتی ہے۔ "مَیں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہوں"۔

جس وقت آپ کا بیٹا شُکرگذاری کا اُصول سیکھ لیتا ہے تو اُس وقت اُن قوانین کی ضرورت نہیں رہتی جو آپ نے اِس لئے بنائے تھے کہ اُس کو شُکریہ ادا کرنا سکھائیں۔ وہ منسوخ نہیں ہو جاتے بلکہ وہ پُورے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اب اس کی شُکرگذار رُوح خودبخود اُس سے شُکرگذاری کا اظہار کرواتی ہے۔

پس خداوند یسُوع مسیح اس لئے آیا تھا کہ ایک ایسی راستبازی کی تعلیم دیکر جو ان قوانین کے بہترین پیروؤں کی راستبازی سے بہتر تھی اُن قوانین کو جن کے ماتحت بنی اسرائیل تھے پُورا کرے۔

آیات ۲۱-۲۶۔ خُون کے متعلق نیا اور پُرانا قانون۔ پُرانا قانون "تُو خون نہ کر"۔ ایک نئے اُصول کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو بھائیوں میں صلح و سلامتی کا مترادف ہے۔ نفی اثبات میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

آیات ۲۷-۳۲۔ زنا کے متعلق پُرانا اور نیا قانون۔ پُرانا قانون "تُو زنا مت کر"۔ اب دل اور نظر کی پاکیزگی کے قانون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی نفی کو اثبات میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ متی ۵: ۵ و ۶ کو حفظ کریں (وہ چال چلن جو

یسُوع مسیح ہم میں پیدا کرنے آیا تھا)

دُعا اور غور و فکر کے لئے

خداوند یسُوع مسیح کے اُن اُصولوں کو اطمینان سے پڑھئے جو آپ نے ابھی سیکھے ہیں خواہ وہ لوقا ۶ یا متی ۵ میں ہوں اور ہر ایک کے بعد یہ کہیں "اے خداوند ہم پر رحم کر اور اس حکم کے بجا لانے پر ہمارے دِلوں کو مائل کر"۔

(۱) آپ دیکھتے ہیں کہ اس دُعا کا مطلب "میری مدد کر تاکہ مَیں ان کاموں کو کروں جن کی تاکید کی گئی ہے" سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ "مجھے ایسا دل عنایت کر جو تیرے اُصول میں شریک ہو اور اس وجہ سے اس طریق پر عمل کرنا چاہے"۔

(۲) آپ اپنے لئے اور اپنے کسی دوست کے لئے جس کو آپ پیار کرتے ہیں یا جس کا آپ کو خیال ہے، اکٹھے دُعا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کی ضمیر آپ کو ستاتی ہے اور آپ کو یہ بتاتی ہے کہ آپ ان قوانین کی پیروی کرنے میں بالکل ناکامیاب رہے ہیں تو آپ اِس دُعا کے الفاظ کو یُوں بدل ڈالیں "اے خدا مجھے گنہگار پر رحم کر اور میرے دل کو اس حکم کے بجالانے پر مائل کر"۔

اُنیسواں سبق

خیرات۔ دُعا اور روزہ کے متعلق نیا قانون

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۶: ۱-۱۸-

نظرِ ثانی اور تمہید۔

ا۔سموئیل ۱۶: ۷ کو پھر یاد کریں اور دیکھیں کہ یہ اُصول یسُوع مسیح کی تعلیم پر کس طرح حاوی تھا خون کے متعلق اس کی تعلیم کے مطابق وہ شخص جو اپنا نذرانہ لیکر مذبح کے قریب آتا ہے حالانکہ بظاہر نیک اور راستباز نظر آتا ہے لیکن یسُوع مسیح فرماتا ہے کہ اس کی اندرونی حالت یعنی اس کے بھائی کے متعلق اس کے پوشیدہ خیالات اس کی ظاہرا راستبازی کو بے وقعت ٹھہرا دیتے ہیں (متی ۵: ۲۳-۲۴)۔ اسی طرح کوئی جسمانی آنکھ یہ نہیں بتا سکتی کہ کسی شخص نے "اپنے دل میں زنا کیا ہے"۔ لیکن یسُوع مسیح کہتا ہے کہ اندرونی حقیقت اس قدر اہم ہے کہ وہ کسی شخص کی کسی زبردست حرکت مثلاً آنکھ نکال دینے کا باعث ٹھہر سکتی ہے۔

آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یسُوع مسیح اپنے اس نئے قانون (شریعت) میں خیرات۔ دُعا اور روزہ کے متعلق کیا کہتا ہے۔ اگر آپ اس کے پیرو بننا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ آپ ان اُمور کے بارے میں اس کے قوانین سے واقف ہوں۔ ان تمام معاملات سے متعلق یسُوع مسیح کی تعلیم میں بھی یہی اصول پایا جاتا ہے۔ یعنی ظاہری حالت کچھ قدر و منزلت نہیں رکھتی اندرونی حقیقت اصل ہے۔ یہ اندرونی حقیقت کیا ہے؟ یہ اندرونی حقیقت خدا اور انسان کا باہمی

رشتہ و تعلق ہے۔ کیا دُعا۔ خیرات اور روزہ کا ہر ایک فعل انسان کو خدا کے زیادہ نزدیک لے آتا ہے؟ اگر یہ دُرست ہے تو پھر یہ بڑی وقعت رکھتا ہے۔ کیا یہ فقط اُسے دیگر انسانوں کی نظر میں بہتر بناتا ہے؟ اگر یہ سچ ہے تو پھر اس کی کوئی قدر نہیں۔

سبق۔

متی ۶: ۱- نہایت اہم دیباچہ۔ یہ آیت اس کے بعد کی تمام تعلیم بلکہ راستبازی کے متعلق مسیح کی تمام تعلیم کی کلید ہے۔

نیک اعمال کا اجر کیا ہے؟

یہ نہیں کہ لوگ ہمارے متعلق کیا خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات وہ راستبازی کے کام کرنے کے لئے ہم سے عداوت رکھتے اور ہم کو ستاتے ہیں۔ خواہ نیک لوگ ہم سے محبت رکھیں اور ہماری تعریف بھی کریں تو بھی یہ وہ اجر نہیں جس کی ہم کو تلاش ہونی چاہیئے۔

ہمارا اجر خدا کے ہاتھ میں ہے۔

لیکن کس قسم کے خدا کے ہاتھ میں؟ ہمارے باپ کے جو آسمان میں ہے۔ باپ کے اچھے اُصول کو سمجھنے اور اس کی پیروی کرنے کے لئے کسی نیک باپ کا اجر اس کے بیٹے کے لئے کسی بادشاہ کے صلہ کی مانند نہیں ہوتا جو کسی شخص کو روپیوں کی تھیلیاں دے دیتا یا کوئی عزت کا مرتبہ بخشتا یا جاگیریں دے دیتا ہے بلکہ باپ کا انعام اس کی محبت اور دوستی اور اپنی زندگی میں اپنے بیٹے کو اپنا زیادہ شریک بنانا ہے۔ یسُوع مسیح آسمانی باپ کے ساتھ انسان کا یہی رشتہ قائم کرنے آیا ہے وہ اُس کو راستبازی کا اصل اور جوہر تصور کرتا ہے۔

آیات ۲-۴- خیرات سے متعلق نیا قانون - خیرات ایک پوشیدہ فعل ہونا چاہیئے جس کو سوائے آسمانی باپ کے اور کوئی نہ جانے۔

آیات ۵-۱۵- دُعا سے متعلق نیا قانون - یہ بھی ایک راز ہے جو آپ کے اور آپ کے آسمانی باپ کے درمیان ہے۔

اُن لوگوں کو جو ایسے دُعا کرتے تھے کہ لوگ اُن کو دیکھ سکیں کیا اجر ملا تھا؟ اُن کے متعلق لوگوں کی نیک رائے۔

خواہ آپ لوگوں کی نیک رائے کا خیال نہ کریں اور پوشیدگی میں دُعا کریں تو بھی آسمانی باپ کی نظر اس سے پوشیدہ تر مقام تک پہنچتی ہے یعنی آپ کے اَندیکھے دل کی تہ تک تاکہ وہ معلوم کر سکے کہ آیا وہاں سچائی ہے یا نہیں۔ یسوع مسیح فرماتا ہے کہ دُعا الفاظ سے علاقہ نہیں رکھتی بلکہ نیت سے۔ آسمانی باپ اپنے کسی ایسے بچے کو قبول نہیں کرتا جو منہ سے تو یہ کہتا ہوا آتا ہے "تیری مرضی پوری ہو" لیکن جس کا دل غصہ اور کینہ سے بھرا ہو۔

(نوٹ - پوشیدگی میں دُعا کرنے کی یہ تعلیم ظاہر داری کے خلاف تنبیہ تھی - نہ باہم دُعا کرنے کے خلاف حکم - یسوع مسیح اپنی تمام عمر اپنے ہم جنسوں کے ساتھ دُعا میں شریک ہوتا رہا جس حال کہ وہ علیحدگی میں کبھی پہاڑ پر جا کر دُعا میں وقت صرف کیا کرتا تھا)

آیات ۱۶-۱۸- روزہ سے متعلق نیا قانون - یہاں پھر لوگوں کے دیکھنے کا سوال نہیں بلکہ یہ کہ آسمانی باپ کیا دیکھتا ہے - اگر وہ ہم کو ایسے روزہ رکھتے ہوئے دیکھے کہ ہم لوگوں سے اپنی تعریف کروانا چاہتے ہیں تو حالانکہ ہم لوگوں کی نظر میں اپنا اجر پا چکتے ہیں تو بھی ہم اپنے

آسمانی باپ کی قربت کو حاصل نہیں کرتے۔ کھانے پینے کو بالکل ترک کر دینے کے علاوہ روزہ رکھنے کے اور بہت سے طریقے ہیں جن کو ایسے پورا کیا جا سکتا ہے کہ فقط ہم کو اور ہمارے آسمانی باپ کو اس کی خبر ہو۔ مثلاً تمباکو۔ چائے۔ دُودھ یا اسی قسم کی اور کسی کھانے کی شئے کا چھوڑ دینا جو ہم کو بہت پسند ہو۔ یا کسی ایسے کام کا کرنا جس کو ہم اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہوں۔ یا گاڑی وغیرہ میں سوار نہ ہونا بلکہ اُس کے بجائے پیادہ پا چلنا پوشیدگی میں اپنے آسمانی باپ کے حضور اپنا روپیہ پیسہ پیش کرنا۔ مسیح کے اکثر مضبوط اور طاقتور بندوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ گاہے گاہے بغیر خوراک کے رہنے سے اپنے جسم پر قبضہ حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

نوٹ - جب یسوع مسیح پوشیدگی میں روزہ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم اُن روزوں میں شریک نہ ہوں جو اس کے خاندان یعنی کلیسیا کے شرکاء باہم مل کر رکھتے ہیں اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم کسی مشترکہ خیرات اور دُعا میں حصہ نہ لیں۔ وہ ہم کو اس امر سے خبردار کرنا چاہتا ہے کہ ہم اُن میں سے کوئی کام ظاہر داری کے لئے نہ کریں۔ تمام دُنیا میں اکثر مسیحی جمعہ کے روز یعنی اُس دن جب مسیح نے اُن کی خاطر مصیبت برداشت کی کسی نہ کسی قسم کا روزہ رکھنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ محبت کے خیال سے نہیں بلکہ فقط ظاہر داری کے خیال سے کیا جائے تو اس سے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ کلیسیا نے روزہ کے ایام اور بھی مقرر کئے ہیں اور آپ آگے چل کر ان کا ذکر سُنیں گے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے - متی ۵ : ۷ و ۸ کو حفظ کریں - یہ وہ چال چلن ہے جو یسُوع مسیح ہم میں پیدا کرنے کے لئے آیا تھا -

دُعا

(۱) اپنے روپیہ پیسہ کے متعلق خوب غور کریں - آپ کا آسمانی باپ جو پوشیدگی میں دیکھ سکتا ہے - آپ کی مشکلات کو جانتا ہے اور اگر آپ اُس سے ہدایت کی درخواست کریں تو وہ خوش ہوگا - روپیہ کے متعلق جو کچھ آپ کے دل میں ہے اس کے روبرو بیان کریں -

اگر آپ قرض میں مبتلا ہیں تو اُس سے مدد کی التجا کریں کہ آپ اپنے قرض کو ادا کر سکیں -

اگر آپ کو پوشاک - خوراک - مکان کے کرایہ اور سفر پر روپیہ خرچ کرنا ہے تو دُعا کریں کہ وہ آپ کی ہدایت کرے کہ آپ اس کو آسمانی باپ کی مرضی کے مطابق صرف کریں -

علیحدگی میں آپ اُس کو بتائیں کہ آپ خیرات کے طور پر کیا کچھ دے سکتے ہیں اگر آپ چاہیں تو یُوں دُعا کریں -

اَے خداوند میں اپنے آپ کو اور اپنے زر و مال کو تیرے حضور پیش کرتا ہوں تاکہ ان پر تیرا قبضہ ہو اور تُو اُن کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرے -

(۲) روزہ رکھنے کے متعلق خوب غور و فکر کریں - کیا آپ ایسا روزہ رکھتے ہیں جس کو آپ کے اور آپ کے آسمانی باپ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے کیا آپ اپنے آسمانی باپ سے یہ کہہ سکتے ہیں :-

اَے خداوند میں تیرے حضور اپنی روح - اپنے جسم اور اپنے اس

پوشیدہ روزہ کو پیش کرتا ہوں جو میں اس لئے رکھنے کی کوشش کرونگا تاکہ میں اپنے جسم کو اپنے قابو میں رکھ سکوں اور زور اور طاقت حاصل کرکے میں تیری خدمت کے لئے مستعد رہ سکوں -

---

بیسواں سبق

دُعا کے نئے طریق سے متعلق مزید بیان

مقامات برائے مطالعہ مقدس لوقا ۱۱ : ۱-۴ و ۱۱-۱۳ + مقدس متی ۶ : ۵-۵

نظر ثانی اور تمہید -

ہم آج کے سبق کے مقامات میں سے ایک کو اپنے پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں - اور وہاں ہم دیکھ چکے ہیں کہ دُعا کا وہ حصہ سب سے اہم تر ہوتا ہے جس کو نہ تو کوئی اَور انسان دیکھ سکے اور نہ سُن سکے یہ جسم کا جُھکانا یا سیدھا کھڑا ہونا یا الفاظ نہیں بلکہ روح اور اس کے آسمانی باپ کے درمیان وہ رشتہ و تعلق ہے جو انسان کے دل میں ہو - یسُوع مسیح نے اُس دُعا کا ایک نمونہ پیش کیا جو وہ چاہتا ہے کہ اُس کے بندے کیا کریں اور آج ہم اُسی پر خوب غور کرینگے -

سبق -

لُوقا ۱۱ : ۱ (۱) دُعا کے طرز کے لئے درخواست - یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ کس طور سے نمونہ دیا گیا - یسُوع مسیح کے شاگردوں نے اکثر اُوقات دیکھا تھا کہ وہ بھیڑ سے جُدا ہو کر دُعا کیا کرتا تھا - اُن کو یقین تھا کہ ضرور اس کے

پاس کوئی دُعا کا راز ہے جو وہ اُن کو سکھا سکتا ہے۔ دَورِ حاضرہ کی
مانند اُس زمانہ میں بھی مختلف شیخ دُعا سے متعلق رُوحانی تربیت و ریاضت
کے مختلف طریق کی تلقین کرتے تھے۔ لہٰذا یسُوع مسیح کے شاگردوں کا
خیال تھا کہ وہ بھی اُن کو خاص خاص وقتوں کے لئے خاص خاص دُعائیں
(نماز) سکھائیگا۔

(۲) **مسیحی دُعا کا رُوحانی نمونہ**۔ مسیح نے اُن کی درخواست کے جواب
میں بہت ہی کم الفاظ کی دُعا اُن کو سکھائی۔ اس کی دُعا کا نمونہ ایسا مختصر
ہے کہ کسی کو خیال تک نہیں گذرتا کہ انسان کو اپنے خدا کے حضور فقط انہیں
کے دُہرانے کی ضرورت ہے۔ یہ دُعا الفاظ کی رُو سے نہیں بلکہ اُس
نیت اور روح کے اعتبار سے جس سے دُعا کرنے کی ضرورت ہے ایک
کامل نمونہ ہے۔

ان تمام الفاظ کو پڑھیئے۔

لُوقا ۱۱: ۲-۴ + متی ۶: ۹-۱۳۔ عہد جدید میں یہ دُعا دو مرتبہ آئی
ہے اور خدا نے اس دُعا کو اپنی اس کتاب کے وسیلہ سے ہم تک پہنچنے
کی اجازت دی ہے۔ گو ان دونوں مقامات میں کسی قدر لفظی فرق ہے۔
(شاید ہمارے خداوند یسُوع مسیح نے یہ دُعا دو موقعوں پر ذرا ذرا سے لفظی
فرق کے ساتھ کہی ہو) تاکہ ہم جملہ کی طرز یا ساخت اور الفاظ کے قیدی
نہ ہوں بلکہ اس دُعا کی زندگی بخش رُوح میں داخل ہوں۔

اِس دُعا کی ضمیروں پر غور کریں۔ یہ خدا سے متعلق تین درخواستوں
یا عرضوں سے شروع ہوتی ہے:۔

تیرا نام

تیری بادشاہی۔

تیری مرضی۔

خدا کی باتیں ہمارے ذاتی معاملات سے پیشتر ہیں۔ ایک قدیم مثل
مشہور ہے "آسمانی چیزوں کے لئے دُعا کرو تو دُنیوی چیزیں تم کو مل جائینگی"
پھر آگے چل کر چار چیزوں کے لئے درخواست کی جاتی ہے جو انسان
سے علاقہ رکھتی ہیں:۔

ہم کو دے

ہم کو معاف کر

ہم کو آزمایش میں نہ ڈال

ہم کو بچا

یہ دُعا فقط مسیح کے شاگردوں کے اُس وقت کے استعمال کے لئے
نہ تھی جبکہ وہ خدا کے گھر میں متحدہ عبادت کے لئے جمع ہوں بلکہ ان لوگوں
کے لئے بھی جو تنہائی میں اپنے باپ سے دُعا کرتے ہیں جو پوشیدگی میں
دیکھتا ہے۔ (متی ۶:۶)۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ان درخواستوں میں سے
ایک میں بھی صیغہ واحد استعمال نہیں ہوا کیونکہ مسیح کا ہر ایک شاگرد ایک
خاندان یا اُخوت کا شریک ہے۔ پس خواہ وہ تنہا کسی کوٹھڑی میں ہو یا
ستائے جانے کے خوف سے کسی اکیلی جگہ ہو اسے ایمانداروں کے تمام
خاندان اور اُخوت کے لئے دُعا کرنی ہے۔

(۳) **دُعائے تسلیم**۔ **متی ۶: ۹ و ۱۰ + لُوقا ۱۱: ۲: ۲** دُعا کے شروع ہی
میں رُوح اپنے آپ کو الٰہی قدسیت۔ الٰہی مرضی اور الٰہی قانون کے
سپرد کر دیتی ہے۔

اَے ہمارے باپ ۔ جس تسلیم کی یسُوع مسیح نے تعلیم دی وہ
محبت رکھنے والے بچوں کا اپنے مشفق اور دانا باپ کے رُوبرو سرِ تسلیم
خم کرنا ہے ۔

تُو جو آسمان پر ہے ۔ یہ ہم اِس لئے نہیں کہتے کہ وہ ہم سے بہت دُور
ہے بلکہ اس لئے کہ وہ ہمارے گناہ ہماری خود روی اور جہالت سے اِسی قدر
"بلند ہے" جس قدر آسمان زمین سے بُلند ہے " یہ الفاظ ہم کو نہایت
ادب کے ساتھ اُس کے قدموں میں لے جاتے ہیں ۔

تیرا نام پاک ہو ۔ ہم اس کے نام ہی کے ذریعہ سے اس کو جانتے
ہیں یعنی وہ اپنے نام کے ذریعہ سے اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرتا ہے ۔ وہ
نام بذاتِ خود پاک ہے خواہ ہم کہیں یا نہ کہیں ۔ لیکن اکثر اوقات لوگوں
کے دلوں کے خیالات ۔ الفاظ اور کاموں سے اس کی بے حُرمتی ہوتی ہے ۔
بعض اوقات لوگ اِس کا پاک نام لے کر جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں ۔ اس
دُعا سے کہ اس کا نام پاک مانا جائے ۔ یہ دُعا مُراد ہے کہ لوگ اِس کی ذات
کے اس انکشاف کو ادب سے قبول کریں اور اس کے مذہب کا اقرار
علانیہ اور خفیہ دونوں طور پر کریں ۔

یسُوع مسیح نے اِس دُعا کو ان دُعاؤں سے جو ہماری ذاتی ضروریات
کے لئے کی جاتی ہیں زیادہ اہمیت بخشی ۔ اور اُس نے اُس کو اپنی زندگی میں
سب سے اعلیٰ جگہ دی تھی کیونکہ جب اُسے معلوم ہُوا کہ اس کی صلیب اور
اُس کی مصیبت اُس کے سامنے ہے تو اُس نے کہا کہ بجائے اس کے
کہ مَیں یہ کہوں " باپ مجھ کو اس گھڑی سے بچا " مَیں یہ کہونگا " اپنے نام کو
جلال دے " (یوحنا ۱۲: ۲۷ و ۲۸) +

تیری بادشاہی آئے ۔ خدا ازلی اور ابدی بادشاہ ہے لیکن تمام
لوگ دل سے اس کی فرمانبرداری و اطاعت نہیں کرتے ۔ مسیح نے
اپنی جان اِس لئے دی تاکہ لوگ خوشی سے اِس بادشاہی کے مطیع
ہو جائیں ۔ جب ہم یہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کی بادشاہی لوگوں کے دِلوں
میں آجائے تو ہم محبت ۔ راستی ۔ حلم اور خوبصورتی پھیل جانے کے
لئے دُعا کرتے ہیں اور ہر ایک ایسی چیز کے لئے جو خدا کے شہر میں
داخل ہو سکتی ہے ۔

تیری مرضی جیسی آسمان پر ہوتی ہے زمین پر بھی ہو ۔ یہ بھی
دُعائے تسلیم ہے " میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پُوری ہو " جیسے کہ
یسُوع مسیح نے باغ گتسمنی میں فرمایا جبکہ اُس نے اپنے آپ کو دے دیا تاکہ
ہمارے لئے اپنی جان دے ۔ لیکن یہ سُستی اور کاہلی کے خلاف بھی دُعا ہے
یعنی یہ کہ ہم عملی طور پر خدا کی مرضی کو بجا لائیں جس طرح مبارک فرشتے اور
رُوحیں آسمان پر خوشی سے اُس کی مرضی کو پُورا کرتے ہیں ۔ اسی طرح ہم بھی
زور اور طاقت حاصل کر کے اس کی مرضی کو پُورا کریں ۔ مسیحیوں کو ایسی
قوم بننا ہے جو فرشتوں کی مانند خوشی سے خدا کی مرضی بجا لاتی ہے ۔

متی ۶: ۱۱-۱۳ + لُوقا ۱۱: ۳ و ۴ + (۴) **بچوں کی درخواستیں** اب ہم
دُعا کے دُوسرے حصہ پہنچتے ہیں جہاں ہم اپنے آسمانی باپ سے اپنی
ضروریات کے لئے دُعا کرتے ہیں ۔ اور یہ دُعا بھی ہم اسی تسلیم کی رُوح کے
ساتھ کرتے ہیں ۔

ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے ۔ ہم دولت اور زندگی کی دیگر
نعمتوں کے لئے دُعا نہیں کرتے بلکہ فقط اُتنے کے لئے جس سے ہم خدا کی خدمت

کے لئے زور اور طاقت حاصل کر سکیں ۔ اور ہم خدا کے اَور بچوں سے
زیادہ اپنے لئے نہیں چاہتے ۔

متی ۶: ۱۴ و ۱۵ ۔ جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے
تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر ۔ یہاں پر بھی تسلیم کی رُوح
پائی جاتی ہے ۔ ہم خدا کو حکم نہیں دیتے بلکہ فقط یہ کہتے ہیں کہ ہم اُس کی
شرائط کو قبول کرتے ہیں ۔ آگے چل کر آپ کسی اَور سبق میں ایک بیان
پر غور کرینگے جس کے ذریعہ سے یسُوع مسیح نے ان شرائط کی تشریح کی
ہے جو آسمانی باپ نے اُن کے لئے مقرر کی ہیں جو اُس سے معافی کے
طلبگار ہوتے ہیں ۔

اور ہمیں آزمایش میں نہ لا ۔ ہم اس دُعا کا مطلب کس طرح سمجھ سکتے
ہیں جب کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ فقط آزمایش کے ذریعہ سے ہی انسان کا چال چلن
مضبُوط ہوتا ہے ؟ ایک مقدس شخص نے جو سولہ سَو سال گذرے یروشلم
میں بشپ تھا اپنے لوگوں کو یُوں سمجھایا " آزمایش میں داخل ہونے سے
مُراد اُس سے مغلوب ہو جانا ہے " جس طرح کسی مسافر کو دریاؤں پر سے
عبُور کرنا ضرور ہے اُسی طرح ہمارے لئے بھی ضرور ہے کہ ہم آزمایشوں کا
تجربہ کریں ۔ لیکن ہم کو یہ اُمید ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی مانند ہونگے جو اپنی
طاقت اور اپنے زور کی وجہ سے پانی کی طغیانی سے مغلوب نہیں ہوئے بلکہ
سلامتی کے ساتھ عبُور کر جاتے ہیں نہ اُن کی مانند جن پر پانی غالب آجاتا اور
اُن کو بہا لیجاتا ہے ۔

بلکہ بُرائی سے بچا ۔ (اس لفظ سے مُراد ہے ابلیس یعنی شیطان سے)
اس پچھلی درخواست میں ہماری کمزوری اور ناتوانی کا ذکر ہے اور اس بات کا

کہ ہم کو خدا کی بچانے والی رُوح کی ضرورت ہے جو ہم کو شیطان
کے خلاف طاقت بخشے ۔ اگر آپ لُوقا ۱۱: ۱۱-۱۳ کا مطالعہ کریں تو آپ
دیکھینگے کہ یسُوع مسیح کس خوبی سے ہم کو یاد دلاتا ہے کہ ہم ایسے
باپ کے حضور آتے ہیں جو ہم کو اس بخشش کے دینے سے کبھی انکار
نہیں کرتا ۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ آیات متی ۶: ۶ و لوقا ۱۱: ۱۳ کو حفظ کریں ۔

غور کرنے کے لئے ۔ ایک کاغذ کے پُرزے کو لیکر اُس پر وہ تمام
باتیں لکھیئے جن کے لئے آپ دُعا کرنا چاہتے ہیں ۔ اور پھر دیکھئے کہ اُن میں
کتنی ہیں جو دُعائے ربّانی کے پہلے حصہ میں آ سکتی ہیں ۔ (خدا
کے جلال سے متعلق دُعائیں) اور کتنی ہیں جو دوسرے حصہ سے واسطہ
رکھتی ہیں (یعنی ہماری اپنی ضروریات کے لئے دُعائیں) اور پھر یہ دیکھئے کہ آیا
آپ ان دُعاؤں کو اُسی تسلیم کی رُوح کے ساتھ کرتے ہیں جس کی تعلیم
یسُوع مسیح نے دی تھی یا نہیں ۔

دُعا ۔ دُعا کا یہ اعلیٰ نمونہ دُعائے ربّانی کے نام سے مشہور ہے
جیسا کہ آپ کو بخوبی معلوم ہے ۔ بعض اوقات یہ دُعا خاندانی دُعا کے نام
سے بھی کہلائی جاتی ہے کیونکہ یہ ہر ایک مسیحی کی دُعا ہے ۔ جب آپ
گرجہ میں جاتے ہیں تو اپنے دیگر بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اُسے
دُہراتے ہوئے آپ نہایت خوش ہوتے ہیں ۔ خصوصاً جب آپ یہ
دیکھتے ہیں کہ یہی دُعا کیسے کیسے اہم موقعوں پر کی جاتی ہے ۔ آپ اپنی تمام عمر اِس
دُعا کے نمونہ پر دُعا کرنی سیکھتے رہینگے ۔ یہاں ایک مثال پیش کی جاتی

ہے جس سے یہ دکھایا جاتا ہے کہ کس طرح یہ دُعا ایک خاص طریق سے استعمال
کی جاسکتی ہے۔ آپ اس دُعا کو متواتر نئے طریقوں استعمال کرتے رہینگے۔

مثال

باپ اپنے بچے کے لئے اس طرح دُعا کرتا ہے:۔
اے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے یعنی میرا باپ اور میرے
بچے کا باپ۔
تیرا نام پاک مانا جائے۔ میرے بچّے کی زندگی اور اُس کے خیالات
میں۔ اے خدا۔ کاش کہ وہ تیری عزّت کرے اور تیرا نام پاک مانے اور
ادب اور محبّت سے تیری عبادت کرنا سیکھے۔
تیری بادشاہی آئے۔ اے خدا۔ کاش کہ میرے ننّھے بچّے کی
زندگی کے ذریعہ سے لوگ تجھے اپنا بادشاہ تسلیم کریں۔
تیری مرضی جیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ اے
خدا کاش کہ میرے ننھے بچے کے خیالات۔ اُس کے الفاظ۔ اُس کے کھیل
کُود اور اُس کے کام سے تیری مرضی اس خوبی کے ساتھ پُوری ہو جس طرح
تیرے پاک فرشتے اُسے آسمان پر پُورا کرتے ہیں۔
ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اے خدا۔ میرے ننّھے بچّے
کو اس کی روح۔ اُس کی عقل اور اس کے جسم کے لئے وہ خوراک عنایت
کر جو اُس کی زندگی اُس کی طاقت اور اُس کی پرورش کے لئے ضرور
ہے (یہاں پر بچّے کے اُستادوں کے لئے دُعا کی جائے جو اس کی عقل
کے لئے غذا مہیا کرتے ہیں۔
جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے تُو بھی ہمارے

قرض ہمیں معاف کر۔ اے خدا تو ہم کو ہماری وہ بے شمار غلطیاں معاف فرما
جو ہم نے اپنے بچے کو تیری راہ میں تعلیم دینے سے متعلق کی ہیں اس بچّے
کی والدہ کی اور میری مدد کر تاکہ ہم اُن کو معاف کر سکیں جنہوں نے ہمارے
خاندان کو نقصان پہنچایا ہے۔ اور ہمارے ننّھے بچّے کو یہ سکھا کہ وہ اُن کو
معاف کر سکے جو کھیل میں یا کسی اَور طرح سے اُس کو نقصان پہنچاتے ہیں
اور اُس کے چہرے سے کدورت اور ملال کے آثار دُور ہو جائیں بلکہ وہ
خوشی اور فیاضی سے دُوسروں کو معاف کر سکے۔ اور یہ بخش دے کہ ہم اُس
کو یہ تعلیم دیں کہ وہ تجھ سے معافی کا خواستگار ہو۔
اور ہم کو آزمائش میں نہ لا۔ (یعنی ہمارے تمام خاندان کو بالخصوص
ہمارے ننّھے بچّے کو) بلکہ ہم کو شیطان سے بچا۔

اکیسواں سبق

یسُوع مسیح کی قدرت اور اُس کی رحمت کے نشان

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدّس لُوقا ۷: ۱-۱۰ و ۱۱-۱۷ و ۸: ۲۲-۲۵ و ۷-۳۶-۵۰

نظرِ ثانی اور تمہید۔
کیا آپ کو اُن بارہ کے متعلق یاد ہے جن کو یسُوع مسیح نے اپنے رسُول
ہونے کے لئے چُن لیا تھا؟ (سبق ۱۷)
آپ کا کیا خیال ہے کہ اُس نے اُن کو کیوں چُن لیا تھا؟ اس کا ذکر
مختصر طور پر مرقس ۳: ۱۴ و ۱۵ میں مذکور ہے۔

(ا) اس لئے کہ وہ اُس کے یعنی مسیح کے ساتھ رہیں (اُن کی تربیت کیلئے
(ب) اس لئے کہ وہ اُن کو بھیج سکے (اسی لئے اُن کو رسول کا نام دیا گیا)۔
تاکہ وہ منادی کریں
اور بدرُوحوں کو نکال سکیں (یعنی روحانی اور جسمانی بدی سے جنگ کر سکیں)

مسیح کے ساتھ رہنا ہی شاگردوں کی تربیت تھی۔ بعض اوقات جب مسیح بھیڑ کو تعلیم دیتا تھا تو اُس کے شاگرد بیٹھکر اُس کی تعلیم کو سُنتے تھے اور اُس وقت وہ اُس کی جماعتِ عظیم کے محض چند ایک شرکاء کی مانند ہوتے تھے۔ لیکن بعض اوقات وہ رات کے وقت یا کسی تنہا مقام میں لوگوں کی بھیڑ سے دُور ہوکر اپنے خداوند کی صحبت و رفاقت کا لُطف اُٹھاتے تھے اور اُس حالت میں وہ خود ایک جماعت کی صورت میں ہوتے تھے۔ آپ نے گذشتہ تین سبقوں میں اُس تعلیم کا کچھ حصہ پڑھا ہے جو اُنہوں نے اُس کے مبارک لبوں سے حاصل کی تھی۔

شاگردوں کی تربیت کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ وہ دیکھیں کہ کس طرح اُن کا خداوند لوگوں کی عقلی، رُوحانی اور جسمانی ضروریات کو رفع کرتا ہے اور اس طور سے وہ اُس پر کامل توکل اور تکیہ کرنا سیکھیں اور یہ یقین کریں کہ وہ انسان کی تمام احتیاجات کو پُورا کر سکتا ہے۔ آج ہم چند ایک ایسی باتوں پر غور کرینگے جو یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے روبرو کیں۔

سبق

لُوقا ۷: ۱-۱۰۔ فاصلہ اور بیماری پر فتحیاب یسُوع۔ صُوبہ دار غیر قوم سے تھا یعنی رُومی سپاہی اور یہودی جو اُس کی سفارش کیلئے مسیح کے پاس آئے اشارتاً یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ایک غیر قوم کے لئے مدد کی درخواست کرنے

کے لئے معافی چاہتے ہیں لیکن چونکہ وہ شخص نیک ہے اس لئے مدد کا حقدار ہے۔ آپ کو سامری عورت کا بیان پڑھنے سے معلوم ہوگیا کہ مسیح نے یہ صاف ظاہر کر دیا تھا کہ اُس کی محبت قوموں اور ملتوں کے درمیان امتیاز نہیں کرتی چونکہ مسیح اندرونی رُوحانی رِشتہ کے متعلق فکرمند تھا اس لئے اُس کی نظر میں وہ غیر قوم شخص ان آدمیوں کی نسبت جو اُس کی سفارش کرنے آئے تھے مدد کا زیادہ مستحق تھا۔ "میں نے ایسا ایمان اسرائیل میں بھی نہیں پایا"۔ اس شخص کے ایمان نے یسُوع مسیح کی قدرت کے ساتھ مل کر فاصلہ پر ایسی فتح حاصل کی کہ یسُوع مسیح کے گھر میں داخل ہوئے بغیر ہی شفا بخشنے کا عمل وقوع میں آگیا۔

لُوقا ۷: ۱۱-۱۷۔ مَوت پر فتحیاب یسُوع۔

لُوقا ۸: ۲۲-۲۵۔ آب اور طوفان پر فتحیاب یسُوع

آیت ۲۵ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسُوع مسیح دیکھتا ہے کہ آیا صوبہ دار کی مانند اُس کے بارہ دوستوں کا ایمان بھی اس پر مضبوط ہو رہا ہے یا نہیں۔

لُوقا ۷: ۳۶-۵۰۔ انسانی گناہ پر فتحیاب یسُوع۔ اُن دنوں میں یہ دستور تھا کہ جب کبھی کسی امیر یا صاحبِ حیثیت شخص کے مکان پر ضیافت ہوتی تو مہمان اپنے میزبان کی میز کے گرد کوچوں (بنچوں) پر تکیہ کرتے تھے۔ پس چونکہ یسُوع مسیح بھی تکیہ کئے ہوئے تھا اِس لئے عورت کے لئے ممکن تھا کہ کاؤچ کے پیچھے سے ہو کر یسُوع مسیح کے پاؤں تک پہنچ جائے۔ اُن دنوں میں میزبان کا یہ فرض بھی ہوتا تھا کہ مہمانوں کے مکان میں داخل ہوتے ہی اُن کو بوسہ دے اُن کے پاؤں دھلائے اور اُن کے سر پر خوشبودار تیل ملے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس فریسی نے غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ یسوع مسیح مفلس اور نادار ہے اور اُس کو دعوت دینے سے اُس نے اُسکی عزت افزائی کی ہے لہٰذا اُس نے مناسب نہ سمجھا کہ اُس کے ساتھ ادب واحترام کے وہ دستور بجالائے جو اِس کا فرض تھے۔

فریسی دُنیا کی اور خود اپنی نظر میں دیندار اور شرع کا پابند تھا۔ لیکن اس موقع پر اُس نے ایک مہمان کی بے عزتی کی۔ ایک عورت کو بنظرِ حقارت دیکھا۔ یسوع مسیح کی نکتہ چینی کی اور اُس کی روحانی قوت کا اندازہ لگانے میں قاصر رہ گیا۔

عورت دُنیا کی اور اپنی نظر میں بدکار تھی لیکن اس موقع پر اُس نے گناہ پر اظہارِ تاسف کیا اور اپنے اس یقین کا اعتراف کیا کہ یسوع مسیح اُس کو پاک وصاف کرسکتا ہے بلکہ وہ ضرور ایسا کریگا بھی اور اُس نے اپنے نجات دہندہ کے لئے اپنی محبت کو بھی ظاہر کر دیا۔

یسوع مسیح نے اُس اندرونی حقیقت کو معلوم کرلیا جو ظاہرہ باتوں کی تہ میں مخفی تھی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ میزبان کا دل تو ضرور شک و شبہ اور ناراضگی سے بھر گیا ہوگا لیکن عورت سلامتی کے ساتھ واپس چلی گئی۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ متی ۵: ۹ و ۱۰ کو حفظ کریں۔ یعنے وہ چال چلن جو یسوع مسیح ہم میں پیدا کرنے کو آیا۔

برائے دُعا

اُے خداوند مجھ گنہگار پر رحم کر۔

اے خداوند یہ بخش کہ مَیں اُس فریسی کی مانند متکبر نہ ہوں۔

مجھ کو میری بدی سے خوب دھو اور میرے گناہ سے مجھ کو پاک وصاف کر کیونکہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں (اس موقع پر اپنے تمام گناہوں کا اقرار کریں جو اس وقت آپ کو یاد آئیں) اور میرا گناہ ہر وقت میرے سامنے ہے۔

اے خدا میرے اندر ایک صاف دل پیدا کر اور ایک مستقیم روح از سرِ نو مجھ میں ڈال۔

مجھ کو انجیل شریف کی اُس عورت کی مانند بنا دے جو اس لئے تجھ سے زیادہ محبت رکھتی تھی کہ تُو نے اُس کے زیادہ گناہ معاف کئے تھے۔

بائیسواں سبق

بادشاہی سے متعلق تمثیلات

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۱۳: ۱-۵۲

نظرِ ثانی اور تمہید۔

لُوقا ۴: ۱۷-۱۹ کو دوبارہ پڑھئے یعنی اُن الفاظ کو جو یسوع مسیح نے اپنی خدمت کے بیان کرنے کے لئے چُن لئے تھے۔ جب وہ اُن بارہ کو الگ کر چکا تاکہ وہ اُس کے ہمراہ اس کی خدمت اور اس کی زندگی کے متعلق سیکھیں تو وہ اُن کو مندرجہ ذیل باتیں سکھانا چاہتا تھا۔ اوّل بات جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ "غریبوں کو خوشخبری دینا" ہے۔ ہر روز وہ بارہ یسوع مسیح کو خوشخبری کی منادی

کرتے سُنتے تھے۔ آج ہم ایک ایسے باب کا مطالعہ کرینگے جو ستادی کی یاد سے معمور ہے۔

یسُوع مسیح ہمیشہ اپنی تعلیم کو تمثیلوں اور کہانیوں کے پیرایہ میں پیش کیا کرتا تھا۔ آج جو باب ہمارے سامنے ہے اس میں اِس قسم کی سات تمثیلیں درج ہیں جن میں سے تین کی تشریح کی گئی ہے۔ آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ آپ ایک ہی سبق میں ان ساتوں کے مُعانی کو کامل طور پر سمجھ سکتے ہیں بلکہ آپ کو چاہئے کہ زبان اُردو کی کتاب تمثیلات مسیح کا مطالعہ بطور خود کریں لیکن ان کو کسی قدر سمجھنے کے لئے آپ اپنی کتابِ مقدس کو لیجئے اور مندرجہ ذیل فہرست کو لیکر اُن مقامات کی نقل کریں جہاں یہ مختلف تمثیلیں مرقوم ہیں اور اُن آیات کے حوالے لکھ لیں جہاں اُن کی تشریحیں موجود ہیں۔

	آیات جہاں وہ درج ہیں	آیات جن میں تشریح پائی جاتی ہے
(۱) بیج بونے والے کی تمثیل		تشریح
۲۔ کڑوے دانے کی تمثیل		″
۳۔ رائی کے دانے کی تمثیل		″
۴۔ خمیر کی تمثیل		″
۵۔ چھپے ہوئے خزانے کی تمثیل		″
۶۔ بیش قیمت موتی کی تمثیل		″
۷۔ مچھلیوں کے جال کی تمثیل		″

سبق۔

متی ۱۳: ۳۴-۳۶۔

تمثیلاتِ مسیح کی ماہیت

(الف) اُن کے ظاہری اور اندرونی معانی۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ

لوگوں کے ہجوم اس تعلیم کو سُنتے تھے جو لفظی تصویروں کی صورت میں پیش کی جاتی تھی لیکن فقط وہ لوگ جو غور کرنے اور اُن کے متعلق دریافت کرنے کی تکلیف کو گوارا کرتے تھے۔ ان کے اندرونی معنی کو سمجھتے تھے۔

(ب) بادشاہی کے متعلق تمثیلات۔ اِس باب کی تمثیلوں کے ابتدائی الفاظ پر غور کریں (آیات ۱۸ اور ۱۹ کو پڑھیں) چھ مختلف لفظی تصویریں ایک ہی جُملہ سے شروع ہوتی ہیں اس وجہ سے کہ ان کا موضوع ایک ہے۔ پہلا بیان ان الفاظ سے شروع نہیں ہوتا لیکن جب خداوند یسُوع مسیح اس کی تشریح کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ "یہ بادشاہی کے کلام" سے متعلق ہے پس وہ بھی مسیح کی تعلیم کے اہم موضوع یعنی "آسمان کی بادشاہی" سے علاقہ رکھتی ہے (بعض اوقات وہ اس کو خدا کی بادشاہی کہتا ہے)۔

یہ فقط مسیح کی تعلیم ہی کا مضمون نہ تھا بلکہ اُس نے فرمایا کہ اسے دُعا کا مضمون بھی بنانا چاہئے۔

تیری بادشاہی آئے ⎫
⎬ جیسے آسمان پر پُوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔
تیری مرضی پُوری ہو ⎭

خدا آسمان پر بادشاہی کرتا ہے اور وہاں اس کی مرضی کمال محبت اور خوشی سے بجالائی جاتی ہے۔ چونکہ زمین پر بنی آدم خدا کی مرضی کے پُورا کرنے میں ناکام رہ گئے تھے لہٰذا خداوند یسُوع مسیح دُنیا میں اِس لئے آیا تاکہ لوگوں کو یہ سکھائے کہ دُنیا میں رہتے ہوئے وہ کس طرح خدا کی بادشاہی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ چاہئے کہ جو کچھ یسُوع مسیح نے اس کے متعلق فرمایا ہے آپ بغور اس کا مطالعہ کریں۔

خداوند یسُوع مسیح نے تمثیلوں کا طریقہ کیوں اختیار کیا تھا؟

مسیح نے یہودی معلموں یا جامع مسجد کے علماء کی مانند بیٹھکر شریعت کے
مسائل کی تشریح کیوں نہ کی؟

خواہ کسی قسم کی حقیقت کیوں نہ ہو وہ کہانی کے پیرایہ میں بہترین طور
پر ذہن میں محفوظ رہ سکتی ہے۔ اگر آپ کسی گاؤں میں جائیں
اور وعظ کریں تو ممکن ہے کہ لوگ آپ کی وعظ کو پسند کریں لیکن چند روز کے
بعد اگر وہ اُس کو دُہرانا چاہیں تو اُن کو ایسا کرنے میں ضرور دقت ہوگی بلکہ وہ
پورے طور سے اُن کو یاد بھی نہ رہیگا۔ لیکن اگر آپ گاؤں میں جاکر کوئی دلچسپ
قصہ سُنائیں تو لوگ اُس کو ضرور لفظ بلفظ یاد رکھینگے۔ یسُوع مسیح اپنی تعلیم کو
اپنے شاگردوں کے سپرد کر رہا تھا تاکہ وہ اس کو اوروں تک پہنچادیں اور اُس
کو بخوبی معلوم تھا کہ وہ اُس کو کہانی یا لفظی تصویر کی صورت میں بہتر یاد رکھ سکینگے۔

(ب) تمثیل سُننے والے کی عقل کو کام میں لاتی ہے (آیات ۲ و ۳
و ۹ و ۱۰-۱۳) یسُوع مسیح کو معلوم تھا کہ اُس کے زمانہ کے بلکہ اگلے زمانہ کے
لوگ بھی اس کی تعلیم کو سُنینگے لیکن وہ اس کے متعلق غور کرنے میں سُستی کرینگے۔
آپ جانتے ہیں کہ اگر آپ اپنی خوراک کو یکبارگی نگل جائیں تو اس سے آپ کے
جسم کو فائدہ نہیں پہنچیگا بلکہ فائدہ کی غرض سے ضرور ہے کہ آپ لقمہ بہ لقمہ خوب
چباکر کھائیں کیونکہ جو کھانا خوب چباکر کھایا جاتا ہے وہی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اِسی
طرح آپ کے دماغ اور آپ کی روح کا حال ہے۔ اُن کی پرورش تعلیم کو یک لخت
کھا لینے سے نہیں ہوتی بلکہ ایسی تعلیم سے جس کو آپ نے خوب چبایا ہو یعنی جس
پر آپ نے محنت کی ہو اور اُس کو اپنا بنا لیا ہو۔ پس یسُوع مسیح نے ایسی کہانیاں
بیان کیں جو سب یاد رکھ سکتے تھے لیکن جو محنت اور غور و فکر کو طلب کرتی تھیں
اور اُن سے جس قدر دماغ کام کرتا اور دل غور کرتا تھا اُسی قدر روح کو تقویت

پہنچتی تھی۔

آیات ۱۶ و ۱۷۔ یسُوع مسیح کی کہانیاں سب کے لئے تھیں بلکہ ایسوں
کے لئے بھی جو دیکھتے ہوئے نہ دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہ سُنتے تھے اِس خیال
سے کہ شاید کسی دن اُن کی آنکھیں اندرونی حقیقت کو دیکھ سکیں۔ لیکن ان آیات
سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسُوع مسیح نے اپنی خاص برکت اور خوشی ان لوگوں کو
عنایت فرمائی جنہوں نے اُن کے حقیقی معانی کو سمجھنے اور دیکھنے کی کوشش کی۔

آیات ۵۱ و ۵۲۔ اُس نے فرمایا کہ اُس کے ان دوستوں کے دل و
دماغ جو سمجھنے کی کوشش کرتے تھے نئے اور پُرانے خزانوں سے معمور ہو جائینگے
یعنی پُرانی شریعت پُرانی کہانیاں اور پُرانی تصویریں اُن کے لئے نئے معانی کے
نُور سے منور ہو جائینگی۔ خداوند مسیح بہترین معلم ہے جو اپنے شاگردوں کو یہ کہتا
ہے "دیکھو میں سب چیزوں کو نیا بناتا ہوں"۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے متی ۵:۳-۱۰ کو دُہرائیں۔ یعنی اس چال چلن کی
تصویر کو جو یسُوع مسیح ہم میں پیدا کرنے کو آیا اور ہر ایک آیت کے بعد ذیل
کی دُعا کرتے جائیں:۔

"ویسا ہی مزاج رکھیں جیسا یسُوع مسیح کا بھی تھا"۔

ذیل کی دُعا اپنی نوٹ بک میں لکھیں تاکہ ہم یسُوع مسیح کی کہانیوں اور
اُس کی تعلیم کے مطلب کو سمجھ سکیں۔

اے خداوند تُو ہمارے کانوں کو کھول تاکہ ہم محبت حلم اور عقلمندی
سے سُنیں۔

اے خداوند ہماری آنکھوں کو کھول تاکہ ہم تیری تعلیم کی عجیب اور نادر باتوں کو دیکھیں۔

اے خداوند ہمارے دلوں کو کھول تاکہ وہ اچھی زمین کی مانند بن جائیں جس میں اچھا پھل پیدا ہو۔

تیئیسواں سبق

گلیلی خدمت کا نازک وقت

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس یوحنا ۶: ۱-۶۹۔

نظر ثانی اور تمہید۔

ذیل کی آیات پر بغور نظر ثانی کریں اور دیکھیں کہ ان سے آپ کے دل میں مسیح کی زندگی کے متعلق کیا خیال پیدا ہوتا ہے:۔

لوقا ۵: ۱ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

لوقا ۶: ۱۷-۱۹

لوقا ۷: ۹ و ۱۱-

متی ۱۳: ۱ و ۲

مندرجہ بالا آیات آپ کے سامنے کونسی تصویر پیش کرتی ہیں؟ کیا یہ نہیں کہ یسوع مسیح خواہ باہر پہاڑوں پر یا ساحل دریا پر یا خواہ گھر کے اندر ہوتا تھا تو بھی ہر جگہ اور ہر وقت لوگوں کے ہجوم کے ہجوم اس کے گرد جمع رہتے تھے؟ آپ کو یاد ہوگا کہ خداوند یسوع مسیح نے ان بارہ کو چن لیا تھا تاکہ وہ اس

کے ساتھ رہیں اور اس سے سیکھیں اور اس کے بعد اس کے کام کو جاری رکھ سکیں۔ مسیح کو بخوبی معلوم تھا کہ تکلیف اور مصیبت بلکہ موت بھی اس کے سامنے ہے اور اسے اپنی زندگی کے ایام ان بارہ کو تعلیم دینے میں صرف کرنے ہیں۔ اس کو لوگوں سے الگ ہونا پڑا نہ اس لئے کہ وہ ان سے محبت نہیں رکھتا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ ان کی خاطر اپنے دوستوں کو تعلیم و تربیت دینا چاہتا تھا تاکہ وہ ان کی خدمت کر سکیں۔ یہ باب ایک بڑے نازک وقت کو بیان کرتا ہے۔

باب کے شروع میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ جوش سے بھرے ہیں اور عید فسح منانے کے لئے یروشلیم کو جا رہے ہیں اور نہایت غضبناک ہیں کیونکہ ایک شریر بادشاہ نے ان کے نبی یوحنا اصطباغی کو قتل کروا دیا ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ جو پانچ ہزار کی تعداد میں ہیں۔ یسوع مسیح کو جو طاقتور اور مہربان و مشفق معالج اور نبی ہے کیوں اسرائیل کا حقیقی بادشاہ نہ بنا لیں اور پھر اس کو اپنے درمیان لیکر ملک میں سے گذریں اور اپنی قوم کے تمام زائرین کو دعوت دیں کہ وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور اس طرح لوگوں کے جم غفیر کو جمع کرتے ہوئے ایک لشکر عظیم کی صورت میں اس کو لے کر یروشلیم میں داخل ہوں اور وہاں اس کو تخت نشین کریں۔ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال جوش مار رہا ہے اور غالباً مسیح کے شاگرد بھی اسی خیال کو پسند کرتے ہیں لیکن مسیح کے خیالات کچھ اور ہیں۔ اس کو ایک عظیم فوج اور لشکر کی ضرورت نہیں بلکہ وہ ایسے دلوں پر بادشاہی کرنے کا خواہاں ہے جو خدا کے سپرد کئے جا چکے ہیں۔ اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح یسوع مسیح نے خاموشی کے ساتھ لوگوں کو اس طرح آزمانا شروع کیا کہ لوگ اس سے دور بھاگنے لگے حتیٰ کہ فقط چند ایسے لوگ اس کے پاس رہ گئے جو آخر تک اس پر تکیہ کرنے اور بھروسہ رکھنے کو تیار تھے۔

آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ آپ ایک ہی سبق میں مسیح کی تعلیم کی گہرائیوں تک پہنچ سکتے ہیں کیونکہ آپ اپنی تمام عمر اس کے متعلق مزید علم حاصل کرتے رہینگے۔ آئندہ سبق میں ہم مسیح کے کلام کے معانی کو اور زیادہ واضح کرنے کی کوشش کرینگے۔ آج ہم اس اہم باب کی کہانی سیکھینگے۔

سبق

یوحنا ۶: ۱-۵۔ زائرین کے گروہوں کے گروہ جمع ہوتے ہیں۔

آیات ۶-۹۔ میزبان کا سوال۔ مسیح کے سوال سے اُس گروہ کی بابت فکرمندی ظاہر ہوتی ہے جو اُس کو سُننے کے لئے ایک ایسے مقام میں جمع ہؤا تھا جہاں کسی قسم کی دوکانیں نہ تھیں جن سے اشیاء خوردنی دستیاب ہو سکیں لیکن یہ خیال شاگردوں کی تربیت کے لئے بھی پُوچھا گیا تھا کیونکہ وہ اُن کو جلد یہ سکھانا چاہتا تھا کہ خواہ وہ موت کے حوالہ بھی کردیا جائے اُن کو اُس پر ایمان رکھنا ہے۔ کیا اُن کو اس وقت یہ یقین تھا کہ وہ ہر ایک حاجت کو پُورا کرنے پر قادر ہے؟

آیات ۱۰-۱۳۔ یسُوع مسیح اپنے مہمانوں کو کھلاتا ہے۔ آپ نے مسیح کے پہلے معجزہ سے یہ دیکھ لیا ہے کہ اُس کو دُنیا کی مادّی اشیا پر قدرت حاصل تھی (یوحنا ۲) یہ امر اُس کے باقی معجزات سے بھی عیاں ہے۔ اِس مچھلی اور روٹی کے بڑھانے کے معجزے میں یسُوع مسیح نے ایک ہی شام میں وہ فعل کر دکھایا جو خدا تعالیٰ ہر روز کرتا ہے جب گیہوں کا ایک دانہ جو بویا جاتا اور خدا کی قدرت سے تیس دانے پیدا کرتا ہے۔

آیات ۱۴-۱۵۔ یسُوع مسیح بادشاہ بننے سے انکار کرتا ہے۔ جوش سے بھرے ہوئے لوگ اس کو اپنا بادشاہ ضرور بنا لیتے اور اس کام میں

اس کے شاگرد بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتے کیونکہ ہم متی ۱۴: ۲۲ و ۲۳ (جہاں اس نازک وقت کا ایک اور بیان ہے) میں پڑھتے ہیں کہ یسوع مسیح کو مجبوراً اپنے شاگردوں کو ایک کشتی میں روانہ کرنا پڑا بعد ازاں اُس نے اپنے خاموش شاہانہ اختیار سے اُن پانچ ہزار پُرجوش لوگوں کو بھی بھیج دیا۔

آیات ۱۶-۲۱۔ سمندر کا مالک۔ حالانکہ یسُوع مسیح نے لوگوں کو یہ اجازت نہ دی کہ وہ اس کو اپنا دُنیوی بادشاہ بنا لیں تو بھی اُس نے اُن پر ثابت کر دیا کہ وہ کُل اختیار اور قدرت کا مالک ہے۔ وہ اُن کو یہ تعلیم دے رہا تھا کہ ان کو ہر ایک بات میں اُس پر کامل ایمان رکھنا چاہئے۔

آیات ۲۲-۴۰۔ آزمانے والے الفاظ۔ دوسرے دن جوش سے بھری ہوئی بھیڑ پھر یسُوع مسیح کے پاس آتی ہے اور وہ اُن کو بڑے زبردست طریق سے آزماتا ہے۔ وہ اُن کو صاف کہتا ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ روٹی کی خاطر اس کی پیروی کی جائے اور پھر وہ اُن سے ایسا ایمان طلب کرتا ہے جو اُن میں سے بہت تھوڑوں میں پایا جاتا ہے کیونکہ اس کے الفاظ کو سُنکر وہ لوگ جو رُوحانی حقیقتوں کے دیکھنے کے لئے رُوحانی آنکھیں نہیں رکھتے اُس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

آیات ۴۱-۵۱۔ کڑکڑانے والی بھیڑ۔ بھیڑ آہستہ آہستہ کڑکڑاتی ہوئی اُس کے سخت کلمات کے متعلق سوال کرتی ہے۔ یسُوع مسیح اپنے آزمانے والے سخت الفاظ کو پھر دُہراتا ہے اور کہتا ہے "زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری مَیں ہوں"۔

آیات ۵۲-۵۹۔ خشمناک مباحثہ۔ اب اس کے سُننے والے دو جماعتوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ جو یہ کہتی ہے کہ وہ فضول بولتا

اور باطل دعویٰ کرتا ہے اور دوسری جو اس کا یقین کرتی اور اس کی پیروی کرتی ہے۔

آیات ۶۰-۶۵ - امتحان اندرونی دائرہ تک پہنچتا ہے اور اُس کے پیرو اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یسُوع مسیح معاملہ کو آسان نہیں بناتا بلکہ اپنے امتحان کو جاری رکھتا ہے یہانتک کہ اُن میں سے بہت سے جو اُس کے شاگرد معلوم ہوتے تھے اور اُس کی پیروی کرتے تھے اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

آیات ۶۶-۶۹ - امتحان اندرون ترین دائرہ تک پہنچتا ہے۔

اب یسُوع مسیح ان بارہ سے جو اُس کے نزدیک ترین حلقہ میں شامل تھے اُن کا فیصلہ دریافت کرتا ہے۔ گروہوں کا امتحان لیا جا چکا ہے اور وہ چلے گئے ہیں۔ شاگرد بھی آزمائے جا چکے ہیں اور اُن میں سے بھی بہت سے واپس چلے گئے ہیں اور اب وہ بارہ بھی آزمائے جاتے ہیں لیکن وہ دکھاتے ہیں کہ مسیح کے سخت کلمات نے اُن کے ایمان کی بُنیاد کو اور زیادہ مضبُوط کر دیا ہے۔ پس اس کے بعد وہ اُن بارہ کی تعلیم و تربیت پر زور دیتا ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے - یوحنا ۶: ۵۱ کو ازبر کریں۔

(ذیل کے غور و فکر کی اختتامی دُعا یا اسی قسم کی کوئی اور دُعا جو آپ نے خود کی ہو اپنی نوٹ بُک میں لکھیں)

برائے غور و فکر

آپ یہ فرض کیجئے کہ امتحان کے دن آپ مسیح کے سُننے والے شاگردوں میں سے ایک ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ کل شام پانچ ہزار آدمی مسیح کے گرد روٹی نہ ملنے کی وجہ سے کمزور اور تھکے ماندے جمع تھے۔ اُس نے اُن کو سبز گھاس پر کھانا کھلایا اور وہ طاقت اور قوت حاصل کر کے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ اور مَیں جو اُس کا شاگرد ہوں یہ جانتا ہوں کہ اُس نے اُس وقت مادی دُنیا پر اپنی قدرت کا اظہار کیا۔

آج بھی لوگ یسُوع مسیح کے گرد جمع ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اُن کو روٹی دے وہ کہتے ہیں کہ "موسیٰ نے ہمارے باپ دادا کو جب وہ بیابان میں بھوکے تھے آسمانی روٹی سے سیر کیا تو ہم کو دکھا کہ تُو بھی ایسا ہی کر سکتا ہے جیسے موسےٰ نے کیا"۔ مسیح نرم آواز سے کہتا ہے "کہ وہ کام موسیٰ نے نہیں بلکہ میرے باپ نے کیا تھا۔ زمانہ سابق میں اُس نے تمہاری قوم کو بیابان میں روٹی کھلائی اور اب وہ تم کو آسمانی حقیقی روٹی سے سیر کرتا ہے"۔

یسُوع مسیح کے ان الفاظ کا کیا مطلب ہے؟ کیا وہ گذشتہ رات کے کھانے کا ذکر کرتا ہے جو ہری گھاس پر کھلایا گیا تھا؟ نہیں۔ کیونکہ وہ یہ کہکر اپنا کلام جاری رکھتا ہے "خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے نازل ہو کر دُنیا کو زندگی بخشتی ہے۔ زندگی کی روٹی مَیں ہوں"۔

مَیں یسُوع مسیح کے الفاظ "زندگی کی روٹی مَیں ہوں"۔ کے پُورے معنوں کو بخوبی نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن مَیں یہ جانتا ہوں کہ اُس میں زندگی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اُس کے دست مبارک میں زندگی بخش طاقت موجود ہے مَیں جانتا ہوں کہ اُس کے پاس غیر فانی زندگی کا کلام ہے۔ مَیں نے اُس

کو لوگوں کے جسموں اور روحوں میں زندگی ڈالتے دیکھا ہے اور وہ اب دُنیا کی زندگی کے لئے اپنے جسم کو دے دینے کا ذکر کرتا ہے حالانکہ میں اُس کے کلام کو پُورے طور پر نہیں سمجھ سکتا لیکن تو بھی اگر وہ زندگی کی روٹی ہے تو میں اُس روٹی سے سیر ہونا چاہتا ہوں۔

اے خداوند یہ روٹی ہم کو ہمیشہ عنایت فرما۔

اے خداوند ہم یقین کرتے اور جانتے ہیں کہ تُو خدا کا قدوس ہے۔

اے زندہ روٹی جو آسمان سے اُتری ہم نہایت ادب کے ساتھ تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تُو ہم کو سیر کر اور ہم کو بچا۔

اے تُو جو دُنیا کو زندگی بخشنے کے لئے اپنا جسم دینے کو تیار ہے ہم کو اپنی زندگی عنایت کر۔

چوبیسواں سبق

خُدا کا ازلی کلام

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس یُوحنّا ۱:۱-۱۸

نظر ثانی اور تمہید۔

یسُوع مسیح اپنے شاگردوں کو اپنی پاک ذات کے راز تک پہنچاتا ہے۔ وہ کون ہے؟ ناصرت کے نجار سے وہ واقف ہیں اور اُنہوں نے اُس کی والدہ کو بھی دیکھا ہے۔ یوحنّا اصطباغی نے "خدا کا برّہ" (یعنے قربانی کا معصوم ذبیحہ) کہکر یسُوع مسیح کی جانب اشارہ کیا تھا۔ وہ اس

کو دوست اور اُستاد کی صورت میں جانتے ہیں۔ وہ اُس معالج کی زندگی بخش طاقت سے بھی واقف ہیں۔ اُنہوں نے حیرت انگیز نگاہوں سے مادّی اشیا بلکہ کُل عالمِ موجودات پر اس کا اختیار بھی دیکھا ہے۔ قانائے گلیل میں پانی شراب بن گیا تھا۔ پانچ روٹیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کو سیر کیا گیا تھا۔ آندھی اور سمندر کی لہریں بھی اُس کے تابع ہیں۔ اُنھوں نے اُس کو بدروحوں پر قدرت رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اُنھوں نے اس کو موت پر غالب آتے دیکھا ہے۔ پس وہ کون ہے؟

آپ نے پُر اسرار اشارات پڑھے ہیں۔ یوحنا ۳: ۱۳ و ۶: ۳۳ کو پھر پڑھیں اور یوحنا ۶: ۴۲ میں جو لوگوں کے غضب اور پریشانی کے الفاظ مرقوم ہیں ان کو بھی دیکھیں۔

یوحنا ۶: ۴۴ و ۵۰ میں اور زیادہ عجیب الفاظ پائے جاتے ہیں۔ یہ کون ہے جو اس قسم کے وعدے کرتا ہے۔ عاقبت میں کون بنی آدم کو زندہ کریگا؟ کون اُن کو جو زندہ روٹی کھاتے ہیں تا ابد زندہ رکھیگا؟ آیت ۶۲ میں جب یسُوع مسیح اپنے دنیوی لقب کو استعمال کرتا ہوا یہ کہتا ہے کہ "وہ اُس مقام پر صعود کریگا جہاں وہ پہلے تھا" تو اس سے اُس کی کیا مُراد تھی؟

آپ کے دل میں بھی اس قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہونگے۔ آپ یسُوع مسیح کی زمین پر تینتیس سالہ زندگی کا حال سیکھ رہے ہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ اُس کی تمام زندگی نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم مسیحی تمام دیگر اقوام کی نسبت سب سے زیادہ غمزدہ اور رنجیدہ خاطر ہوتے کیونکہ اُس حالت میں ہم ایک ایسے نبی سے محبت رکھتے اور اس کے معتقد ہوتے جو عین عالمِ شباب میں مر گیا تھا لیکن ہمارا حال ایسا نہیں۔ ہم روز سُنتے دیکھتے

اور تجربہ سے معلوم کرتے ہیں کہ یسوع مسیح زندہ ہے اور لوگوں کے دلوں
میں اثر کر رہا ہے ایسا کہ وہ جو ملک فلسطین کی چھوٹی سی سرزمین میں زندہ رہا
اور مر گیا آج اس کے شاگرد یعنی وہ جو اُس کے مبارک نام سے نامزد ہیں
شمار میں اڑسٹھ کروڑ پچیس لاکھ (۶۸۲۵۰۰۰۰۰) ہیں اور دُنیا کے تمام ممالک میں پائے جاتے
ہیں۔ اگر آپ گرجہ میں جائیں تو آپ اس کو وہاں کی عبادت کا زندہ مرکز پائینگے
اور وہ اب تک اپنے لوگوں کی زندگیوں میں کام کرتا ہے۔

آپ یہ معلوم کرلینگے کہ ہماری خوشی اور اُمید اور بدی کے خلاف
ہماری جد و جہد کا راز اُس ایمان میں مخفی ہے جو ہم اُس نبی پر رکھتے ہیں
جس کی تینتیس سالہ زندگی کا مطالعہ آپ اس وقت کرنے کو ہیں اور جو
عالمِ بالا سے زمین پر آیا تھا اور اب پھر عالمِ بالا میں موجود ہے۔

اِن آیات سے جن کو ہم آج پڑھینگے اُس مسیحی کلیسیا کے ایمان اور اعتقاد
کی تشریح ہوتی ہے جو صدہا سال سے تمام رُوئے زمین پر پھیل رہی ہے اور
اس سے کم ایمان کے ذریعہ سے یسوع مسیح کی دائمی نجات بخش اور زندہ
طاقت کا راز نہیں کُھل سکتا۔

سبق

یوحنا ۱:۱-۲ - کلامِ ازلی - یہ آیات ہمارے خیالات کو تاریخ سے
پہلے زمانہ کی جانب لے جاتی ہیں جب آسمان و زمین بھی وجود میں نہ آئے
تھے یعنی خدا کی ازلی زندگی کی جانب۔

آیت ۳ - کلامِ خلّاق - اب عالمِ موجودات کی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔
یہ آیت بائبل شریف کی سب سے پہلی آیت کے مطابق ہے۔ (پیدائش ۱:۱)
اِن ہر دو آیات کے الفاظ کا مقابلہ کریں۔ یہاں آپ دیکھتے ہیں کہ خدا نے کلام

کے وسیلہ سے کائنات کو خلق کیا۔

آیات ۴ و ۵ - تاریخِ انسانی میں کلام - آپ کو معلوم ہے کہ بائبل
شریف دو حصوں میں منقسم ہے یعنی عہدِ عتیق جو یسوع مسیح کی آمد سے پیشتر
لکھا گیا اور عہدِ جدید جو اُس کی آمد کے بعد لکھا گیا۔ جن آیات کو آپ نے اس
وقت پڑھا ہے وہ عہدِ عتیق کے مضمون کا خلاصہ بیان کرتی ہیں۔ عہدِ عتیق
کی تمام کتب بنی آدم کے خلق کئے جانے سے لے کر مسیح کی آمد تک الٰہی زندگی
اور نور کا انسان کی تاریکی اور ظلمت پر ظاہر ہونا اور اُس کی تاثیر کے اظہار کرنے
میں انسان کا ناکامیاب رہنا بیان کرتی ہیں۔ یہاں ہم ایک نئی حقیقت کو دیکھتے
ہیں جو نہایت اہم ہے یعنی یہ کہ وہ نور جو بزرگوں - نبیوں اور مقدسوں پر ظاہر
کیا گیا تھا ازلی کلام کا انکشاف اور اُسی کے وسیلہ سے تھا۔

آیات ۶-۱۸ - کلامِ مجسّم - ان آیات میں ہم انجیل شریف کی زبردست
حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں یعنی یہ کہ چونکہ نسلِ انسانی الٰہی انکشافات کی تاثیر کے
اظہار کرنے میں ناکام رہی تھی لہٰذا آخر کار جب کلام مجسّم ہوا اور ہمارے درمیان
رہا تو خدا نے اپنے آپ کو واضح طور پر ایک ایسی شخصیت میں ظاہر کیا جسے وہ دیکھ
سکتے اور معلوم کر سکتے تھے۔ آیت ۱۸ اِس سبق کی انتہائی منزل ہے۔

کلام کے تجسّم سے خدا کا کیا مقصد تھا؟ یہ کہ بنی آدم پر اپنے آپ کو ظاہر کر
ے اور یہ مقصد پاک اور خالص محبت کا مقصد تھا کیونکہ محبت کا طبعی تقاضہ ہمیشہ
یہی ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو اپنے محبوب پر ظاہر کرے۔

(نوٹ۔ اگر اب بھی شاگرد کو الفاظ "اکلوتے بیٹے" کے سمجھنے میں کوئی دِقت
معلوم ہوتی ہے تو وہ انگریزی زبان میں گیئرڈنر صاحب کی کتاب "گاڈ اِیز ٹرائیون"
جہات ثلاثہ جو پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور نے شائع کی ہے

پڑھے یا ٹلکلے کی کسی قدر آسان تشریح کا جو صراط المستقیم کہلاتی ہے مطالعہ کرے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یوحنا ۱:۱۸ کو حفظ کریں۔

دُعا جو نوٹ بُک میں لکھی جائے۔

اے خدا جس کا مبارک بیٹا اس لئے ظاہر ہُوا کہ ابلیس کے کاموں کو برباد کرے اور ہم کو خدا کے فرزند اور اَبدی زندگی کا وارث بنائے ہم تیری منّت کرتے ہیں کہ یہ بخش کہ ہم اس اُمید کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس کی مانند پاک بنائیں تاکہ جس وقت وہ اپنے بڑے جلال اور قدرت کے ساتھ پھر آئے تو ہم اس کی اَبدی اور پُرجلال بادشاہی میں اُس کے ہمشکل بن جائیں۔ آمین۔

پچیسواں سبق

بارہ کا اقرار اور یسُوع مسیح کا اپنی مصیبت اور موت کا اعلان کرنا

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۱۳:۱۶۔۲۸۔

نظرثانی اور تمہید۔

اب بھیڑ رخصت ہوگئی ہے۔ یسُوع مسیح کے سخت کلمات کو اُس کے شاگردوں میں سے فقط چند نے قبول کیا ہے اور اُس کی پیروی کی ہے کیونکہ اُن کو معلوم ہے کہ اُس کے پاس زندگی کا کلام ہے (یوحنا ۶: ۶۸) لیکن ان چند اشخاص کے سامنے اور بھی زیادہ مشکل امتحان ہیں۔ جس وقت لوگوں کے

گروہ مسیح کا کلام سُننے اور اُس سے شفا پانے کو اُس کے گرد جمع ہوتے تو اُس وقت وہ اُس کے پیرو بن جاتے ہیں۔ جب وہ اکیلا ہوتا ہے وہ اُس کی پیروی کرتے ہیں لیکن کیا جس وقت عوام اس کا مضحکہ اُڑاتے ہیں اُس وقت بھی وہ اُس کی پیروی کرنے کو تیار ہیں؟ یسُوع مسیح اُن کو مُلک کے شمالی حصّہ میں کوہ حرمن کے دامن میں لے جاتا ہے۔ مقدّس لُوقا کی انجیل میں مرقوم ہے کہ اس سے پیشتر کہ مسیح اُن سے وہ آزمانے والا اہم سوال پُوچھے اور اپنے متعلق اُن کے خیالات کو معلوم کرے وہ اکیلا دُعا کرتا رہا (بعینہٖ جس طرح اُس نے اُن بارہ کو بُلانے سے پیشتر اکیلے دُعا کی تھی) کیا وہ لوگ مسیح کو عزیز ترین دوست اور اُستاد تصوّر کرتے تھے یا وہ اُس کو نبی مانتے تھے؟ کیا وہ اُن کے نزدیک قادر مطلق اور واحد خداوند تھا؟

سبق

متی ۱۶: ۱۳۔۱۶۔ آزمانے والا اہم سوال اور اس کا جواب

آیات ۱۷: ۲۰۔ یسُوع مسیح کا سنجیدہ جواب۔ ان الفاظ کی سنجیدگی سے مسیح کے نزدیک اِس سوال کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ شمعون پطرس جو جلد باز اور مجذوب تھا اپنی عادت کے موافق باقیوں کے لئے جواب دیتا ہے۔ یسُوع مسیح اِس سے ایسے الفاظ میں بات کرتا ہے جس سے پطرس کا خیال فوراً اُن کی پہلی ملاقات کی طرف جاتا ہے۔ اُس دن یسوع مسیح نے اُسے پہلی مرتبہ دیکھا تھا اور اُس نے اُس مجذوب جوشیلے شمعون کو بتایا تھا کہ اب سے اس کا نام پطرس (چٹان) ہو جائیگا (یوحنا ۱: ۴۲ کو دُہرائیے) اب یسُوع مسیح پھر اُس پر نگاہ کرتا ہے اور آج اس شاگرد کو معلوم ہے کہ اس کا خداوند" زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ یسُوع مسیح پھر اس غیر تمند۔ جوشیلے اور

مجذوب شخص کو چٹان کا لقب دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ "تجھ پر اے پطرس
یعنی اے چٹان اور تیرے ان دوستوں پر جن کے لئے تو اس وقت جواب
دیتا ہے ہاں تم ہی پر جو مجھ پر ایمان لانے والوں میں سے سب سے پہلے ہو
مَیں اپنی کلیسیا کی بُنیاد قائم کرونگا یعنی اُس گروہ کی بنیاد جو ایمانداروں کی مبارک
جماعت ہوگی اور جو تمہارے بعد آکر مجھ پر ایمان لائیگی"۔

تو اسے پطرس یہ چاہتا ہے کہ مَیں ایک دُنیوی بادشاہی قائم کروں اور
تو میرا وفادار اور محبت کرنے والا وزیر بنے۔ مَیں تجھ کو یہ نہیں دیتا بلکہ اس
سے بہتر چیز دے سکتا ہوں۔ اکثر اوقات میں تجھ سے خدا کی بادشاہی کا ذکر
کرتا رہا ہوں۔ تو اپنے آپ کو کامل تسلیم سے اس بادشاہی میں داخل کر سکتا
ہے اور مَیں تیری محبت اور تیرے ایمان سے معلوم کر سکتا ہوں کہ اپنے
آپ کو خدا کے سپرد کر دینے کا کام تجھ میں شروع ہو گیا ہے۔ اُس بادشاہی میں
جس میں تو تسلیم کے ذریعہ سے داخل ہو رہا ہے (اور تیرے یہ بھائی جن کے
بدلے تو اس وقت جواب دے رہا ہے) تو اور تیرے ساتھی ایسے عقلمند و
ایماندار مختاروں کا عہدہ حاصل کرینگے جن کے پاس چابیاں ہوتی ہیں اور جو وقت
پر خاندان کے شرکاء کو اُن کی خوراک پہنچاتے ہیں۔ یہ خوراک کیا ہے؟ یہ وہ
تعلیم ہے جو تم نے مجھ سے حاصل کی ہے اور جسے تم کو دوسروں تک پہنچانا
ہے۔ یہ تمہاری نہیں بلکہ میری ہے۔ جیسے عالمانِ شرع کسی چیز کو ممنوع یا جائز
قرار دیتے ہیں ویسے ہی تم بھی میری روح اور میری تعلیم کی رُو سے کسی بات کو
جائز یا ناجائز قرار دو گے۔ تمہارا فیصلہ درست ہوگا کیونکہ تم اپنی مرضی نہیں بلکہ
خدا کی مرضی چاہتے ہو اور آسمان پر خدا بھی وہی فیصلہ کریگا۔

آیت ۲۱۔ دُکھ اور مُصیبت کی پیشینگوئی۔ "اُس وقت سے لیکر" یعنے

اُس وقت سے جب سے اُس کے شاگردوں نے یہ کہنا سیکھ لیا تھا کہ وہ
"زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ یسُوع مسیح نے اس مَوت کی جو اس کے سامنے
تھی حیرت انگیز خبر سُنانی شروع کی۔

اُس عجیب وغریب لفظ "ضرور" سے کیا مُراد تھی؟ کیا یہ دُکھ اور مصیبت
مسیح نے اپنی خوشی سے برداشت نہیں کی تھی؟ اُس کی تکلیف اور مصیبت
اس کی اپنی رضامندی سے اُس پر آئی تھی۔ وہ جبراً اُس پر ڈالی نہ گئی تھی لیکن
لفظ "ضرور" اُس الٰہی مقصد کی جانب اشارہ کرتا ہے جس کی شعاعیں ہم نے کتب مقدسہ
میں دیکھی ہیں۔ (زبُور ۲۲ و یسعیاہ ۵۳) چونکہ یسُوع مسیح نے اس مقصد کو اپنا بنا
لیا اور خدا کی مرضی پُورا کرنا گویا اُس کی خوراک بن گئی اس لئے وہ کہہ سکتا تھا کہ
اُس کو "ضرور" مصیبت اُٹھانا ہے۔ اُس نے اُس ذمہ واری کو خود اپنے اُوپر
اُٹھا لیا تھا۔

آیت ۲۲۔ یہاں پھر مقدس پطرس ہی ان بارہ کے خیالات کا اظہار کرتا
ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ مسیح کے کلام کو لفظی طور پر صحیح نہ مان سکتے
تھے۔ آج تک تمام اسلامی دُنیا کا یہ یقین ہے کہ ایسی شرمناک مَوت کسی رسول
اور پیغمبر کے خلاف بلکہ اُس کی بے عزتی کا باعث ہوتی ہے۔ پس اُس کے
شاگرد اُس کو کس طرح سمجھ سکتے تھے؟ اُن کا عزیز خداوند جس کی اُلوہیت کو اُنہوں
نے حال ہی میں پہچانا تھا اور جو دُنیا کو خدا کی بادشاہی کے لئے جیتنے کو آیا تھا۔
شروع ہی میں اپنی مَوت کا ذکر کرتا ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ غالباً اُس
سے اُس کی مُراد کوئی پوشیدہ راز ہے کیونکہ ہو نہیں سکتا کہ اس کی الٰہی عظمت
و بزرگی مجرموں کی سی ذلت و خواری کی برداشت کرے۔

آیت ۲۳۔ پھر ذرا اپنے خیالات کو بیابان کی آزمائش کی طرف لے

جائیے (متی ۴:۱-۱۱) اور دوسری اور تیسری آزمائش پر غور کیجئے جہاں شیطان
نے یسوع مسیح کو یہ صلاح دی تھی کہ وہ بنی آدم کو اپنی بادشاہی میں داخل کرنے
کے لئے محبت اور مصیبت برداشت کرنے کے طریقہ کو ترک کر کے ایک
آسان طریقہ اختیار کرے۔ اُس وقت پھر وہی آزمائش مسیح کے درپیش
ہے لیکن اس مرتبہ وہ اُس کے شاگرد کے غلط مفہوم محبت کی وجہ سے
اُس کے سامنے آتی ہے۔ یسوع مسیح کے جواب کی تیزی پر غور کیجئے اس
وقت پطرس باوجود اپنی تمام محبت کے آزمانے والے یعنی شیطان کے
خیالات کا اظہار کرتا ہے۔

آیات ۲۴-۲۸۔ صلیبی اُصول ۔ اب اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے
کہ صلیبی راہ فقط یسوع مسیح کو ہی نہیں بلکہ اُس کے تمام شاگردوں کو بھی اُسے اختیار کرنا
ہے۔ ان کو مسیح کا انکار نہیں بلکہ اپنی خودی سے انکار کرنا ہے۔ شاید اُن کو اُن
مُجرموں کی مانند ہونا پڑے جن پر فتوٰی لگایا جاتا ہے اور جو حکام کے سامنے
سے اپنی اُس صلیب کو اُٹھا کر گذرتے ہیں جس پر وہ شرمناک موت مرتے ہیں۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ متی ۱۶:۲۴ و ۲۵ کو حفظ کریں اور اس کو مسیح
کے اُن کلمات میں سے ایک سمجھ کر اپنی نوٹ بُک میں لکھیں جو وہ آپ سے
کہتا ہے۔

برائے غور و فکر۔

یسوع مسیح نے فرمایا:۔ وہ جو ماں اور باپ سے مجھ سے زیادہ محبت رکھتا
ہے میرے لائق نہیں اور وہ جو اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی سے مجھ سے زیادہ محبت

رکھتا ہے وہ بھی میرے لائق نہیں۔

اس سے میرے لئے کیا معنی نکلتے ہیں؟

مجھ کو یسوع مسیح کے لئے کس کی محبت کو ترک کرنا پڑیگا؟

اے خداوند تو سب کچھ جانتا ہے۔ تجھ کو معلوم ہے کہ مَیں تجھ سے محبت
رکھتا ہوں۔

یسوع مسیح نے فرمایا:۔ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے
انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میری پیروی کرے۔

اس سے میرے لئے کیا مطلب نکلتا ہے؟

یسوع مسیح نے اپنے پیروؤں کے لئے دشوار زندگی اور علانیہ بے عزتی کو پہلے
ہی سے دیکھ لیا تھا۔ مُجرم جو اپنی صلیب اُٹھائے ہوئے جاتا ہے۔ روپیوں کی
تھیلی اور دُنیا کی عزت و شان کو اس کے ساتھ ساتھ نہیں اُٹھا سکتا۔

اے خدا میری مدد کر تاکہ مَیں تیرے لئے بے عزتی برداشت کرنے کو مصر
کے خزانوں سے بہتر دولت سمجھوں۔

یسوع مسیح نے فرمایا:۔ وہ جو اپنی صلیب اُٹھا کر میری پیروی نہیں کرتا
میرے لائق نہیں۔

اس سے میرے لئے کیا مطلب نکلتا ہے؟

یسوع مسیح نے فرمایا:۔ کہ پوشیدہ پیرو جو میری خاطر علانیہ شرمندگی
برداشت نہیں کرنا چاہتے میرے لائق نہیں۔ مَیں کس کے سامنے جا کر یہ اقرار
کروں کہ مَیں اس کا ہوں؟

اے خداوند یہ بخش کہ مَیں تجھ کو جان لوں اور تیری تکلیفوں میں شریک
ہونے سے گریز نہ کروں۔

سبق۔

لوقا ۹: ۲۸۔ اندروں تریں دائرہ پر انکشاف۔ "ان باتوں کے بعد" یعنی
اس کے بعد جب اُس نے راہ صلیب کے متعلق بتانا شروع کر دیا تھا۔
پطرس۔ یعقوب اور یوحنا یعنی وہ جو اُس کے دوستوں کے اندروں تریں دائرہ میں شامل
تھے اور جو اپنی جماعت کے ہادی تھے۔ یسوع مسیح کا طریقہ یہ نہ تھا کہ اُن پر
جو اُس پر ایمان نہ لاتے تھے کوئی نشان ظاہر کرے جس سے اُن کو مجبوراً اُس
پر ایمان لانا پڑے بلکہ وہ اپنے ایمانداروں کی محبت اور اُن کے ایمان کو ترقی
دینے کے لئے نشانات کو استعمال کرتا تھا۔

آیت ۲۹۔ یسوع مسیح کی صورت کا بدل جانا۔ جب تک
یسوع مسیح کلام مجسّم ہمارے درمیان رہا تب تک اُس کا آسمانی جلال
اُس کے جسم کے پردہ سے چھپا رہا۔ اب اُس کے شاگردوں کی خاطر وہ
جلال ظاہر کیا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے پردہ میں سے آر پار نظر آتا
ہے۔ یسوع مسیح کی زندگی کے تین یا چار بیانات ہیں اس واقعہ کا ذکر پایا
جاتا ہے اور ہمیشہ ایسے الفاظ ہیں جن سے ایک عظیم آسمانی نور کا اظہار
ہوتا ہے۔

آیت ۳۰۔ آسمانی ملاقاتی۔ یہ خدا تعالےٰ کے اگلے خادموں میں
سے تھے۔ موسیٰ کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو شریعت
دی تھی۔ ایلیاہ انبیا کے اُس سلسلہ کا سر تھا جن کو خدا نے بعد میں اپنی برگزیدہ قوم
کو تعلیم دینے کے لئے بھیجا تھا جن کی کتب موسوی شریعت سے جس کا ذکر توریت
میں ہے پیوستہ ہیں۔ جب شاگردوں نے ان دو بزرگوں کو اپنے اُستاد
کے احکام بجا لاتے ہوئے دیکھا ہوگا تو یقیناً اُن کا ایمان مضبوط ہو گیا ہوگا

یسوع مسیح نے فرمایا:- وہ جو اپنی جان بچاتا ہے اُس کو کھوئیگا اور وہ جو
اپنی جان میری خاطر کھوتا ہے اُس کو پائیگا۔
اے خداوند مجھ کو اپنی صلیب برداشت کرنا سکھا اور یہ عطا فرما کہ اس خوشی
کے باعث کہ میں تیرا ہوں میں شرم و بے عزّتی کی کچھ پروا نہ کروں۔

چھبیسواں سبق

یسوع مسیح کی صورت کا تبدیل ہونا

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس لوقا ۹: ۲۸۔ ۴۳۔

نظر ثانی اور تمہید۔

متی ۱۶: ۲۱ پر پھر غور کریں۔ اُن بارہ کو تعلیم دینے میں یسوع مسیح اُس سبق
پر پہنچ گیا جو اُس کے شاگردوں کے خیال میں نہایت مشکل تھا یعنی یہ کہ جس سے
وہ محبت رکھتے تھے اُس کو ذلّت اُٹھانا اور شرمناک مَوت مرنا ہوگا۔ مسیح کی یہ
کیسی خود ضبطی تھی کہ وہ نہ فقط اس ذلّت اور مصیبت کو برداشت کرنے کو تیار
تھا بلکہ ہر روز اپنے نارضامند دوستوں کو یہ سکھاتا تھا کہ وہ بھی اس کو قبول
کریں۔ اُس کو معلوم تھا کہ اُن لوگوں کے لئے جو اس امر کے اُمیدوار تھے کہ مسیح
دنیوی شان و شوکت کے ساتھ بادشاہی کریگا یہ نہایت ہی دُشوار ہوگا۔ پس
اس غرض سے کہ وہ ان کی مدد کرے تاکہ وہ ذلّت اور مصیبت کو برداشت کر
سکیں وہ اُن میں سے تین کو اپنے اُس آسمانی جلال کی شعاعیں دیکھنے کی اجازت
دیتا ہے جو اُس کے دُکھ اُٹھانے کی دُنیوی شرم اور تکلیف کے ساتھ وابستہ تھا۔

اب وہ یہ معلوم کرتے ہیں کہ نہ صرف مادّی دُنیا بلکہ عالمِ ارواح بھی اُس کی خدمت کرنے کے لئے مستعد ہے۔

آیت ۳۱ - آسمانی مکالمہ کا موضوع - اُن آسمانی مُلاقاتیوں نے کِس اعلیٰ مضمون پر گفتگو کی ؟ پطرس۔ یعقوب اور یوحنّا نہایت حیرت زدہ ہیں وہ مضمون جن کو شاگردوں نے شرمناک خیال کرکے نظر انداز کرنا چاہا تھا اس وقت ان کا چیدہ مضمون ہے۔ وہ خداوند یسُوع مسیح کی آنے والی مصیبت اور موت کا ذکر کرتے ہیں۔ اُس پر آسمانی مہر اور آسمانی جلال کا نشان ہے۔

آیات ۳۲و۳۳ - حیرت زدہ شاگرد - شاید یہ خیموں کی عید کا موقع ہو جب بنی اسرائیل خیموں میں رہتے تھے اور شاید اسی بات نے پطرس کے پریشان دماغ میں یہ خیال پیدا کیا ہو پطرس آسمانی ملاقاتیوں کو رخصت ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ وہ اُس نورانی عالم میں اور زیادہ عرصہ ٹھہرنا چاہتا ہے پس وہ گویا بچوّں کی مانند اُن کے قیام کرنے کا انتظام کیا چاہتا ہے۔

آیت ۳۴ - بادل - شاگرد اس لئے خوفزدہ ہوگئے کہ وہ بادل معمولی پہاڑی بخارات معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ انکشاف کا بادل ہے جس میں خدا نے عہدِ عتیق کے بیان کے مطابق اپنے آپ کو بار بار بنی اسرائیل پر ظاہر کیا تھا۔ خدا کی حضوری کا بادل شکینہ کہلاتا تھا (خروج ۲۴: ۱۵و۱۶)۔

آیات ۳۵و۳۶ - آواز - وہ آواز جو خداوند یسوع مسیح کے بپتسمہ کے وقت اُس سے ہمکلام ہوئی تھی اب اُس کے شاگردوں سے مخاطب ہوتی ہے۔ شاید اس وقت تک وہ اپنے اُستاد کو اپنی قوم کے دیگر معلّموں کی مانند خیال کرتے تھے کیونکہ پطرس کہتا ہے "تین خیمے ایک تیرے لئے ایک موسیٰ

کے لئے اور ایک ایلیاہ کے لئے"۔ لیکن اب وہ یہ سیکھتے ہیں کہ اُن کا خداوند اور اُستاد۔ ابن اللہ اور کلام ازلی و مجسّم کی شان میں واحد ہے۔ اُن الفاظ کو پڑھیں جن میں پطرس اس عظیم ساعت کا بیان کرتا ہے (۲ پطرس ۱: ۱۶-۱۸)۔

آیات ۳۷-۴۰ - بعد کے واقعات - یعنی خاموش پُرجلال نظّارہ سے چیختی چلاّتی بھیڑ اور اُس مرگی کے مارے ہوئے جوان کی جانب رجوع کرنا جو شیطان کا غلام تھا۔ یسُوع مسیح ہمیشہ امراضِ انسانی میں دُشمنِ انسان یعنی شیطان کا ہاتھ دیکھتا ہے۔ جراثیم کی دریافت اور امراض کے اسباب سے اصل روحانی سبب کسی صورت میں دُور نہیں ہو جاتے۔

آیت ۴۱ - اے کم اعتقاد اور کجرو قوم - یہ الفاظ شاگردوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جن کو اس امر کا اعتراف کرنا پڑا کہ وہ اس لڑکے کی بدروح کو نہ نکال سکے۔ یسُوع مسیح ان کے دلوں میں اپنے اُوپر ایسا ایمان پیدا کر رہا تھا جو اُس کی غیر حاضری میں بھی کام کر سکے یعنی جب کبھی وہ ان سے جُدا ہو کر دُعا کے لئے پہاڑ پر یا کسی اَور جگہ جائے یا بعد ازاں جب وہ اُن کی نظروں سے غائب ہو کر آسمانی مقاموں پر چلا جائے۔

آیات ۴۲و۴۳ - الٰہی شان اور بزرگی - کیا یسُوع مسیح کے چہرہ پر اُس جلال کے نشان باقی تھے جو اُس پر اُس کی صورت بدل جانے کے وقت ظاہر ہُوا تھا؟

شاگرد کا کام

حِفظ کرنے کے لئے۔ یوحنا ۱: ۱۴ کو حفظ کیجئے۔ یعنی اُن الفاظ کو جو ان تینوں میں سے ایک نے لکھے ہیں جو مسیح کے ساتھ پہاڑ پر تھے۔ اُس

سبق سے ان کے معانی آپ پر واضح ہو گئے ہیں۔

حمد و ثنا کے لئے (اپنی نوٹ بک میں لکھیں)

اے مجسّم کلام تُو نے اپنے آپ کو نور سے ایسا ملبّس کیا گویا پوشاک سے پہاڑ پر ہم نے تیرا جلال دیکھا۔ اے مسیح تیرے صلیب دیئے جانے سے پیشتر جس وقت تیری صورت بدل گئی اور باپ نے تیری گواہی دی۔ پہاڑ آسمان کی مانند ہو گیا اور بادل سائبان کی طرح اُس پر چھا گیا۔ تیرے ساتھ پطرس۔ یعقوب اور یوحنا تھے تاکہ تیرا جلال دیکھکر تیری مصیبت کے وقت وہ تجھ پر اپنے ایمان کو قائم رکھ سکیں۔

تُو نے اپنے شاگردوں کو اپنا جلال اس قدر دکھایا جس قدر وہ برداشت کر سکتے تھے تاکہ جس وقت وہ تجھ کو صلیب پر لٹکا دیکھیں وہ تیری اپنی پسند کردہ تکلیف کو سمجھ سکیں۔ پھر تمام دُنیا میں یہ منادی کر سکیں کہ تُو فی الحقیقت باپ کا نور ہے۔

اے کاش تیرا غیر فانی نُور مجھ گنہگار کو بھی روشن کر سکے۔ اپنے نُور اور حق کو بھیج تاکہ وہ میری ہدایت کریں۔

اے خداوند ہم تیرے چہرے کے جلال سے آگے بڑھینگے اور تیرے نام میں ابد الآباد تک خوش رہینگے۔ ہلیلویاہ۔

ستائیسواں سبق

یسُوع مسیح فروتنی مُعافی اور اُخوّت کی تعلیم دیتا ہے

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۱۸ و ۱۹: ۱۳-۱۵۔

نظرِ ثانی اور تمہید۔

آپ نے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح خداوند یسُوع مسیح اپنے آپ کو بھیڑ سے علیحدہ کر کے (یوحنا ۶: ۶۶ و ۶۷) اپنے شاگردوں کے ہمراہ ملک کے شمالی حصّہ کی جانب روانہ ہُوا تاکہ وہاں پہنچ کر اُن کو صلیب کے ہولناک واقعہ کی خبر سُنائے۔ وہ اُن کو اُن کے وطن یعنی گلیل میں لے گیا تاکہ یروشلیم جانے سے پیشتر جہاں "اُس کو اپنی جان بہتیروں کے فدیہ میں دینی تھی" آخری مرتبہ قیام کرے۔ اِس تمام عرصہ میں اُس کا خاص اور پسندیدہ کام ان بارہ کو تعلیم دینا تھا۔ اور ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے غور کرینگے اور دیکھینگے کہ وہ کیا تعلیم دیتا تھی۔ وہ تعلیم اُس نئی جماعت کی اندرونی زندگی سے متعلق تھی جس کی بُنیاد مسیح اُن بارہ کے ذریعہ سے قائم کر رہا تھا۔ یعنی ایمانداروں کی جماعت جو مسیح کی کلیسیا کہلاتی ہے۔

سبق

متی ۱۸: ۱-۴۔ سب سے بڑا کون ہے؟ اُن بارہ میں سے تین چُن لئے گئے تھے تاکہ پہاڑ پر مسیح کی صورت بدل جانے کے موقع پر اُس کے ہمراہ ہوں۔ کچھ مدّت سے پطرس نے باقیوں سے زیادہ اہمیت حاصل کر لی تھی (سبق ۲۵ کو دیکھئے) شاید اس وجہ سے باقیوں کے دل میں ناراضگی کے

جذبات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا واقعی خداوند مسیح ایک شاگرد کو باقیوں سے زیادہ اہم بنا رہا تھا؟

یسوع مسیح کا جواب ہم کو کسی قدر عجیب اور سخت معلوم ہوتا ہے یہ ایسا سبق ہے جو اس نئی جماعت نے ہنوز نہیں سیکھا تھا۔ شاید مسیح کے دیگر شاگردوں کی نسبت آپ اس کو بہتر سیکھ سکیں۔ یسوع مسیح نے ایک بچّہ کو بُلا کر ان کے درمیان کھڑا کر دیا یعنی اُستاد کی جگہ پر۔ گویا مسیح اپنے اُس فعل سے یہ کہہ رہا تھا "مَیں یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ آسمان کی بادشاہی یا آسمانی بادشاہی میں تم میں سب سے بڑا کون ہوگا۔ تم خود ہی فیصلہ کر لو۔ وہی سب سے بڑا ہے جو بچّہ کی مانند کمال حلم اور فروتنی کے ساتھ سیکھنے، قبول کرنے اور ایمان لانے کو تیار رہے۔ جو تم میں سب سے زیادہ فروتن اور خاکسار ہے وہی آسمانی مُلک میں سب سے اعلیٰ مرتبہ اور عظمت پائیگا"۔ یہ ایک ایسا سبق ہے جو پڑھتے وقت تو آسان معلوم ہوتا ہے لیکن عملی طور پر نہایت مُشکل ہے۔

آیت ۵ و متی ۱۹: ۱۳-۱۵۔ **بچّوں کی نئی قدر و منزلت۔** اُس زمانہ میں مذہبی معلّموں کے نزدیک بچّوں کی کچھ حقیقت نہ تھی۔ یہودی بچّہ بارہ سال کی عمر کو پہنچ کر اپنی قومی جماعت میں شامل ہوتا تھا۔ یسوع مسیح نے یہ سکھایا کہ اُس کی جماعت میں بچّوں کو خوشی سے قبول کیا جائے اور اُس نے اپنے آپ کو اُن کے ساتھ ایک کر دیا۔ کسی چھوٹے بچّہ کی خدمت کرنے اور اُس کو قبول کرنے سے ہم مسیح کی خدمت کرتے ہیں۔

جب اُس کے شاگرد اُن بچّوں کو جو اُس کے پاس لائے گئے تھے اُس کے پاس آنے سے منع کرنے لگے تو مسیح نے اس معاملہ میں اپنا دستور العمل

اور اپنا نمونہ اُن کو دکھا دیا۔ (شاید وہ بالغوں کو تمام دن تعلیم دیتے ہوئے کسی قدر تھک گیا تھا اِس لئے شاگردوں نے بچّوں کو اُس کے پاس آنے سے روکا) مقدس متی کی انجیل میں مرقوم ہے کہ مسیح نے نہ صرف "اپنے ہاتھ اُن پر رکھے" بلکہ اُس نے "اُنہیں اپنی گود میں لیا"۔ مسیح خداوند کی یہ تعلیم اور اس کا یہ انداز ہی اُن وجوہوں میں سے ایک اہم وجہ ہے جس کے باعث مسیحی جماعت کے شرکاء کے بچّے مسیح کے حضور میں لائے جاتے اور اُس کی جماعت میں شریک کئے جاتے ہیں۔

متی ۱۸: ۶-۱۳۔ **اُن چھوٹوں کی اہمیّت۔** "یہ چھوٹے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں"۔ ان الفاظ سے فقط چھوٹے بچّے مراد نہیں بلکہ وہ تمام لوگ جو اپنی سادگی۔ اپنی کمزوری اور اپنے ادنیٰ مرتبہ کی وجہ سے چھوٹے بچّوں کی مانند ہیں۔ یسوع مسیح ایسے لوگوں کو قبول کرتا ہے خواہ کوئی اَور اُن کو قبول کرے یا نہ کرے۔ پس وہ جو اُن چھوٹوں سے دنیوی مرتبہ اور عزّت میں بہتر ہیں یا جو اُن کی نسبت زیادہ طاقتور اور ہوشیار ہیں ان کو اس رشتہ کی وجہ سے جو خدا کے ان چھوٹے اور کمزور بندوں کا یسوع مسیح کے ساتھ ہے اور اس وجہ سے کہ یہ آسمان میں خدا کی نظر میں اہمیت رکھتے ہیں ان پر کوئی خیالی فوقیت نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس گناہ کے خیال سے جس کے ذریعہ سے خدا کا رشتہ "ان چھوٹوں" کے لئے دُشوار بنا دیا جاتا ہے اور ان کو ٹھوکر کھلائی جاتی ہے۔ یسوع مسیح کا دِل جوش سے بھر جاتا ہے۔ وہ اُن کے لئے محبّت کو چرواہے کی اُس تحریک سے تشبیہ دیتا ہے جس کی وجہ سے چرواہا اپنی گم شدہ بھیڑ کی تلاش میں پہاڑوں اور میدانوں میں پھرتا رہتا ہے جب تک وہ اُس کو پا نہیں لیتا۔ یسوع مسیح کی جماعت کی خاصیتوں میں سے یہ ایک ہے۔ دُنیا میں اَور کوئی ایسی جماعت

یا گروہ نہیں جو ایسے ادنےٰ ۔ کمزور ۔ بے وقوف اور حقیر لوگوں سے محبت رکھتی اور اُن کی تلاش کرتی ہے۔ کیا آپ نے اس طور سے مسیح کی پیروی کرنا شروع کیا ہے یا نہیں ؟

آیات ۱۵-۲۰۔ بھائیوں کے درمیان معافی اور یگانگی۔ لوقا ۶ باب میں مسیحی حلقہ کے باہر سے بے انصافی ظلم اور بے عزتی کے تیروں کے طریق مقابلہ کے بارے میں تعلیم دی جاتی ہے یعنی ان کا مقابلہ تنگ مزاجی اور خفگی سے نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ایسے لوگوں کی مدد اور خدمت کے لئے مستعد رہنا چاہیئے جو اپنے مطالبات میں عقل سے کام نہیں لیتے اس میں ہم مسیح کی وہ تعلیم پاتے ہیں جو اُن تمام واقعات سے متعلق ہے جو مسیحی حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

جب ایسے بھائیوں کے درمیان جو مضبوط مسیحی رشتہ سے پیوستہ ہوں نا اتفاقی واقع ہوتی ہے تو اس کو دُور کر دینا چاہیئے اور باہمی مطابقت اور ارتباط کو قائم رکھنا چاہیئے ورنہ وہ گہرا تعلق بگڑ جائیگا۔ جب کسی مسیحی کو دُوسرے مسیحی سے نقصان پہنچتا ہے تو چاہیئے کہ نہ فقط صبر سے اُس کی برداشت ہی کرے (مثل اُس شخص کے جو کسی بُت پرست کی برداشت کرتا ہو) بلکہ پُوری کوشش کرے کہ اپنے بھائی کے دل کو محبت سے پھر اپنا بنا لے۔

اگر محبت کی تمام سعی و کوشش ناکام رہے تو وہ "اپنے بھائی کو کھو دیتا ہے" اور بھائی گویا دائرہ شراکت سے خارج ہو جاتا ہے (یعنی بُت پرستوں اور محصُول لینے والوں کی مانند) اور اُس وقت اگرچہ اُس کے ساتھ عزت اور مہربانی سے پیش آنا چاہیئے تاہم نزدیکی رشتہ و تعلق برقرار نہیں رکھنا چاہیئے

آیات ۱۸-۲۰۔ یسُوع مسیح درمیان میں۔ ان تین آیات کا بڑا گہرا باہمی تعلق ہے اور آخری آیت پہلی دو کی تشریح کرتی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے کہ جو فیصلے کلیسیا زمین پر کرتی ہے وہ وہی ہیں جو آسمان پر بھی کئے جاتے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ کلیسیا دُعا کرتی اور یہ یقین کرتی ہے کہ اُس کی دُعا قبول ہوگی؟ فقط یہ کہ وہ خداوند یسُوع مسیح کے نام میں جمع ہوتی ہے۔ (اِس کا مطلب یہ ہے کہ یسُوع مسیح کی طبیعت اور اُس کی مرضی کے مطابق) اور یسُوع مسیح کی حضوری جو زندہ حقیقی اور روحانی ہے ان کے درمیان اگران کی ہدایت اور رہنمائی کرتی ہے۔

آیات ۲۱-۳۵۔ بھائیوں کو مُعاف کرنے سے متعلق سبق۔

وہ شاگرد جو اپنے بھائی کو معاف نہیں کرتا جماعت کو رنجیدہ کرتا ہے (آیت ۳۱) اور اُس پر آسمانی باپ کا قہر نازل ہوتا ہے۔ پطرس کے سوال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُس کا معافی کا فرض محدود ہے حالانکہ اُس کی حدود بہت وسیع ہیں۔ یسُوع مسیح کے اس جواب سے جو اُس نے کہانی کی صورت میں دیا پطرس اور دیگر شاگرد ایسے آدمی کی مانند ٹھہرتے ہیں جو مطلق کسی قسم کے حق نہیں رکھتا۔ مسیح نے فرمایا کہ خدا نے ہم کو اُس سے بہت زیادہ معاف کیا جس کی ہم سے کبھی توقع کی جا سکتی ہے۔ پطرس بُرا آدمی نہ تھا لیکن یسُوع مسیح کے نقطۂ نگاہ سے گناہ کی قیمت خواہ گناہ کسی نیک شخص کی زندگی میں ہی کیوں نہ ہو دو لاکھ پونڈ کے قرض کے برابر ہوتی ہے جس حال میں کہ اُس کی نظر میں وہ نقصانات جو دوسروں کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں محض چار پونڈ کے قرض کے برابر ہوتے ہیں۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ متی ۱۸: ۴ و ۱۹: ۱۴ کو حفظ کریں۔

برائے دُعا و غور و فکر

یسوع مسیح کی نظر میں نیک آدمیوں کے گناہ بلکہ خود اس کے نزدیک ترین شاگردوں کے گناہ ایک ایسے قرض کی مانند تھے جو کبھی ادا نہیں کیا جا سکتا اگر ہم یہ کہیں کہ ہم میں گناہ نہیں تو ہم اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔

اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔

یسوع مسیح مجھ کو بتاتا ہے کہ اس معافی کے ساتھ ایک شرط ہے۔ مجھ کو نہ صرف اپنے گناہوں کا اقرار کرنا ہے بلکہ اپنے قصورواروں کے بھی گناہوں کو معاف کرنا ہے۔

یسوع مسیح نے فرمایا جب تم دُعا کرتے ہو تو کہو ہمارے قصور معاف کر جس طرح ہم اپنے قصورواروں کو معاف کرتے ہیں۔

اس وقت مجھے وہ باتیں یاد آتی ہیں جو اوروں نے میرے خلاف کہی ہیں اگر چاہیں تو ان کو لکھ لیں) وہ مجھے غضبناک کرتیں اور رنج پہنچاتی ہیں لیکن یسوع مسیح نے فرمایا کہ اگر میں اپنے دل میں کینہ اور غیظ و غضب کو قائم رکھوں تو میں دلی اطمینان اور الٰہی معافی نہیں پا سکتا۔ مجھے ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہے۔

وہ فرماتا ہے "اسی طرح تمہارے ساتھ میرا آسمانی باپ بھی کریگا اگر تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دل سے معاف نہ کرے" آسمانی باپ کی معافی کے معنی یہ ہیں کہ ہم فی الحقیقت اُس کے ساتھ ایک بن جاتے ہیں۔

پس اگر ہم خدا کے دیگر فرزندوں سے انتقام لینے کی تجاویز سوچتے رہیں تو ہم خدا کے ساتھ ایک کیونکر ہو سکتے ہیں؟

مجھے اپنے گذشتہ گناہوں کے لئے خدا سے معافی اُنہیں شرائط پر لینی ہوگی جن پر وہ دینے کو تیار ہے۔ مجھے خدا کے رُوبرو اُس کاغذ کو پھاڑ ڈالنا چاہئے جس پر میں نے اپنے نقصانات اور اپنی تکلیفوں کی فہرست لکھی ہے۔ اور چاہئے کہ میں اُس کے حضور میں نہ صرف اپنے گناہوں کے لئے معافی کی درخواست کروں بلکہ اُن کے لئے بھی جنہوں نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔

ہمارے قصور مُعاف کر جس طرح ہم بھی اپنے قصورواروں کو معاف کرتے ہیں۔

یہ دعا فقط اس وقت سچ ہوگی اور خدا کی معافی بھی میرے لئے اُسی وقت ہوگی جب میں اس بات کو عملی زندگی میں پُورا کرونگا اور جس وقت میں اپنے نقصان پہنچانے والوں سے ملوں یا اُن سے بولوں تو میں اُن پر یہ واضح کر سکوں کہ میرے دل میں اُن کے خلاف کینہ اور دُشمنی نہیں بلکہ "میں نے اپنے بھائی کو دل سے معاف کر دیا ہے"۔

اس وقت میں اُس بیمار کی مانند جو خداوند یسوع مسیح کے حضور میں لایا گیا تھا۔ مسیح کی آواز کو یقیناً کہتے ہوئے سُنونگا "اے بیٹے سلامت چلا جا تیرے گناہ معاف ہوئے"۔

خداوند کو مبارک کہہ اے میری جان اور اس کی سب نعمتوں کو فراموش نہ کر وہ تیری ساری بدکاریوں کو بخشتا ہے وہ تجھے ساری بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔

اٹھائیسواں سبق

یسُوع مسیح کی تعلیم کہ خدا رُوحوں سے محبت رکھتا ہے

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس لُوقا ۱۵ باب۔

نظرِ ثانی اور تمہید۔

آپ کتنی انفرادی روحوں کے متعلق یاد کر سکتے ہیں جن سے یسُوع مسیح نے محبت کا سلوک کیا اور اُن کی مدد کی؟ جن کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں آپ ان کے نام کاغذ پر لکھکر ایک فہرست بنایئے۔ کیا اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ حالانکہ لوگوں کے ہجوم کے ہجوم یسُوع مسیح کے گرد جمع ہوتے تھے تو بھی وہ فرداً فرداً اشخاص کا خیال کرتا تھا اور اُن کو فقط بھیڑ کے شُرکاء کی حیثیت میں تعلیم نہ دیتا تھا بلکہ انفرادی طور سے اُن کو سکھاتا اور اُن سے محبت رکھتا تھا اور یہی اُن بڑے سبقوں میں سے ایک تھا جو وہ اپنے شاگردوں کو سکھانا چاہتا تھا۔ یسُوع مسیح کی اساسی ہدایات میں سے ایک یہ تھی کہ خدا نہ فقط اقوام کی مجموعی تبدیلی کا خیال کرتا ہے بلکہ وہ ہر ایک انسانی رُوح کے لئے فکرمند ہے۔

آج ہم یہ پڑھتے ہیں کہ یسُوع مسیح نے کس طرح اپنے شاگردوں کو خدا سے متعلق اس اہم حقیقت کی تعلیم دی اور تعلیم تمثیلوں کے پیرایہ میں پیش کی گئی۔ پھر اُن وجہوں کو یاد کیجئے جنکے باعث تمثیلی طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔ یعنی اس لئے کہ جو حقیقت اس طور پر سکھائی جاتی ہے وہ بہ آسانی سمجھ میں آجاتی ہے اور بخوبی یاد رہتی ہے اور پیشتر اس سے کہ اس کے معانی سمجھ میں آئیں وہ لوگوں کے متحدہ غور و فکر کو طلب کرتی ہے۔

سبق

لُوقا ۱۵: ۱ و ۲۔ خدا سے متعلق ان تین بیانات کی ابتدا ان آیات سے ہوتی ہے۔ محصول لینے والے وہ اشخاص تھے جو اجنبی (رومی) حکومت کے ملازم تھے اور اپنی قوم سے محصول جمع کرتے تھے اور قوم کے باقی لوگ اُن کو قوم فراموش تصور کرتے تھے کیونکہ اُنھوں نے اپنے آپ کو بُت پرستوں کے ساتھ ملا دیا تھا اور اسی لئے اُن کو بنظرِ حقارت دیکھتے تھے۔ اور چونکہ وہ اپنے حق سے زیادہ وصول کرکے مالدار بن گئے تھے لہٰذا وہ لوگوں کے نزدیک اور بھی زیادہ نفرت اور حقارت کے مستحق ہو گئے تھے۔

یہ بات نہایت عجیب تھی کہ شہر کے باوقار اور عزت دار لوگ اور علماء اور بزرگانِ دین تو شہر کے ان ادنیٰ حصوں کے حقیر اور بدکردار لوگوں کی برداشت نہ کر سکتے تھے لیکن یہ لوگ یسُوع مسیح کے گرد جمع ہونا پسند کرتے تھے یسوع مسیح کے سخت ترین دُشمنوں میں سے ایک نے بھی اِس بات کا اشارہ تک نہ کیا کہ وہ ان گرے ہوئے لوگوں کی مانند ناپاک اور زر دوست ہے۔ لیکن بزرگانِ دین نے یہ شکایت کی کہ وہ ان لوگوں کو اپنے پاس خوشی سے آنے دیتا ہے اور خود بھی اُنکی دعوتیں قبول کرتا اور اُن کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔ اِس باب کی تینوں تمثیلات میں جو جواب یسوع مسیح نے اُن کو دیا وہ یہ ہے:۔ تم فقط میرے طرز و طریق کی شکایت نہیں کرتے بلکہ خدا کے طرز و طریق کی بھی کیونکہ ان لوگوں میں سے ہر ایک کو خدا کے دل میں جگہ حاصل ہے اور خدا اس بات کا آرزومند ہے کہ اس کے یہ بندے نیک لوگوں کی صحبت میں پھر واپس آ جائیں میرے اعمال تم کو یہ بتاتے ہیں کہ خدا کیا ہے کیونکہ میں اس لئے آیا تاکہ خدا کو تم پر ظاہر کر دُوں۔

آیات ۳-۷ ۔ بے وقوف جاہل گنہگار ۔ یہ تمثیل اتنی گمشدہ بھیڑ کی کہانی نہیں جتنی تلاش کرنے والے چرواہے کی تصویر ہے اور یسوع مسیح فرماتا ہے کہ تلاش کرنے والے چرواہے کی تصویر فی الحقیقت آسمانی باپ کی شبیہ ہے ۔ مسیح خود تلاش کرنے والا چرواہا ہے اور جتنی مرتبہ وہ کسی گمشدہ رُوح کی تلاش کرکے اس کو پالیتا ہے وہ خدا کو ہم پر ظاہر کرتا ہے ۔

آیات ۸ و ۱۰ ۔ غافل گنہگار جس کو اپنے گناہ کا علم نہیں ۔

یہ تمثیل غافل درم کی تصویر نہیں بلکہ تلاش کرنے والی عورت کی تصویر ہے ۔ یہ مسیح کی ایک اور ایسی تصویر ہے جس میں وہ روحوں کی تلاش کرتا ہے اور ہم کو بتاتا ہے کہ یہ حقیقت خدا کی تصویر ہے جس سے غافل روح کے لئے خدا کی محبت اور اُس کا شوق اور گنہگار رُوح کی بیداری اور توبہ پر اس کی خوشی کا اظہار ہوتا ہے ۔

آیات ۱۱-۳۲ ۔ گنہگار جو دیدہ و دانستہ گناہ کرتا ہے ۔

حقارت زدہ محصول لینے والوں نے اس بیان کو خاص خوشی سے سُنا ہوگا کیونکہ اُنھوں نے اپنے آپ کو روپیہ کی خاطر ایک اجنبی مُلک کے باشندوں کے ساتھ "بکا دیا تھا"۔

یہ تصویر باقی دو تصویروں کے مقابلہ میں کامل ہے اور اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ تائب گنہگار کو کیا کچھ کرنا چاہئے ۔ ہم کو اُٹھنا اور گناہ سے پیٹھ موڑنا اور اپنے آسمانی باپ کی طرف رجوع کرنا اور اُس کے روبرو اپنے گناہ کا اقرار کرنا ہے ۔ اس بیان میں ہمارے آسمانی باپ کی ایک اور کامل تصویر دکھائی گئی ہے یعنی یہ کہ وہ فقط ہمارے اقرار کو قبول ہی نہیں کرتا بلکہ دوڑ کر ہم سے ملتا اور ہمارا استقبال کرتا ہے اور گویا تمام خاندان کا اظہار خوشی ہم پر صرف کر دیتا ہے ۔

تینوں تمثیلیں روحوں کی اہمیت کے متعلق ایک نیا تصور پیش کرتی ہیں ۔ آسمانی مقاموں میں سب سے زیادہ بیوقوف ۔ سب سے زیادہ غافل اور سب سے زیادہ دیدہ و دانستہ گناہ کرنے والی روح بھی آسمانی بادشاہ کے تمام دربار کو خوشی و مسرت سے معمور کر دینے کے قابل ہے ۔ ذرا خیال کیجئے کہ وہ لوگ جن کو آپ ہر روز اپنے گلی کوچوں میں پھرتے دیکھتے ہیں اُن میں سے ہر ایک کی روح خدا کی نظر میں ایسی قدر و منزلت رکھتی ہے کہ وہ تمام عالم ارواح کو خرّم و شاد کر سکتی ہے ۔

آیات ۲۵-۳۲ ۔ بڑا بھائی ۔ ان تینوں تمثیلوں سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ مسیح ہر ایک رُوح سے خود اس کی خاطر محبت رکھتا اور اُس کی تلاش کرتا ہے اِس لئے نہیں کہ وہ روح نیک ہے بلکہ اس لئے کہ وہ حاجتمند ہے اور اُس کی تلاش اِس طور پر کی جاتی ہے گویا فقط وہی اکیلی ڈھونڈی اور بچائی جا سکتی ہے لیکن اس بیان کا ایک اور پہلو بھی ہے ۔

گمشدہ رُوح گھر میں واپس لائی جاتی ہے اِس لئے نہیں کہ وہ گھر میں آکر اکیلی رہے بلکہ وہ ایک ایسے گلہ میں شامل کی جاتی ہے جہاں ننانویں اور موجود ہوتی ہیں ۔ چاندی کا درم ڈھونڈا جاتا ہے تاکہ باقی نو کے ساتھ مل کر عورت کے سر کے لباس کی زینت ہو ۔ مسرف بیٹا فقط باپ کے پاس واپس نہیں آتا بلکہ خاندانی زندگی میں دوبارہ شامل کر لیا جاتا ہے جہاں اُس کے استقبال کے لئے بڑا بھائی موجود ہوتا ہے ۔ ہمارے آسمانی باپ کا مُدعا یہی ہے کہ خاندانی زندگی کامل ہو جائے ۔

آسمانی خاندان گنہگار کے توبہ کرنے اور واپس آجانے پر خوش ہوتا ہے لیکن بعض اوقات دنیوی خاندان میں یہ خوشی کسی قدر مشکل ہوتی ہے ۔ یسوع مسیح

اسی مشکل سبق کو سیکھ رہا تھا اور اُس کے عزیزوں نے اسے سیکھ بھی لیا
کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مریم مگدلینی کو جس میں سے خداوند نے سات بدرُوحوں
کو نکالا تھا مسیح کی ماں مقدسہ مریم کے پاس جگہ ملتی ہے ۔ ہم کو اِس امر کا
خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم کڑکڑانے والے بھائی کی مانند کسی کے ساتھ سلوک
نہ کریں اور ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آسمانی باپ کامل خاندانی زندگی سے خوش ہوتا
ہے ۔ دیکھئے باپ بھائی کے سامنے کیسی نرمی اور حلیمی سے منّت کرتا ہے ۔
بعض اوقات مسیحی نومرید اس سبب سے کہ اُن کو یہ یقین نہیں ہوتا کہ جو اُن سے بہت
پیشتر مسیحی کلیسیا میں شامل ہو چکے ہیں ان کو خوشی سے قبول کرینگے ایک
اور جماعت بنا لیتے ہیں ۔ اگر آپ کے بھائی اسی قسم کی کوئی تجویز آپ
کے سامنے بھی پیش کریں تو آپ ایسا کرنے سے احتراز کریں ۔ کیونکہ اُن کو
جو ہمیشہ باپ کے مکان میں رہتے رہے ہیں اور اُن کو جو دُور دراز مُلک سے
گھر واپس آتے ہیں باہم ملکر بھائیوں کی مانند رہنا چاہیئے ۔

آپ شروع ہی سے یہ یقین کیجئے کہ آپ کے آسمانی باپ کا ہر ایک
فرزند آپ کا بھائی ہے اور کوشش کیجئے کہ جس طرح آسمانی خاندان ایک ہے
اُسی طرح اس دُنیوی خاندان میں بھی یگانگی کی رُوح پیدا ہو اور وہ ایک ہو جائے ۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ لُوقا ۱۵: ۱۸ و ۱۹ کو از بر کریں (یعنے گھر
واپس آنے والے بیٹے کی دُعا) ۔

برائے غور و فکر

میں جو فقط ایک فانی انسان ہوں ایک گنہگار کی توبہ کے ذریعہ سے

تمام عالمِ ارواح کو خوش و خُرّم کر سکتا ہوں ۔

کیا مَیں نے خود ، ٹھکر اور اپنے آسمانی باپ کے حضور میں جا کر اپنے
گناہ کا اقرار کیا ہے ؟

کیا مَیں تیار ہوں کہ جو کوئی حقارت زدہ شخص آسمانی باپ کے
پاس آئے اس کا استقبال کروں ؟

کیا مَیں تیار ہوں کہ تلاش کرنے والے چرواہے کے ہمراہ گمشدہ
بھیڑ کی تلاش کر کے چرواہے کے دل کو خوش کروں ؟ مَیں یہ کس طرح
کر سکتا ہوں ؟ مَیں کونسی رُوح کے تلاش کرنے میں اُس کی مدد کر سکتا ہوں ؟
یہ طریقہ مصیبت اور تکلیف کا طریقہ ہے تلاش کرنے والے چرواہوں
کو ناہموار جگہوں اور تاریک و خاردار راستوں میں سے گذرنا پڑتا ہے ۔
لیکن اِس طریقہ سے مَیں یسُوع کی قربت کو حاصل کر سکتا ہوں اور عالمِ
اَرواح کی شادمانی اور اُن کے خوشی کے نغموں کا باعث ٹھہر سکتا ہوں ؟

مَیں فیصلہ کرتا ہوں کہ فلاں شخص (اگر طبیعت چاہے تو یہاں اُس کا
نام بھی درج کر دیں) کے لئے روز مرّہ دُعا کیا کرونگا اور خدا کی مدد سے اُس کو
اُس کے گناہ سے رہا کروا کر پھر باپ کے مکان میں واپس لے آؤنگا جہاں
باپ اُس کو بخوشی قبول کرنے کو تیار ہے اور حالانکہ مجھے اس کے تلاش
کرنے میں بہت عرصہ کیوں نہ لگے بلکہ اُس کی خاطر دُکھ اور مصیبت کو بھی
برداشت کرنا پڑے تو بھی مَیں نااُمید اور مایُوس نہ ہونگا ۔

کسی دُوسرے کے لئے دُعا ۔

اَے رحیم و کریم خدا تو کسی گنہگار کی موت سے خوش نہیں ہوتا بلکہ یہ
چاہتا ہے کہ وہ توبہ کرے اور بچ جائے تو فلاں شخص کو اپنے گلّہ میں واپس لے

آ تاکہ یسُوع مسیح کے ذریعہ سے ایک گلّہ اور ایک گلّہ بان ہو۔

انتیسواں سبق

یسُوع مسیح رُوحوں کیلئے اپنی محبت کی تعلیم دیتا ہے

مقام برائے مطالعہ مقدس یوحنا ۱۰: ۱-۱۸

نظرِ ثانی اور تمہید۔

اگر آپ متی ۱۸: ۱۲-۱۴ اور لُوقا ۱۵: ۴-۷ کو دوبارہ پڑھیں تو وہاں آپ خدا سے متعلق مسیح کا ایک خیال پائینگے۔ یہی خیال زمانہ سابق میں زبُور نویسوں اور انبیائے اسرائیل پر ظاہر کیا گیا تھا۔ آپ ایک خوبصورت زبُور سیکھینگے جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے "خداوند میرا چوپان ہے"۔ یسُوع مسیح نے یہ دکھا کر کہ خدا ہماری خبرگیری فقط اس طرح نہیں کرتا جس طرح چرواہا اپنے تمام گلّہ کی کرتا ہے بلکہ اُس چرواہے کی مانند جو ایک گمشدہ بھیڑ کو پہاڑوں اور میدانوں سے ڈھونڈ کر لاتا ہے اِس خیال کو اَور زیادہ وضاحت دی ہے۔

جس باب کا ہم آج مطالعہ کرینگے اِس سے پہلے باب میں ایک مادر زاد اندھے کا بیان مرقوم ہے جس کو یسُوع مسیح نے شہر یروشلیم میں بینائی بخشی تھی۔ جب یسُوع مسیح کے دُشمنوں یعنی اہلِ یہود نے اُس اندھے کو بڑے جوش و خروش سے مسیح کی تعریف کرتے سُنا تو اس لئے کہ وہ مسیح کی شفا بخش طاقت کی وجہ سے اُس سے رشک کرتے تھے اُنھوں نے اُس اندھے کو فوراً ہیکل سے خارج کر دیا۔ اس طرح "خارج کر دیا جانا" نہایت بے عزّتی کا

باعث سمجھا جاتا تھا اور اکثر اوقات دوکاندار بھی ایسے اشخاص کے پاس جو خارج کر دِئے جاتے تھے اپنا مال فروخت نہیں کرتے تھے۔ یہ نابینا شخص جس نے مسیح کے ہاتھ سے بینائی حاصل کی تھی اُن اشخاص میں سے پہلا تھا جو اُس وقت سے لے کر اب تک مسیح کی خاطر عبادتخانوں۔ ہیکلوں اور مسجدوں میں سے خارج کر دِئے گئے ہیں۔

آج کے سبق کے شروع میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسُوع مسیح اُس خارج شدہ شخص کی حالت پر غور کر رہا ہے جو اس بھیڑ کی مانند ہے جس کو گلّہ بان نے گلّہ سے خارج کر دیا ہو۔ یہ معاملہ موسم سرما میں واقع ہوا تھا جب یسُوع مسیح یروشلیم میں آیا ہوا تھا (یوحنا ۱۰: ۲۲) جن دنوں میں سخت سردی کی وجہ سے پہاڑوں پر برف پڑتی ہے اور راتیں دراز و تاریک ہوتی ہیں اور جنگلی درندے شکار کی تلاش میں پھرتے ہیں اور گلّہ بان اپنی بھیڑوں کی نہایت احتیاط کرتے اور اُن کو بھیڑخانہ کے اندر محفوظ رکھتے ہیں۔ یسُوع مسیح اِس بیچارے کی حالت پر غور کرتا ہے اور ایک نئے گلّہ۔ نئے بھیڑخانہ اور نئے چرواہے کی تعلیم دیتا ہے جو اُس کی مانند لوگوں کو قبول کریگا۔

سبق

یوحنا ۱۰: ۱-۶۔ سچّے اور جھوٹے چرواہے۔ جس مُلک میں یسُوع مسیح رہتا تھا وہاں کے چرواہوں کی آوازیں ایک دوسرے سے مختلف تھیں جن کو صرف اُنہی کی بھیڑیں پہچانتی تھیں اور اس کو سُن کر یا تو اپنے چرواہے کے پیچھے پیچھے جا کر اُس چراگاہ میں جو وہ اُن کے لئے تلاش کرتا تھا چرتی تھیں یا اُس آواز کی پیروی کر کے اپنے بھیڑخانہ میں داخل ہو جاتی تھیں۔

بھیڑخانہ کے چوگرد اُونچی دیوار ہوتی تھی اور بھیڑخانہ کا دروازہ فقط ایک ہوتا تھا جس کے ذریعہ سے رات کے وقت یا طوفان اور آندھی کے وقت بھیڑوں کو بھیڑخانہ میں داخل کیا جاتا تھا تاکہ وہ سردی کی شدت اور جنگلی درندوں سے محفوظ رکھی جائیں۔ فقط چرواہا جو بھیڑخانہ کا مالک ہوتا تھا اس دروازہ کے کھولنے کا حق رکھتا تھا۔ اکثر اوقات چرواہا خود دروازہ کے سامنے لیٹ جاتا تھا تاکہ چور اندر داخل نہ ہو سکے۔ یسُوع مسیح خود زندہ دروازہ ہے۔

آیات ۷-۱۰۔ بھیڑوں کا دروازہ۔ اِن آیات میں خداوند یسُوع مسیح اپنے اُس کلام کی تشریح کرتا ہے جو اُس نے بھیڑخانہ اور چوروں کے متعلق جو دیوار پھاند کر اندر داخل ہوتے ہیں فرمایا۔ اُس نے فرمایا کہ فقط اُس کے ذریعہ سے ہی (جس طرح بھیڑخانہ کے دروازہ کے ذریعہ سے) چرواہے کا کام شروع کیا جا سکتا ہے یعنی روحوں کے چرواہے بننے کا کام۔ وہ بنی اسرائیل کے ہادیانِ دین کو چور اور ڈاکو کہتا ہے جو الٰہی دروازہ سے نہیں بلکہ دیوار کُود کر اندر داخل ہوئے۔ اور واقعی آپ پڑھ چُکے ہیں کہ کس طرح اُنہوں نے خدا کے دُعا کے گھر کو "چوروں کی کھوہ" بنا لیا تھا (مرقس ۱۱: ۱۷) سچے اور حقیقی چرواہے جو خدا کے دروازہ یعنی خود یسُوع مسیح کے ذریعہ سے اندر داخل ہوتے ہیں پہلے خود اُس کے ذریعہ سے نجات حاصل کرتے ہیں پھر اندر باہر آجا کر بھیڑوں کے لئے خوراک مہیّا کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی یہی حال ہے فقط یسُوع مسیح کی دعوت اور اُس کی اجازت اور طاقت کے ذریعہ سے ہماری کلیسیاؤں کے پاسبان ہماری روحوں کو غذا دے سکتے ہیں۔ چور فقط چوری کرنے اور ہلاک کرنے کے لئے آتا ہے اور چرواہا خوراک پہنچانے اور زندگی بخشنے کے لئے۔

آیات ۱۱-۱۵۔ اچھا چرواہا۔ وہ چرواہا جو رات کے وقت دروازہ کے سامنے لیٹ کر اپنی بھیڑوں کی حفاظت کرتا ہے ضرور چراگاہوں کے درمیان ان کو جنگلی جانوروں سے بچانے میں اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہ کریگا۔ خداوند یسُوع مسیح کے بندے یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ اپنے خداوند کو اُس چرواہے کی مانند تصور کریں جو بھیڑوں کا مالک ہو جس کی آواز وہ پہچانیں اور جن کو وہ نام بنام لیکر بُلائے اور جو زندگی کی راہ میں اُن کی رہنمائی کر سکے۔ آپ اچھے چرواہے کی مدح و تعریف میں بہت سے گیت اور بے شمار غزلیں پائینگے اور بہت سی ایسی خوبصورت تصویریں بھی موجود ہیں جو اچھے چرواہے کی یاد کو تازہ کرتی رہتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ ہم کو اس کی وہ تصویر پسند ہے جو اُس نے خود کھینچی جس میں وہ چرواہے کی صورت میں اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔

یہاں ہم یسُوع مسیح کو اپنی مَوت کا بیان کرتے اور اُس بیان کی تشریح کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنے بندوں کو زندگی بخشنے کے لئے اپنی جان دینے کو تیار ہے۔ ہم اس کی مَوت سے متعلق برابر اشارے پاتے رہے ہیں۔ آپ کو وہ عجیب لقب یعنی "خدا کا برّہ" یاد ہے جس سے اس بات کا اشارہ ہوتا ہے کہ وہ "نجات بخشندہ ہے لیکن اپنی جان کو قربان کر دینے کے ذریعہ سے نجات بخشتا ہے"۔ اِس مقام میں اِس واقعہ سے متعلق مسیح خداوند کے اپنے الفاظ مرقوم ہیں۔ شاگرد کہتے ہیں "اے اُستاد کیا تجھ کو جو ہمارا نبی اور بادشاہ ہے ضرور مرنا ہے؟ نہیں نہیں ہرگز ایسا نہ ہوگا" اور یسُوع مسیح اُن کے جواب میں یُوں فرماتا ہے "اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے"۔

آیت ۱۶۔ ایک گلّہ۔ یسُوع مسیح اپنے گلّہ میں نہ صرف اُن

یہودی شاگردوں کو ہی شامل کرتا ہے جو اُس سے محبت رکھنے کے باعث یہودی گلّہ سے خارج کر دیئے گئے تھے (اُس شخص کی مانند جس کا بیان گذشتہ باب میں پایا جاتا ہے) بلکہ دیگر اقوام میں سے بھی بے شمار لوگوں کو اور سب کو باہم ملکر ایک ہونا ہے۔ یسُوع مسیح کے گلّہ میں داخل ہو کر یہ بھول جانا چاہئے کہ ہم مختلف اقوام میں سے آئے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہیں جو اچھے چرواہے کے خُون پاک سے خریدے گئے ہیں۔ کیا آپ نے یسُوع مسیح کے کسی ایسے شاگرد کے ساتھ دوستی کا رشتہ قائم کیا ہے جو کسی دوسری جماعت یا قوم یا کسی دوسرے شہر سے آیا ہو؟

آیات ۱۷ اور ۱۸۔ اچھا چرواہا اپنی مرضی سے اپنی جان دیتا ہے۔
کیا خداوند یسُوع مسیح کی مَوت اس کی رضامندی سے واقع ہوئی؟ اس کا جواب وہ خود دیتا ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یوحنا ۱۰: ۱۴-۱۶ کو از بر کریں۔ یعنی اچھا چرواہا اور ایک ہی گلّہ ہونے کا بیان۔

دُعا جو نوٹ بک میں لکھی جائے۔

اے اچھے چرواہے جس کی بھیڑیں اُس کی آواز سُنتی ہیں اور جو اپنی بھیڑوں کو نام لیکر پکارتا ہے یہ بخش کہ مَیں بھی تیری آواز کو سُنوں اور جہاں تُو مجھے لیجائے میں تیری پیروی کروں۔

اے اچھے چرواہے جو اپنی بھیڑوں کے آگے آگے چل کر اُن کی رہنمائی کرتا ہے یہ عنایت کر کہ مَیں تیری پاک زندگی کے مبارک نقشِ قدم پر چلوں۔

اے اچھے چرواہے جو اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے مَیں تیری پیروی کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں تجھ سے محبت رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اور میری خاطر اپنی جان تک بھی دے دی۔

اے اچھے چرواہے جس نے اپنی جان اور بھیڑوں کے لئے بھی دی تو اُن کو بھی لے آ اور ہم سب کو ایک گلّہ میں شامل کر تاکہ ایک گلّہ اور ایک ہی گلّہ بان ہو۔

تیسواں سبق

یسُوع مسیح کی تعلیم کہ ہم کو رُوحوں سے محبت رکھنا چاہئیے۔

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس لُوقا ۱۰: ۲۵-۳۷ + مقدس متّی ۲۵: ۳۱-۴۶

نظر ثانی اور تمہید۔
گذشتہ اسباق میں آپ اُن تعلیمات پر غور کرتے رہے ہیں جو یسُوع مسیح نے اُن بارہ کو دیں جن کی وہ تربیت کر رہا تھا تاکہ وہ اُس کے بعد اُس کی خدمت کو جاری رکھ سکیں۔ آپ نے اس کے اس اہم اُصول کے متعلق بھی پڑھا ہے جو اُس نے اُن کو اپنی زندگی اور اُن کی زندگیوں میں صلیب برداری کے بارے میں سکھایا تھا (سبق ۲۵ کا آخری حصّہ) آپ نے مسیح کے ایک اَور اہم اُصول کے متعلق بھی پڑھا ہے جو خدا کی معاف کرنے والی محبت اور انفرادی روحوں کے متعلق اس کی فکرمندی سے علاقہ رکھتا ہے (سبق ۲۸) آپ نے یسُوع مسیح کو یہ بھی فرماتے سُنا ہے کہ وہ چرواہے کی مانند بنی آدم کی روحوں کا فکر کرتا ہے۔ اُن

کے لئے خوراک بہم پہنچاتا اُن کو زندگی بخشتا بلکہ اپنی جان تک بھی اُن کے لئے دیدیتا ہے تاکہ وہ زندہ رہیں (سبق ۲۹) یسُوع مسیح یہ سکھاتا ہے کہ محبت درحقیقت کیا شئے ہے وہ محبّت کی اِس تصویر کے لئے اُس بُلبُلِ شیدا کی تصویر نہیں کھینچتا جو اپنے نالہ ہائے عشق میں محو ہو نہ وہ اُس عاشق کی تصویر کھینچتا ہے جو کسی رشکِ پری یا مہ لقا کی چشمہائے مست کے خیال میں مستغرق ہو بلکہ وہ ان سے اعلیٰ اور عمدہ تر موضوع کی تصویر کھینچتا ہے یعنی اُس چرواہے کی جو اپنی بھیڑوں کو جنگلی درندوں سے محفوظ رکھنے میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے یا اُس باپ کی تصویر جس کی بے عزتی کی گئی ہو لیکن جو اپنے باغی اور سرکش بیٹے کے استقبال کو دوڑتا ہے اور پھر تمام شرکائی خاندان کو تحریک دیتا ہے کہ وہ بھی آکر اس کے ساتھ اس کے بیٹے کو خوش آمدید کہنے میں اُس کے شریک ہوں۔ یسُوع مسیح کے نزدیک محبت نہایت عمیق ہے اور خودغرضی اور نفس پرستی کے عنصر سے بالکل مبرّہ ہے اور اُس کو فقط محبوب کی خدمت اور مدد کرنے کی خواہش دامنگیر ہوتی ہے اور یسُوع مسیح کے خیال کے مطابق محبت کا اظہار جذبات کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خدمت کے ذریعہ سے ہوتا ہے مسیح جذبات کی تحقیر نہیں کرتا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ آنسو بہاتا تھا۔ وہ چھوٹے بچوّں کو گود میں لے کر اُن کو برکت دیتا تھا لیکن اس کے نقطۂ خیال کے مطابق جذبات سے محبّت کو نہیں آزمایا جاسکتا بلکہ محبّت کا امتحان خود انکار خدمت سے ہی ہوتا ہے۔

ہم نے محبت الٰہی کی تعریف اور اس کا بیان یسُوع مسیح کی زبانی سُنا ہے۔ اب ہم دیکھینگے کہ وہ اپنے شاگردوں کو کس طرح سے یہ سکھاتا ہے کہ اُن سے کس قسم کی محبّت کی توقع کی جاتی ہے۔

سبق

قانونِ محبّت غیر محدُود ہے

لُوقا ۱۰: ۲۵ و ۲۶۔ عالمِ شرع کا سوال ۔ اِس عالمِ شرع (فقیہ) نے اس خیال سے یہ سوال کیا تھا کہ یسُوع مسیح کا امتحان لے۔ شاید اُسے اُمید ہو کہ کسی مسئلہ شریعت پر جس کا وہ عالم تھا بحث چھڑ جائے اور وہ اُس اُستاد کی لاعلمی کو ثابت کر سکے جو اِس سے پیشتر محض ایک معمُولی نجّار تھا۔ خیر عالم شرع کا خیال کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن اُس کے سوال سے یسُوع مسیح کو موقع مِل گیا کہ اپنے اساسی اصولوں میں سے چند ایک کی تعلیم دے لہذا مسیح سب سے پیشتر اُس کے سوال کو اُسی پر عائد کرتا ہے اور گویا یُوں فرماتا ہے تیرا یہ سوال نہایت اہم ہے اور شریعت سے متعلق تیرا علم اس کی بُنیاد ہے تُو خود جواب دے اور مَیں اِسکے معنے کے سمجھنے میں تیری مدد کرونگا۔

آیات ۲۷۔ ۲۹ ۔ چونکہ بنی اسرائیل کی تعلیم و تربیت کے لئے خدا نے اُن کو شریعت بخشی تھی۔ اِس لئے یسُوع مسیح اس خدا کو اَور زیادہ واضح اور روشن کرنے آیا تھا وہ اِس شریعت کو منسُوخ نہیں کرتا بلکہ اس کے اصل اور پوشیدہ مُعانی کو واضح کرتا ہے۔ یہ فقیہ اُن الفاظ کو جن کو وہ اس وقت اپنی زبان سے نکالتا ہے (بچپن) سے جانتا ہے پس وہ نہایت مایُوس ہو جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ عالمانہ بحث کرنے کے بجائے یسُوع مسیح اس سے کہتا ہے کہ اُن احکام پر عمل کرے جن سے سب واقف ہیں کیا وہ اب تک اُن پر عمل نہیں کرتا رہا؟

آپ کو یاد ہوگا کہ کس طرح پطرس نے معافی کے قانون کو یہ کہکر کہ اگر مَیں اپنے بھائی کو سات مرتبہ معاف کردوں تو کیا میں تیرا یہ حکم پُورا نہیں کرتا کہ اپنے

بھائی کو معاف کرے؟ محدود کرنا چاہا تھا۔ (متی ۱۸: ۲۱) یسوع مسیح نے اس کے جواب میں حدود کو دُور کر دیا اور ایک تمثیل بیان کر کے یہ دکھا دیا کہ کسی شخص کو معاف کرنے سے انکار کرنے کا کوئی حق نہیں۔ پس اب یہ عالمِ شرع یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ ہمسایہ سے درحقیقت کیا مراد ہے جس سے محبت رکھنا ہے۔ اس کو معلوم تھا کہ غالباً اس سے فقط وہ شخص مراد نہیں جس کا مکان اس کے قریب ہو تو کیا اس سے مراد اس کے شہر کے تمام باشندے ہیں؟ لیکن اگر اُن میں سے بعض غیر مُلک۔ غیر مذہب اور غیر قوم میں سے ہوں تو کیا وہ بھی ہمسایہ کہلانے کے حقدار ہیں؟

جس طرح پطرس کے لئے جب وہ معافی کی حد کو قائم کرنا چاہتا تھا مسیح نے حدود کا سوال ہی ہٹا دیا اسی طرح اب عالمِ شرع کے سوال کے جواب میں جو قانون محبت کو محدود کرنا چاہتا ہے یسوع مسیح نے ایک تمثیل سُنا کر اُس کو غیر محدُود بنا دیا۔ اُس نے فرمایا "الٰہی قوانین محض حروف نہیں" بلکہ "وہ رُوح ہیں۔" خدا معافی اور محبت کی رُوح کو غیر محدود ٹھہراتا ہے۔

آیات ۳۰-۳۷۔ یسوُع مسیح کا جواب ۔ یہ یاد رکھئے کہ یہودی کی نظر میں سامری نہایت حقیر اور ناچیز سمجھا جاتا تھا بلکہ وہ اُس سے نفرت کرتا اور اُس کے مذہب کو جھُوٹا اور باطل خیال کرتا تھا اور اسی طرح سامری بھی یہودی کا دشمن تھا۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ خدا کے فرمانِ محبت کے بجا لانے میں مذہب اور ملّت کا خیال نہیں کرنا چاہئے اور کہ خدا چاہتا ہے کہ محبت کا ثبوت ذاتی خدمت سے دیا جائے" یسوع مسیح اس سے بہتر اور پُرزور کوئی اور طریقہ نہ اختیار کر سکتا تھا۔

ہم کس طور سے اس حکم کی تعمیل کر سکتے ہیں کہ "جا تو بھی ایسا ہی کر"؟

(اس مقام پر اُستاد شاگرد کو اُس کی جماعت کے وہ کام جو یسوع مسیح کے احکام سے مشابہ ہیں سمجھا سکتا ہے اور یہ دکھا سکتا ہے کہ مسیحی کلیسیا کو نہ صرف اپنے شرکا ہی کی مدد کرنا ہے بلکہ اُن کی بھی جو اُن کی جماعت سے باہر ہیں یا جن کا مذہب اُن سے مختلف ہے بالخصوص اُن کی جو مظلوم او بیکس و لاچار ہیں۔

عملی محبت کے قانُون سے بنی آدم کا انصاف کیا جائیگا۔

ان گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو بہت سی عجیب و غریب باتیں بتاتا رہا تھا۔ اُس نے اُن کو اپنی تصویر دکھائی جس میں وہ اذیت اور موت کو برداشت کرتا ہے۔ اُس نے ان کو ان کی تصویر بھی دکھائی جس میں ان کو بیکس و بے پناہ دُنیا میں یا بہ الفاظِ دیگر " بھیڑوں کو بھیڑیوں کے درمیان" بھیجتا ہے مگر ان تجویزوں کو سُنکر اُن کے دل کسی قدر کانپ گئے تو یہ کوئی تعجب انگیز بات نہ تھی کیونکہ یہ تجویز آدمیوں کی عام تجویزوں سے اس قدر مختلف تھی کہ یا تو یہ خدا کی تجویز تھی یا کسی دیوانہ کی دیوانگی کا نتیجہ تھی۔

یسوع مسیح نے اپنی تمثیلوں میں سے ایک میں (شاید اپنے شاگردوں کو تقویت بخشنے کے ارادہ سے) اُن کو عاقبت یعنی انسان کے آخری فیصلہ اور انصاف کی ایک جھلک سی دکھائی تھی۔ اِس کے کلام میں جو گویا نغمہ یا سرود کی مانند تھا دو امر نہایت دِلسوز اور دلکش تھے۔ ایک تو یہ کہ اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ اُس روزِ آخر میں وہ اُس کو جو اُن کا خداوند اور دوست ہے تختِ عدالت پر بیٹھا پائینگے۔ دوم یہ کہ اُس روزِ آخر میں وہ یہ معلوم کرینگے کہ اُس کو اُن کے ہر ایک رنج اور اُن کی ہر ایک تکلیف اور مصیبت کا علم تھا

جو اُن کے ایّامِ زندگی میں اُن پر آئیں بلکہ وہ اُن میں سے ہر ایک کو اس طرح محسوس کرتا ہے گویا کہ وہ خود اُس پر آئیں۔ آج ہم اُس بیان کو پڑھینگے جو دُنیا کے آخری انصاف اور فیصلہ کے متعلق یسُوع مسیح کے الفاظ میں مرقوم ہے۔

متی ۲۵: ۳۱-۳۳ - دُنیا کی تمام اقوام کا انصاف ہوگا۔ مُنصف بھیڑوں کو بکریوں سے کس بنا پر جُدا کرتا ہے؟ کیا اُن کے مذہب کی بنا پر؟ نہیں بلکہ اُن میں سے اکثروں کو تو سچے اور برحق مذہب کے متعلق علم حاصل کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

آیات ۳۴-۴۰ - عملی محبت کا امتحان - وہی روحیں انعام کی حقدار ہوتی ہیں جن کی محبت خدمت میں ظاہر ہوتی ہے خصوصاً ایسے لوگوں کی خدمت کرنے میں جو اُس کے عوض میں کچھ بھی نہ دے سکیں۔ ایسی خدمت نہیں جو روزِ حساب کے وقت انعام و صلہ حاصل کرنے کے لئے کی گئی ہو کیونکہ "راستبازوں" کو یہ علم نہ تھا کہ ان کی نیک خدمت سے مُنصف پر کچھ اثر پڑیگا (آیت ۳۷) بلکہ وہ خدمت جو فقط رحمدلی اور محبت کی وجہ سے کی گئی ہو۔

ان دونو باتوں میں سے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت اس طرح یاد رکھی جائے یا یہ کہ یسُوع مسیح جو بادشاہ اور مُنصف ہے اپنے آپ کو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے ساتھ ایک کردے کونسی زیادہ عجیب ہے؟

آیات ۴۱-۴۶ - امتحان میں ناکامیابی - وہ کونسا گناہ ہے جو روزِ محشر میں خدا کے بندوں کو اُن کے خدا سے جُدا کرتا اور اُن کو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ شمار کر دیتا ہے؟ (آیت ۴۱)۔

یہ گناہ خُون کرنا اور کُفر بکنا نہیں ہے بلکہ فقط اُس محبت کی عدم موجودگی

ہے جس کا اظہار خدمت کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ وہ جن کا انصاف کیا گیا ایسے لوگ تھے جن کو معلوم تھا کہ خدا کے دیگر بندے قید میں ہیں یا فاقہ اور سردی کی شدت سے ہلاک ہو رہے ہیں یا بیمار ہیں لیکن اُنہوں نے ان کی کچھ امداد نہ کی اور نہ ہی اُن کے لئے فکرمند ہوئے بلکہ اُن کو دوسروں کے بھروسہ پر چھوڑ کر خود وہاں سے چلتے بنے۔ اُن میں شخصی خدمت اور ایثارِ نفسی اور خود انکاری کا نام تک بھی نہ تھا۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ متی ۲۵: ۴۰ کو حفظ کریں۔

آپ اپنے اُستاد سے دریافت کریں کہ آپ اپنے "ان چھوٹے سے چھوٹے بھائیوں" میں سے کسی کے لئے کونسی محبت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

دُعا جو نوٹ بُک میں لکھی جائے

جب کبھی آپ کسی ایسے شخص کے لئے کوئی محبت کی خدمت کرتے ہیں جو اس کا صلہ دینے کے قابل نہیں ہوتا تو اپنے دل میں یُوں کہئے۔

"اے خدا فلاں شخص کے لئے جس کو تُو اپنے بھائیوں میں سے ایک کہتا ہے میری محبت کی خدمت کو قبول کر اور اُس کے لئے میری محبت کو روز بروز مضبوط کرتا جا۔"

اکتیسواں سبق

یسُوع مسیح اور بیت عنیاہ کے دوست

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس لوقا ۱۰: ۳۸-۴۲ + مقدس یُوحنّا ۱۱

نظرِ ثانی اور تمہید۔

(اِس نظرِ ثانی کا بغور مطالعہ کریں تاکہ آپ آئندہ اسباق کو بخوبی سمجھ سکیں)

متی ۱۶: ۲۱ کو دوبارہ پڑھیں اور بغور دیکھیں کہ وہاں خداوند یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو اپنی مَوت کے بارے میں کیا کہا اُس نے کن دشمنوں کے متعلق بیان کیا جو اُس کی اذیت اور مَوت کا باعث ہونے کو تھے؟ یہ قوم کے علماء کیوں یسوع مسیح کے برخلاف تھے؟ اُس پہلے فساد پر نظر ڈالئے (یوحنا ۲) اور لُوقا ۵: ۱۷ و ۲۱ کو دیکھئے جہاں وہ لوگ حسد سے بھرے ہوئے مسیح کو بے عزّت کرنے کی انتظار میں تھے۔ پھر یوحنا ۶: ۴۱ و ۵۲ و ۶۴ کی علانیہ مخالفت کو بھی دیکھئے۔ یہ صاف عیاں ہے کہ خداوند یسُوع مسیح کے دُشمن بے شمار تھے جو لوگوں پر اس کا اختیار دیکھکر اُس سے حسد کرتے تھے اور اس کی دلیرانہ تقریروں کو سُنکر اور گنہگاروں اور محصُول لینے والوں کے ساتھ اس کا پُر رحم سلوک دیکھکر اور اُس کے مسیحائی دعوےٰ کو سُنکر غضب کی آگ سے بھڑک اُٹھتے تھے (مسیح کے دلیرانہ الفاظ کو دوبارہ پڑھئے جو اُس نے شمعون فریسی سے کہے تھے۔ لُوقا ۷: ۴۴ و ۴۵) یہ ہادیانِ دین یسُوع مسیح کی مَوت سے ضرور خوش ہوتے

یروشلیم اور اُس کے گردو نواح میں مسیح کے لئے خطرہ تھا کیونکہ وہ لوگ ہیکل کے گرد جمع ہوتے تھے جیسے کہ آجکل بھی مُلک فلسطین کے علماء جامع مسجد کے چوگرد جمع ہوتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ یسُوع مسیح کو یروشلیم سے کس قدر اُنس تھا اور وہ اپنے ایّامِ طفولیت میں ہیکل کو "میرے باپ کا گھر" کہا کرتا تھا۔ یہ نہایت افسوسناک بات ہے کہ وہ جو اس شہر سے اِس قدر محبّت رکھتا تھا جب کبھی وہاں جاتا تھا ہمیشہ دُشمنوں سے محصُور ہو جاتا تھا۔ ہم یہ دیکھکر شکر گذاری کی رُوح سے بھر جاتے ہیں کہ یروشلیم سے کچھ فاصلہ پر ایک مکان تھا جس کے رہنے والے خداوند کے ساتھ حقیقی محبّت رکھتے تھے اور اُس کے وفادار دوست تھے اور اُن کے گھر میں ہمیشہ ہمارے خداوند کو آرام نصیب ہوتا تھا۔ آپ اِس چھوٹے سے خاندان کے شُرکاء کے نام یُوحنّا ۱۱: ۱ میں پائینگے۔ یہ سب خداوند سے محبّت رکھتے اور اُس کو قبُول کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔

سبق۔

لُوقا ۱۰: ۳۸-۴۲۔ ایک تصویر جس میں خداوند اپنے دوستوں کے درمیان ہے۔ یسُوع مسیح نے نمونہ پیش کیا اور اُس کے پیرؤں نے اس سے سیکھ لیا کہ کس طرح مردوں اور عورتوں کے درمیان پاک رُوحانی رفاقت قائم ہوتی ہے۔ اگر آپ کا گھر مسیحی گھر ہے تو آپ کی بیوی اور آپ کی بیٹیاں یہ سیکھ لینگی کہ کس طرح کامل آزادی اور شرم وحیا کے ساتھ آپ کے مسیحی احباب کے ساتھ گفتگو کریں اور اُن کے ساتھ دوستی کے رشتہ کو قائم رکھیں اور آپ بھی یہ معلوم کرلینگے کہ کس طرح مسیحی مستورات سے عزت اور

دل کی پاکیزگی کے ساتھ بات چیت کریں۔ مرد و زن کے کام دُنیا میں مختلف ہیں لیکن یسُوع مسیح نے یہ ثابت کر دیا کہ رُوحانی معاملات میں دونو یکساں ہیں۔

ان دونو بہنوں میں سے مرتھا مہمان نوازی کی خوشنما مشرقی خوبی کو ظاہر کرتی ہے لیکن اس کی مہمان نوازی مکمل نہیں۔ وہ اپنے دوست کے رو برو دستر خوان پر انواع و اقسام کے لذیذ کھانے چُننا چاہتی ہے اور اس لئے یہ چاہتی ہے کہ اُس کی بہن کھانے تیار کرنے میں اُس کی مدد کرے۔ لیکن کھانے کی نسبت یسُوع مسیح ایک اَور بات کا زیادہ خواہشمند تھا اور وہ حقیقی اور دلی دوستی تھی جس کے باعث دل دوست کے کلام کو سُننے اور اُس کے سمجھنے کے لئے سراسر تیار ہوتا ہے۔ یسُوع مسیح اپنی زندگی میں اکثر اوقات ایسے لوگوں سے باتیں کرتا تھا جو اُس کے کلام کو نہ سمجھتے تھے لہذا مریم کا اُس کے قدموں میں بیٹھنا اور اُس کے کلام پر کان لگانا اُس کو بہت پسند آیا ہوگا۔ اسی طرح مریم کو بھی اپنے خداوند کے زندگی بخش اور پُر لطف کلمات کو سُنکر از حد خوشی حاصل ہوئی ہوگی لیکن مرتھا یہ چاہتی ہے کہ مریم کو خداوند کے قدموں سے ہٹائے تاکہ وہ اُس کی مدد کرے اور اس طور سے وہ گویا خداوند کی خوشی کو دُور کرنا چاہتی تھی۔ خداوند نے فرمایا کہ فقط ایک چیز کی ضرورت ہے اور وہ مریم نے چُن لی ہے یعنی یہ کہ مریم نے وہ بہتر طریقہ اختیار کر لیا ہے جس سے اُس نے اپنے خداوند کا استقبال کیا ہے اور ساتھ ہی اس کے اپنی رُوح کو بھی سیر اور آسودہ کر لیا ہے۔

اگر آپ کا گھر مسیحی گھر ہے تو جس وقت آپ کے مکان پر آپ کے پاسٹر صاحب یا دیگر مسیحی احباب تشریف لائینگے تو اُمید ہے کہ اُس وقت آپ خداوند یسُوع مسیح کے الفاظ کو یاد رکھینگے اور اپنی خواہش کو مہمان کے رو برو

عُمدہ اور پُر تکلف کھانے رکھنے کے بجائے ان کے پاس بیٹھنے اور رُوحانی دوستی اور رفاقت میں شریک ہونے دینگے اور جو کچھ سیدھا سادہ کھانا اس وقت آپ کے گھر میں موجود ہوگا اُس کو اپنے مہمانوں کے آگے رکھ دینگے۔

یُوحنا ۱۱: ۱-۳۔ بہنوں کا پیغام۔ بیت عنیاہ یروشلیم سے کچھ فاصلہ پر کوہ زیتون پر واقع تھا۔

(نوٹ۔ ابتک ہم نے اس واقعہ پر جو آیت ۲ میں مرقوم ہے غور نہیں کیا۔ اس کو اُس بدکار عورت کے بیان سے جو لُوقا ۷ میں درج ہے نہ ملا دیں)

بہنوں کے پیغام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کو اپنے اُستاد اور اپنے دوست پر کامل اعتماد تھا۔ ان کا بھائی ایسے موقع پر بیمار ہُوا جب یروشلیم میں خداوند کے دُشمن اُس کی جان کے خواہاں تھے۔ اس لئے وہ یروشلیم سے بہت دُور دریائے یردن کے اُس پار صحرا میں اپنے بارہ شاگردوں کو اپنی آخری تعلیم دے رہا تھا۔

آیت ۴۔ یسُوع مسیح کا پیغام۔ وہ پیغام جو خداوند نے ان دو بہنوں کو بھیجا نہایت عجیب تھا اور جس وقت وہ اپنے بھائی کے بستر مرگ کے قریب اس کے آخری لمحوں کو گذرتے ہوئے دیکھ رہی تھیں وہ پیغام اُن کے کانوں میں گونج رہا تھا۔ یسُوع مسیح ان بہنوں کے جو اس سے محبت رکھتی تھیں ایمان کی نہایت زبردست آزمائش کر رہا تھا یعنی یہ کہ گو وہ اپنے بھائی کو اپنی آنکھوں کے سامنے موت سے مغلوب اور بے حس و حرکت پڑا دیکھیں تو بھی خدا کے کلام پر ایمان رکھیں۔

آیات ۵-۱۶۔ بدیر روانگی۔ حالانکہ خداوند کو بخوبی معلوم تھا کہ

لعزر بیمار ہے بلکہ قریب المرگ ہے تو بھی اس کے جانے میں دیر کی اور اپنے شاگردوں کو باطمینان تعلیم دیتا رہا اور ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کی وجہ سے غالباً یروشلیم جانے سے دریغ کریگا۔

آخرکار جب خداوند نے اپنا ارادہ اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا تو انہوں نے کہا۔ یروشلیم کے قریب جانا محض دیوانہ پن ہے۔ اس کے جواب میں خداوند نے فرمایا کہ انسان کی زندگی گویا دن کے بارہ گھنٹوں کی مانند ہے جو کام کے لئے وقف کئے گئے ہوں جب تک اس دن کا کام ختم نہ ہولے موت اس کو یعنی خداوند کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

خداوند یسوع مسیح اس مقام پر اپنے شاگردوں کے ایمان کو آزماتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اپنے خداوند کے ساتھ معرضِ خطر میں ڈالنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس تمام باب کی کلید یسوع مسیح کے وہ الفاظ ہیں جو آیت ۱۵ میں مرقوم ہیں یعنی "تاکہ تم ایمان لاؤ"۔ وہ مریم۔ مرتھا اور اپنے شاگردوں کو یہ سکھانا چاہتا تھا کہ موت کے وقت بھی وہ اُس پر ایمان رکھیں۔ یہ نہایت مشکل امتحان تھا۔ مسیح کی صورت تبدیل ہو جانے کی مانند یہ بھی ایک طریقہ تھا جس سے یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو اس مشکل تر امتحان کے لئے تیار کیا جو اُن کے خداوند کے مصلوب ہونے کے بعد اُن پر آنے والا تھا۔

آیات ۱۷-۲۷۔ مرتھا کا امتحان۔ گھر اُن مہمانوں سے پُر ہے جو ماتم پرسی کے لئے آئے ہیں لیکن چست اور ہوشیار کام کرنے والی مرتھا یہ سنتے ہی کہ خداوند آیا ہے مہمانوں کو مریم کے سپرد کرکے فوراً اُس کے استقبال کو باہر دوڑ جاتی ہے۔ خداوند پر اس کا وہی پرانا ایمان برقرار ہے یعنی وہ ایمان جس نے بھائی کی بیماری کے وقت اس کو خداوند کو بلوانے

کی تحریک دی تھی۔

اُس وقت خداوند مرتھا سے ایک نئی بات طلب کرتا ہے۔ خداوند کے نزدیک لعزر مرا نہیں بلکہ وہ عالمِ ارواح میں ہے اور وہ اُس کو وہاں سے پھر بلانے کو ہے تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ خداوند مسیح زندگی کا مالک بلکہ خود زندگی ہے لیکن مرتھا کا غمزدہ دل اس بات کے سمجھنے کے قابل نہیں پس جس قدر ایمان کے وہ قابل ہے اس کو وہ اپنے خداوند پر ظاہر کر دیتی ہے (آیت ۲۷) اور خداوند اس سے خوش ہو جاتا ہے۔

آیات ۲۸-۳۸۔ خداوند کا مریم کے ہمراہ قبر پر جانا۔ جب مریم کو جو یروشلیم سے آئے ہوئے مہمانوں کے درمیان رنجیدہ بیٹھی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند اس کو بلاتا ہے تو وہ اس کو ملنے جاتی ہے اور اس کو دیکھتے ہی وہی الفاظ بول اُٹھتی ہے جو اس کی بہن نے کہے تھے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جب اُن مصیبت کے دنوں میں بہنیں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بھائی کو موت کا شکار ہوتے ہوئے دیکھتی ہونگی تو آپس میں ایک دوسرے سے یہ کہتی ہونگی "اگر ہمارا خداوند یسوع آ جائے تو ہمارا بھائی نہ مریگا" اور اُس کی موت اور اُسکی تجہیز و تکفین کی رسوم کے ادا کئے جانے کے بعد وہ ضرور یہ کہتی ہونگی "اگر خداوند یسوع آجاتا تو ہمارا بھائی نہ مرتا"۔ ان الفاظ سے خداوند پر ان کا ایمان ظاہر ہوتا ہے لیکن خداوند ان سے اس سے زیادہ ایمان طلب کرتا ہے یعنی ایسا ایمان جس کے ذریعہ سے اُس وقت بھی اُس پر کامل اعتماد رکھا جائے جبکہ بظاہر ایسا معلوم ہو کہ وہ موت کو فتحیاب ہونے دیتا ہے۔

یہ ذکر ہرگز نہیں کیا جاتا کہ خداوند اپنے لئے رویا بلکہ وہ اس لئے رویا

کہ اُن سے محبت رکھتا تھا۔

آیت ۳۷ کے تنقیدی الفاظ جو قدرتاً لوگوں کی زبانوں سے نکلے ضرور خداوند کے گوشِ دل میں گونجتے ہونگے۔ مسیح دیدہ و دانستہ مصیبت کے ایام ان کے سر پر لایا تھا تاکہ خدا کا جلال ظاہر کرے اور اُن کی خوشی اور ان کے ایمان کی تقویت کے لئے کامل ایمان کا بیش بہا پھل پیدا کرے۔ لیکن یہ ممکن نہ تھا کہ اُس کے دوستوں پر اس قدر مصیبت اور تکلیف آئے اور وہ اُس کو محسوس نہ کرے۔

آیات ۳۹-۴۲-ایمان کا اعلیٰ ترین امتحان "پتھر اُٹھاؤ" امتحان تھا۔ حاضرین کی نظر میں وہ دیوانگی کا فعل تھا لیکن جو خداوند پر کامل ایمان رکھتے تھے ان کے نزدیک یہ ایک بڑا عقل کا کام تھا۔ آیت ۴۲ سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح بخوبی جانتا تھا کہ یہ ایمان کا امتحان ہے اور اسی ایمان پر اُن تمام غمزدہ رُوحوں پر خدا کے جلال کا ظاہر ہونا منحصر تھا۔ جبتک یسُوع مسیح ان لوگوں میں جن کی خاطر وہ کچھ کرتا تھا ایمان نہ پاتا تھا وہ کوئی معجزہ نہ کرتا تھا۔ چار دن کے بعد پتھر کو اُٹھانا اس امر کا نشان تھا کہ اُن لوگوں نے اپنی عقل کی ہدایت کو یسُوع مسیح کی ہدایت کے لئے برطرف کر دیا۔

یسُوع مسیح نے اپنے آسمانی باپ کا علانیہ شکریہ ادا کیا کیونکہ اُس نے اُس کی دُعا سُنی۔ اس کی درخواست کیا تھی؟ یہ نہیں کہ اُس کو مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت ملے کیونکہ اس کے متعلق تو اس کو مطلق شک نہ تھا بلکہ اس لئے کہ خدا نے اس کے دوستوں کے لئے اس کی سفارش کو سُنا اور اُن کو ایسا ایمان عطا فرمایا جو سب کچھ یقین کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔

آیات ۴۳-۴۴ "گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہیگا۔"

آیات ۴۵-۴۶-دو نتیجے۔ ایمانداروں کی زیادتی اور اس کے ساتھ ہی مخالفت کی بھی زیادتی۔

آیات ۴۷-۵۷-ایک آدمی اُمت کے واسطے مرے-اب خُفیہ طور پر نہیں بلکہ علانیہ مجمع کی صورت میں (یعنی مجلس مشیوخ) اس کے دُشمن اس کے قتل کا فیصلہ کرتے ہیں اور لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ یسُوع مسیح کو اُس کے دُشمنوں کے حوالہ کر دیں۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یسُوع کے وہ الفاظ جو اُس نے مرتھا سے فرمائے حفظ کریں۔ یوحنا ۱۱: ۲۵ و ۲۶۔

الفاظ جو نوٹ بک میں لکھے جائیں اور دل میں زندہ اور موت پر فتحیاب یسُوع سے لیے جائیں۔

اے خداوند تو نے اپنے آپ کو مریم۔ مرتھا اور لعذر کے محبت رکھنے والے دوست اور اُن کے مہمان کی صورت میں دکھایا ہے۔

میری مدد کر تاکہ مَیں بھی ایسا گھر بناؤں جہاں تُو ایسے دل پائے جو تیرا استقبال کرنے کو ہر وقت تیار رہیں۔

اَے خداوند تُو نے یہ دکھایا کہ تُو اس بات سے خوش ہُوا جب مریم خاموشی کے ساتھ تیرے خیالات میں شریک ہوئی۔

تو مجھے بھی یہ سکھا کہ مَیں خاموشی سے تیرے کلام کو سُنوں اور تیرے پاک خیالات میں تیرا شریک ہوں۔

اَے خداوند تُو اپنے دوستوں کے غم اور ان کی تکلیف کو دیکھکر رویا۔

مجھے یہ سکھا کہ میں تیری محبت پر اعتماد رکھوں۔

اَے خداوند تُو نے یہ فرمایا:۔ قیامت اور زندگی تو میں ہوں اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر بھی جائے تو بھی زندہ رہیگا۔

اَے خداوند میں تیرے کلام پر ایمان رکھتا ہوں تُو میری کم اعتقادی کو دُور کر۔

اَے خداوند تُو نے فرمایا "میں زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا اور دیکھ ابدالآباد زندہ رہونگا اور موت اور عالمِ ارواح کی کُنجیاں میرے پاس ہیں"۔

اے خداوند میں تیرے کلام پر ایمان لاتا ہوں تُو میری بے ایمانی کو دُور کر۔

اے یسُوع مسیح صرف تُو ہی اکیلا موت پر فتحیاب ہُوا۔

اے یسُوع مسیح صرف تُو ہی خدا اور باپ کے جلال میں افضل و اعلیٰ ہے۔ تُو قیامت اور زندگی ہے۔

اے پاک اور قادر خدا تُو قدوس اور ازلی و اَبدی ہے۔ اے مسیح تُو جلال کا بادشاہ ہے۔

بتیسواں سبق

یروشلیم کو جانا۔ پیروی کی قیمت

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس مرقس ۱۰: ۱۷-۳۱+ مقدس لُوقا ۱۴: ۲۵-۳۵

نظرِ ثانی اور تمہید۔

یوحنا ۱۱: ۴۷-۵۷ کے آخری حصہ کو دوبارہ پڑھیئے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ یسُوع مسیح کی کس قدر سخت مخالفت ہوتی تھی۔ تمام لوگ یہ دریافت

کر رہے تھے کہ وہ اِس سال عیدِ فسح کے لئے یروشلیم کو آئیگا یا نہیں (آیت ۵۵ و ۵۶)۔ اگر وہ آئے تو وہ گویا اپنے آپ کو اپنے اُن دُشمنوں کی نذر کر دیگا جو اُس کو قتل کرنے کی تجویزیں سوچ رہے تھے۔

یسُوع مسیح اِس وقت پھر مُلک کے شمالی حصّہ میں ہے جہاں اُس کے دُشمن اس قدر زور میں نہیں لیکن وہ یروشلیم کو جاتا ہے۔ مرقس ۱۰: ۳۲ کو پڑھکر سبق کو شروع کیجئے۔ اُس کے شاگرد اُس کی پیروی کرتے اور اپنے آپ کو اُس کی خاطر معرضِ خطر میں ڈالتے ہیں لیکن مسیح نے اُن کو اس امر سے آگاہ کر دیا تھا۔ جب خداوند یروشلیم کو آخری مرتبہ جا رہا تھا تاکہ اپنی جان بنی آدم کے لئے فِدیہ میں دے اُس وقت سفر کے دَوران میں جو گفتگوئیں ہوئیں اور جو واقعات پیش آئے ان کا بیان اِس سبق میں مذکور ہے۔ وہ سفر کے ایّام میں اکثر اوقات لوگوں کے ہجوم سے گھِر جاتا ہے کیونکہ ان دنوں زائرین تمام اطراف و جوانب سے یروشلیم کو جا رہے ہیں لیکن صلیب کی حقیقت کا مقابلہ کرنے میں وہ بالکل اکیلا اور تن تنہا ہے۔ یہ حقیقت اس کے کم فہم شاگردوں کے نزدیک فقط لفظی طور پر ایک ایسی خوفناک چیز ہے جس سے اگر ممکن ہوتا تو وہ بخوشی اپنی توجہ پھیر لیتے۔

سبق۔

مرقس ۱۰: ۱۷ اور ۱۸۔ دولتمند شخص جو پیروی کرنا چاہتا ہے۔

"جب وہ باہر نِکل کر راہ میں جا رہا تھا" یعنی جب مسیح اپنا دن کا سفر شروع کر رہا تھا اس شخص کا شوق اور اس کی آرزو اور تمنّا اس امر سے ظاہر ہوتی ہے کہ اُس نے اپنی امیرانہ پوشاک یا عزت کا خیال نہ کیا بلکہ راہ میں یسُوع مسیح کے آگے گھُٹنے ٹیکے۔ لفظ "نیک" جو بطور صفت استعمال کیا گیا ہے مزامیر

میں بھی آیا ہے۔ ہمارا خداوند اکثر اوقات سوال کرنے کے ذریعہ سے لوگوں کو بیدار کیا کرتا تھا یہاں بھی وہ ایسا ہی کرتا ہے اور کہتا ہے "تُو کیوں میرے لئے ایک ایسا لفظ استعمال کرتا ہے جو توریت میں فقط خدا کے لئے استعمال ہوتا ہے"؟ شاید مسیح نے اپنے شاگردوں کے خیال سے یہ کہا ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ یہ چاہتا ہو کہ اُس کے شاگرد یہ جان لیں کہ وہ واقعی لفظ نیک کا مستحق ہے کیونکہ وہ اُس خدائے برتر کا بیٹا ہے جو حقیقی معانی میں لفظ نیک کا مصداق ہے۔

آیات ۱۹ و ۲۰۔ یسُوع مسیح اُس شخص سے کہتا ہے "خدا نے اپنے احکام کے ذریعہ سے تیری ہدایت کی ہے کہ تُو کس طرح اُس کی مرضی کے مطابق عمل کرے۔ جب تک تُو اُن کو بجا نہ لائے تجھے اَور کسی قسم کے صلاح ومشورہ کی ضرورت نہیں" اور وہ شخص شاید مسیح کے ان گہرے معنوں کو جو مسیح ان احکام سے منسوب کرتا ہے نہ سمجھتے ہوئے یُوں کہتا ہے کہ اُس نے ایمانداری سے ان احکام کی تعمیل کی ہے۔

آیات ۲۱ و ۲۲۔ یسُوع مسیح اُس کو بغور دیکھتا ہے اور چونکہ اُس کو معلوم ہے کہ اس شخص نے ایمانداری سے کوشش کی ہے اس لئے اُس سے محبت رکھتا ہے۔ ممکن ہے کہ اُس نے اُس شخص کو بوسہ دیا ہو جس طرح اکثر یہودی معلم اپنے اُن شاگردوں کو جن سے وہ خوش ہوتے تھے دیا کرتے تھے۔ اس وقت یسُوع مسیح اس کو وہی دعوت دیتا ہے جو اُس نے شمعون۔ اندریاس۔ یعقوب۔ یوحنا اور لیوی کو دی تھی۔ (مرقس ۱: ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ و ۲: ۱۴) اُنہوں نے سب کچھ ترک کر کے اُس کی پیروی کی لیکن یہ امتحان اس امیدوار کے لئے نہایت مشکل تھا پس وہ اس میں وہ ناکامیاب نکلا۔

آیات ۲۳ - ۲۷ ۔ یسُوع مسیح کی پیروی کرنے میں جو مشکل پیش آتی ہے

جب یسُوع مسیح نے دیکھا کہ اُس شخص نے اُس کی دلیرانہ دعوت کو قبول نہ کیا اور لوٹ گیا تو اُس کا دل نہایت رنجیدہ ہوا۔ اُس نے پھر کر اپنے شاگردوں کی جانب دیکھا اور اُن سے کہا کہ دولتمندوں کے لئے میری پیروی کرنا نہایت دُشوار ہے بلکہ نہ فقط دولتمندوں کے لئے بلکہ اُن کے لئے بھی جو زر و مال پر تکیہ کرتے اور متمول اشخاص پر اعتماد کرتے یا تنخواہ یا دُنیوی مرتبہ کے ذریعہ سے خواہ وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو دلی اطمینان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یسُوع مسیح کی پیروی کرنے میں ان سب اشیاء کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔

آیات ۲۸ - ۳۱ - یسُوع مسیح کی پیروی کا اجر۔ "گھر" سے مُراد محض مکان نہیں بلکہ وہ زندگی جو مکان کے اندر بسر کی جاتی ہے یعنی خاندانی زندگی جس کو بہتوں کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ (آیت ۲۷) ممکن ہے کہ یہ دعوت اُن لوگوں کو دی جائے جو کسی غیر مذہب سے نکل کر خداوند مسیح کے قدموں میں آئے ہیں۔ اکثر اوقات ان کو اپنا سب کچھ ترک کرنا پڑتا ہے شاید یہ دعوت ان کو دی جائے جو مسیحی دائرہ کے اندر ہوں جن کو وہ بُلاتا ہے کہ اپنے خاندان کو چھوڑ کر کسی دُور دراز مُلک میں یا کسی خاص طریق سے خداوند کی خدمت کریں۔ مسیح کے ہر ایک شاگرد کو اس دعوت کو قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

موجودہ زندگی میں اس پیروی کا اجر عجیب و غریب باہمی مسیحی محبت و رفاقت ہے۔ ہمارے خداوند کا یہ مقصد تھا کہ تمام مسیحی آپس میں بھائی ہوں اس لئے اُس کے شاگردوں کو ہر مسیحی ماں میں "ماں" اور ہر مسیحی خاندان میں "بچے" اور ہر مسیحی گھر میں "گھر" تلاش کرنا چاہئے۔ اگر آپ مسیحی ہیں تو آپ کو اس حقیقت کو سچ ثابت کرنا ہے لیکن دوسروں سے محبت

اور خوش آمدید کی صداؤں کی توقع کرنے سے نہیں بلکہ خود مسیحی خاندان کے
ہر ایک شریک سے محبت رکھنے اور اُس کا استقبال کرنے کے ذریعہ
ہے۔ ہمارے خداوند نے فرمایا کہ اس عام محبت کے ساتھ تمام تکلیفیں
بھی وابستہ ہیں اور ایذا اور مصیبت کو برداشت کرنا ہوگا اور اس کا بدلہ
اس زندگی میں نہیں بلکہ "آنے والی زندگی" میں ملیگا۔
لُوقا ۱۴: ۲۵-۳۵۔ اجتناب کُلّی کے مطالبہ کے متعلق یسُوع مسیح
کا مزید بیان۔ یعنی وہ گویا لوگوں کے ہجوم کو اس امر سے آگاہ کرنا چاہتا
تھا کہ اُس کی پیروی کرنا زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔
لفظ "دُشمنی" کے مفہوم کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ یسُوع مسیح نے
اور سب لوگوں کی نسبت ہم کو گہری اور بے نفس محبت کی زیادہ تعلیم دی
ہے۔ ہم یسُوع مسیح کی جماعت میں ایسی پُر محبت خاندانی زندگی کو دیکھتے
ہیں جس کی مثال دُنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ لیکن یہ بات فقط اِس شرط پر
منحصر ہے کہ یسُوع مسیح اور خدا کی بادشاہی کا حق سب سے افضل اور برتر
سمجھا جائے۔ ایک مرتبہ جب خدا نے ایک ایسے شخص کو انجیل جلیل کی
خدمت کے لئے بلایا جو خداداد لیاقت اور استعداد کا مالک تھا تو اُس کے
خاندان کے شرکا یہ دیکھکر کہ اُس نے ایک ایسی زندگی سے کنارہ کشی کی
ہے جس کے باعث وہ دنیوی عزت و مرتبہ کو حاصل کرتا نہایت مایُوس
ہو گئے۔ تب اُس شخص نے اپنی والدہ کو ذیل کے الفاظ لکھے" اس وقت
میں خداوند یسُوع مسیح کے لفظ 'دُشمنی' کے معنی کو بخوبی سمجھتا ہوں۔ میرے
اِس دعوت کو قبول کرنے سے اے میری عزیز ماں شاید آپ کو ایسا معلوم
ہوتا ہوگا کہ مَیں آپ سے 'دشمنی' کرتا ہوں۔" اگر خداوند یسُوع مسیح کسی کو

بُلاتا ہے تو اس کے حکم کی تعمیل کرنا ضرور ہے خواہ اس اطاعت و فرمانبرداری
سے ایسا ہی معلوم کیوں نہ ہو کہ آپ اپنے عزیز خاندان سے دُشمنی کرتے ہیں۔
خداوند یسُوع مسیح یہ نہیں چاہتا کہ قیمت کا اندازہ لگائے بغیر کوئی شخص
اس کی پیروی کرے۔ نمک کو متعدد اشیا کے صاف کرنے اور محفوظ رکھنے
کے لئے استعمال کرتے ہیں اور وہ دیگر چیزوں سے بالکل مختلف ہوتا
ہے۔ یسُوع مسیح کی جماعت کو نمک کی مانند بننا ہے اور جو خدمت پُورے
دل سے نہیں کی جاتی وہ ریت ملے ہوئے نمک کی مانند بے سود اور
ناکارآمد ہوتی ہے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ لُوقا ۱۴: ۲۷ و ۳۳ کو حفظ کریں۔
نوٹ بک میں لکھنے کے لئے دُعا:-
اے خداوند ہم تیرے اُن شاگردوں کے لئے تیرا شکریہ ادا کرتے
ہیں جنہوں نے تیری دعوت کو قبول کیا اور سب کچھ ترک کرکے تیرے
پیرو ہو گئے۔
یہ بخش کہ ہم بھی تیری دعوت کی آواز کو سُنکر فوراً تیرے حکم کی تعمیل کریں۔
یہ بخش کہ ہم اپنی صلیب اُٹھا کر تیری پیروی کرنے کو تیار ہوں۔
یہ بخش کہ ہم اپنا سب کچھ چھوڑ کر تیرے شاگرد بن جائیں۔
(نوٹ۔ شاید آپ کو ضرورت محسوس ہو کہ آپ یہ دُعا فقط اپنے لئے
نہ کرنا چاہیں یا شاید آپ اس دُعا کو ان لوگوں کے ہمراہ جن کو خداوند کی طرف
سے دعوت دی گئی ہو اپنے لئے کرنا چاہیں تو بجائے صیغۂ واحد کے آپ

صیغۂ جمع استعمال کریں۔)

تینتیسواں سبق

یروشلیم کو جانا۔ تین وارداتیں

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس مرقس ۱۰: ۳۲ — ۵۲۔
مقدس لوقا ۱۹: ۱ — ۱۰۔

نظرثانی اور تمہید۔

آپ نے گذشتہ سبق میں مسیح کے وہ سخت کلمات سُنے ہیں جن میں وہ یہ فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کی پیروی نہیں کرسکتا جب تک وہ پہلے اپنی سب چیزوں کا نقصان اُٹھانے بلکہ اپنی جان تک قربان کردینے کو تیار نہ ہو۔ اُن دو آیات میں جو آپ نے حفظ کی ہیں اس تعلیم کا خلاصہ پایا جاتا ہے (لُوقا ۱۴: ۲۷ و ۳۳ کو دُہرائیے)

آج ہم یروشلیم کی راہ میں یسُوع کے ہمراہ جاتے ہیں۔ وہ اکیلا اپنے شاگردوں کے آگے آگے جارہا ہے۔ وہ اپنی طبیعت کو ضبط کئے ہوئے اس راستہ کو طے کررہا ہے (لُوقا ۹: ۵۱) جو واقعات یروشلیم میں ہونے کو ہیں ان کا تمام نظارہ اس کی آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔

سبق۔

مرقس ۱۰: ۳۲-۳۴ - آئندہ مصیبت کی کامل تصویر۔ مسیح کے شاگرد کیوں حیران اور خوفزدہ تھے؟ اس کی وجہ کچھ تو یہ تھی کہ اُن کو

درحقیقت یہ معلوم تھا کہ وہ اپنے آپ کو اپنے خداوند کے ہمراہ معرضِ خطر میں ڈال رہے ہیں اور کچھ وہ غم آلود شان و بزرگی اور دلیری تھی جس کا مشاہدہ وہ اپنے خداوند کی ذات میں کررہے تھے جو اُن کے آگے آگے جاتا تھا اور اپنی آنے والی اذیت اور موت کے تمام ظاہرہ حالات سے واقف تھا۔ اس سے پیشتر مسیح نے اُن آنے والے واقعات کو بالتشریح نہ بیان کیا تھا۔

آیات ۳۵-۳۷- آنے والی بادشاہی میں اعلیٰ ترین مناصب یعقوب اور یُوحنا کی درخواست سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسُوع مسیح کے شاگردوں نے اُس کے کلام کے مطلب کو یا تو سمجھا ہی نہ تھا یا اُس کو سمجھنا نہ چاہتے تھے۔ غالباً اُنہوں نے یہ خیال کیا ہوگا کہ چند ایک تاریک دنوں میں سے اس کو گذرنا ہوگا اور اُس کے بعد ان کا خداوند ان کی قوم کے نجات دہندہ اور بادشاہ کی حیثیت میں درخشاں ستارہ کی مانند چمکیگا اور یروشلیم پر حکومت کریگا۔ وہ اُس کی موت کے خیال کو بالکل لفظ بہ لفظ نہ ماننا چاہتے تھے لیکن وہ چاہتے تھے کہ اُس کے وفادار شاگرد بنے رہیں تاکہ اُس کی شاہانہ ضیافت میں اُس کے دائیں بائیں عزت کی جگہیں حاصل کرسکیں۔

آیات ۳۸-۴۰ - یسُوع مسیح اُن کو ملامت نہیں کرتا۔ حالانکہ اُن کی درخواست میں کسی قدر خودغرضی کی آمیزش ہے تو بھی وہ خداوند کے لئے حقیقی اور سچی محبت سے خالی نہیں۔ وہ محل میں وزیر بننے کے خواہشمند ہیں لیکن اپنے خداوند کے وزیر بننا چاہتے ہیں۔ خداوند ان کی اُس محبت کو قبول کرتا ہے لیکن وہ اُن کی محبت کو خودغرضی سے بلا ہُوا وہ ادنےٰ اجر نہیں دیتا جس کی تلاش میں وہ ہیں بلکہ وہ یہ معلوم کیا چاہتا ہے کہ آیا اُن کی

محبت اعلیٰ تر اور بہتر بننا چاہتی ہے یا نہیں "کیا تم میرا پیالہ پینے کو تیار ہو یعنی وہ تلخ پیالہ جو میرے سامنے ہے اور کیا تم میرے ساتھ بپتسمہ پانے اور رنج والم اور ذلت وخواری کے اُن گہرے پانیوں میں سے گذرنے کو تیار ہو جن میں سے مجھ کو گذرنا ہے"۔

آیات ۴۱ - ۴۵ - سب کے غلام - باقی شاگرد یعقوب اور یوحنا سے سخت ناراض ہو گئے کیونکہ وہ عزت کی جگہیں اپنے لئے چاہتے تھے۔ شاید ان کی اس ناراضگی سے یہ معلوم ہوا ہو کہ وہ بھی اسی بات کے خواہشمند ہیں۔ یسوع مسیح فرماتا ہے وہی شخص میری بادشاہی میں درحقیقت عزت کی جگہ پائیگا جو اوّل نہیں ہونا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کا غلام ہو"۔ یہ ایک سخت مقولہ ہے لیکن اسی کے ذریعہ سے اُن میں سے ہر ایک شخص اس جگہ کو حاصل کرسکتا ہے جو مسیح کے بالکل قریب ہے اور جس کے آرزومند وہ سب تھے کیونکہ مسیح نے خود ایسا ہی کہا (آیت ۴۵) ایک بات ہے جو مسیح کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا۔ ہم اپنی زندگی اُس کی خاطر قربان کرسکتے ہیں لیکن فقط وہی اکیلا اپنی جان بہتوں کے بدلہ فدیہ میں دے سکتا ہے اور آئندہ سبقوں میں ہم اسی اہم اور گہرے خیال پر غور کرینگے۔

آیات ۴۶ - ۵۲ - نابینا برتمائی - بھیڑ جو مسیح کو گھیرے ہوئے تھی اصل میں اُس کے ہمسفر زائرین کا ہجوم تھا جو یروشلیم کو جا رہے تھے اور اُن میں زیادہ تر خداوند مسیح کے اپنے گلیلی علاقہ کے لوگ شامل تھے جو ہمیشہ اُسی راہ سے گذرتے تھے۔ ابھی یسوع مسیح اپنے آپ کو سب کے خادم کی صورت میں دکھا چکا ہے اور اس وقت وہ اپنے کلام کی صداقت

کو ظاہر کر دیتا ہے۔

اگر کبھی کسی شخص کو غیروں اور بیگانوں کی خاطر تکلیف برداشت نہ کرنے کے لئے معاف کیا جا سکتا ہے تو فقط اُس وقت جب وہ اپنی دلیرانہ موت کا مقابلہ کرتا ہو لیکن حالانکہ خداوند یسوع مسیح کا دل آنے والے دُکھ اور مصیبت کے خیالات سے پُر ہے تو بھی وہ اس نابینا شخص کی خدمت کرنے کو تیار ہے۔

بھیڑ جو موسم بہار میں سفر کررہی ہے نہایت خوش وخرّم ہے (لوقا ۱۸: ۳۵-۴۳) برتمائی بھی اس نئی خوشی کے جوش میں اُن کے ہمراہ عید منانے کو جا رہا ہے۔ یسوع مسیح گلیلی نبی اُن کے درمیان ہے اور اُن کو خیال گذرتا ہے کہ شاید وہ پُرانا زمانہ جبکہ وہ اُن کے بیچ میں شفا بخشنے والے طبیب کی صورت میں چلتا پھرتا تھا اور وہ اس کو اپنا بادشاہ بنانا چاہتے تھے پھر واپس آگیا ہے۔

لوقا ۱۹: ۱-۱۰ - زکائی کا بدل جانا - یہاں یریحو میں ایک اور روح ہے جس کو یسوع مسیح کی مدد کی ضرورت ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ محصول لینے والے کون تھے اور لوگ ان کے متعلق کیا خیال کرتے تھے (سبق ۲۸) چونکہ زکائی رومی حکومت کے لئے محصول جمع کرنے کے سبب سے دولتمند ہوگیا تھا لہٰذا ضرور تھا کہ اُس کے ہم وطن اُس سے متنفر ہوں اور اس لئے اُس کے دل میں یہ خیال تک بھی نہ آیا تھا کہ ایک نبی یا دینی معلّم کبھی اُس کے گھر میں تشریف فرما ہوگا اور نہ ہی یہ بات زائرین کے خواب وخیال میں آئی تھی کیونکہ وہ یسوع مسیح کے جلوس کو ٹھہرا دینے پر بڑبڑانے لگے (اس سے آدھ گھنٹہ پیشتر اُنہوں نے برتمائی کو بھی ڈانٹنا چاہا تھا کیونکہ اُس نے مسیح کو ٹھہرانے کی کوشش کی تھی مرقس ۱۰: ۴۸)۔

یسوع مسیح کی پاک اور پُرمحبت حضوری زکائی کو اس قدر پسند آئی کہ

قبل از ینکہ مسیح اُس کے گھر کے اندر داخل ہو میزبان دروازہ پر ہی کھڑے ہو کر اپنے گذشتہ گناہ یعنی روپیہ کے لئے اپنی محبت کا اقرار کر دیتا ہے ۔ بعد ازیں وہ دولتمند نہیں رہ سکتا لیکن وہ خداوند یسُوع مسیح کی برکت کی دَولت سے دولتمند ہو گیا۔ اہل یہود کے طریقۂ کلام کے مطابق وہ "ابراہیم کا بیٹا تھا یعنے اُس قوم میں سے جو خدا کی برگزیدہ تھی اور جو اس کی برکت کے وعدوں کی مالک تھی"۔ عموماً یہ کہا جاتا تھا کہ محصول لینے والے اپنی قوم کے افراد میں شامل نہ تھے کیونکہ وہ قوم فروش تھے اور اس لئے وہ ابراہیم کی نسل سے د تھے ۔ پس اس خیال کو مدِّنظر رکھتے ہوئے خداوند ایسی برکت چُن لیتا ہے جس سے زکائی کا دل بلغ باغ ہو جاتا ہے۔

آیت ۱۰ کا یسُوع مسیح کی اُس تصویر سے مقابلہ کیجئے جس میں اُس نے اپنے آپ کو ایک ایسے چرواہے کی صورت میں دکھایا ہے جو ایک گمُ شُدہ بھیڑ کی تلاش کرتا ہے۔ حالانکہ خداوند مسیح اپنی جان کی اس عظیم قربانی کے خیال میں محو تھا جو وہ یروشلیم میں چڑھانے کو جا رہا تھا تو بھی وہ تیار ہے کہ راہ میں ٹھہر کر اپنی پُر فہم دوستی سے ایک ایسی روح کو فائدہ پہنچائے جس کو اس کی ضرورت ہے ۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے لیکن اس کی دوستی اختیار کرنے میں گناہ کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ جب آپ اس کو اپنے دل کے اندر آنے کی دعوت دیتے ہیں تو چاہیئے کہ آپ بھی زکائی کی مانند دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ کہیں "گناہ کو ضرور باہر جانا ہو گا تاکہ تُو اندر آسکے"۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ مرقس ۱۰: ۴۴ و ۴۵ کو حفظ کریں۔

دُعا اور غور و فکر کے لئے

یسُوع مسیح یروشلیم کو جا رہا تھا تاکہ اپنی جان بہتوں کے بدلے فدیہ میں دے۔

تو بھی وہ ٹھہرا تاکہ ایک ایسی رُوح کی مدد کرے جس کو اس دُنیا میں سب چیزوں سے زیادہ اس کی دوستی کی ضرورت تھی۔

اُس نے بغیر مانگے اپنی دوستی زکائی کو دی۔

وہ ہمیشہ اسی طرح کرتا ہے۔

وہ اپنی دوستی آپ کے سامنے بھی پیش کرتا ہے لیکن اُس کی دوستی اختیار کرنے میں گناہ کو ترک کرنا پڑتا ہے۔

جب آپ اُس کو اپنے دل کے اندر داخل ہونے کی دعوت دیتے ہیں تو چاہیئے کہ آپ بھی دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ کہیں:۔

اے خدا یہ اور ہاں یہ بھی باہر جائیگا۔

اے خدا مَیں اپنے گذشتہ گناہوں کا معاوضہ دینا چاہتا ہوں۔

اے خدا اگر تُو میرے دل کے اندر آئے تو مَیں غریب بننے کو تیار ہوں (اس مقام پر آپ بخاموشی غور کریں کہ آپ مسیح کو کیا بتائینگے کہ آپ اُس کی حضوری حاصل کرنے کے لئے کیا کچھ ترک کرنے کو تیار ہیں)

خداوند یسُوع مسیح داخل ہونے سے پیشتر یہ فرماتا ہے "آج اس گھر میں نجات آئی۔ یہ میرا بیٹا مر گیا تھا اب زندہ ہے۔ کھو گیا تھا اب مل گیا ہے"۔

چونتیسواں سبق

یسوع مسیح کا بیت عنیاہ میں عشا کھانا اور یروشلیم میں داخل ہونا

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس یوحنا ۱۲: ۱-۱۳ و ۱۶ +
مقدس لوقا ۱۹: ۲۹ - ۴۴ -

نظر ثانی اور تمہید۔

اس سبق میں ہم خداوند یسوع مسیح کے ہمراہ یروشلیم کے سفر کے عین آخر تک جائینگے ۔ وہاں کس طرح اس کا استقبال کیا گیا؟ یوحنا ۱۱: ۵۷ کو دوبارہ پڑھیئے اور معلوم کیجئے۔

مسیح زائرین کے ہجوم کے ہمراہ یریحو سے یروشلیم کی جانب اُس اُونچے راستہ پر چڑھ رہا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ راستہ کے سرے پر یروشلیم کے قریب بیت عنیاہ کے چھوٹے سے گاؤں میں داخل ہوگا آپ کو اس گاؤں کے متعلق کیا یاد ہے؟ (سبق ۳۱) غالباً یسوع مسیح نے اپنی موت سے پیشتر آخری سبت کا دن یہاں ہی گذارا ہو یقیناً اس گاؤں کے لوگوں میں سے کوئی اس کے دُشمنوں کو جو اس کے گرفتار کرنے پر آمادہ تھے یہ اطلاع نہیں دینے کہ وہ اُن کے درمیان ہے آہ! اس خیال سے ہمارے دلوں کو کس قدر راحت ہوتی ہے کہ جب ہمارا خداوند اپنی جان دینے کے لئے یروشلیم کو جا رہا تھا تو راستہ میں بیت عنیاہ کا گھر اُس کی قیام گاہ بنا جہاں وہ بھیڑ سے جدا ہو کر کچھ عرصہ کے لئے اُن کے درمیان رہا

جو اس سے محبت رکھتے تھے۔

سبق

یوحنا ۱۲ - ذی فہم معتقد۔

آیات ۱ و ۲ - ان آیات میں خداوند مسیح کے استقبال کی تصویر موجود ہے

آیت ۳ - ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح مریم نے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا کہ مسیح کے خیالات کو سمجھے اور اُن پر غور کرے اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ جو کچھ اُس کے خداوند پر آنے والا ہے وہ اُس کو معلوم کر لیتی ہے یعنی اس کو معلوم ہے کہ شہر میں خداوند کے دُشمن اُس کی گھات میں ہیں - وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ خداوند نے فرمایا تھا کہ ضرور ہے کہ وہ مارا جائے پس وہ بیش قیمت عطر کے ملنے وقت اپنی زبانِ حال سے اپنے خداوند پر یہ ظاہر کر دیتی ہے کہ وہ اپنی محبت اور عقیدت کا بہترین حصہ اُس پر نثار کرتی ہے لیکن اس کا یہ پوشیدہ فعل چھپ نہیں سکتا کیونکہ وہ نایاب خوشبو آپ اپنا اعلان کرتی ہے۔

آیات ۴-۶ - مسیح خداوند کو وہ بات معلوم تھی جو اَوروں سے پوشیدہ تھی یعنی یہ کہ اگرچہ باہر اُس کی جان کے دُشمن موجود ہیں تو بھی خود اُس کے دوستوں میں سے ایک اس کو گرفتار کروائیگا۔

آیات ۷ و ۸ - مسیح کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو مریم کے اس فعل کے اندرونی معنی اور مناسبت بخوبی معلوم ہیں۔ مرقس ۲۶: ۱۲ و ۱۳ کو پڑھیئے اور اس کا مقابلہ خداوند کی اس پیشینگوئی سے کیجئے جس کے پورا کرنے کی کوشش ہیں اور آپ اس سبق کے سیکھنے وقت کر رہے ہیں۔

آیات ۹ - ۱۱ - جمع ہوتا ہوا ہجوم - ان آیات میں ہم اُس ذی فہم

دل سے پھر کر بھیڑ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہمارے خداوند نے بھیڑ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیر آرام کیا ہے لیکن اب پھر لوگ اس کو آگھیرتے ہیں۔ اِس مقام میں ہم خدا کے دُشمنوں کو اپنے بُرے مقاصد کو اور زیادہ وسیع کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ ایک بے قصور شخص یعنی لعزر کو بھی جان سے مارنا چاہتے ہیں اور اس کی وجہ فقط یہ ہے کہ وہ حسد کی آگ سے جل رہے ہیں۔

آیات ۱۲ اور ۱۳۔ جب یسُوع مسیح بیت عنیاہ میں ٹھہرا تو زائرین جو یریحو کے راستہ سے اُس کے ہمراہ آئے تھے شہر میں داخل ہوئے اور شاید اُن کے ساتھ برتمائی بھی ہو جس نے حال میں ہی مسیح کے دست مبارک سے بینائی حاصل کی تھی اور اُن کی پُر جوش باتوں سے یہ خبر مشہور ہو گئی کہ خداوند یسُوع مسیح آ رہا ہے۔ بہت سے لوگ شہر سے باہر نکل آئے تاکہ اِس کا استقبال کریں۔

لُوقا ۱۹: ۲۹-۳۵۔ شاہی جلُوس۔ اُدھر یروشلیم سے بھیڑ روانہ ہوئی کہ یسُوع مسیح کا استقبال کرے اِدھر خود خداوند نے بھی بیت عنیاہ میں تیاری شروع کی کہ علانیہ طور پر بادشاہ کی صورت میں شہر میں داخل ہو۔

آہ! لیکن کیسا بادشاہ!

یہ بادشاہ جو ابتک ہمیشہ اپنے مقصد زندگی کے پُورا کرنے میں ایماندار رہا ہے اس وقت بھی اپنے اختیار اور طاقت کو استعمال نہیں کرتا۔ لوگوں کے ہجوم میں سے ایک ہاتھ بھی اس کو اس گرفتاری سے بچانے کو نہیں اُٹھتا جو اُس کے لئے مقرر ہو چکی ہے اور ہمارا خداوند اپنے لئے سادہ لوگوں کے خیر مقدم کے سوا اَور کسی قسم کی شان و شوکت نہیں چاہتا۔

یُوحنا ۱۲: ۱۴-۱۶۔ بعد میں جب اُس کے شاگردوں نے اس

سیدھے سادے جلُوس کے متعلق غور کیا تو اُن کو یاد آیا کہ صیون میں، یروشلیم کے حقیقی بادشاہ کی آمد کے بارے میں اِسی طرح مرقوم ہے۔

انبیائی اسرائیل میں سے ایک کے الفاظ جو زکریاہ ۹: ۹ میں درج ہیں پڑھیں "وہ صادق ہے اور نجات اُس کے ہاتھ میں ہے وہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے"۔ انسانی نقطۂ خیال کے مطابق اِس سے پیشتر "حلم" کی صفت اوصاف شاہانہ کے صحیح مفہوم میں شامل نہ تھی۔

لُوقا ۱۹: ۳۶-۳۸۔ خوشی کا نعرہ بُلند کرنے والوں میں دو قسم کے لوگ شامل ہیں۔ اوّل تو وہ جو مسیح کے ہمراہ بیت عنیاہ کی جانب سے یروشلیم کو اُتر رہے ہیں۔ دوم وہ جو یروشلیم سے نکل کر خداوند کے استقبال کو آ رہے ہیں۔

آیت ۳۸ گویا اُس نغمہ کی گونج ہے جو آسمانی مقاموں میں گایا جاتا ہو (مقابلہ کریں لُوقا ۲: ۱۴ سے)۔

آیات ۳۹ و ۴۰۔ فریسی یعنی خداوند مسیح کے دُشمن خود تو بھیڑ کے جوش کو فرو نہیں کر سکتے لیکن یہ اُمید کرتے ہیں کہ یسُوع مسیح ہی اُن کو چُپ کرائیگا۔ ہمارا خداوند بعینہٖ جس طرح اپنی حفاظت کرنے اور اپنے مخالفوں کو ضرر پہنچانے کے لئے بھیڑ کو استعمال نہیں کرتا اِسی طرح وہ اُن کی حمد و تمجید کے نعروں کو بھی بند نہیں کرتا۔ خداوند کے مخالف ان ہر دو باتوں کے سمجھنے میں قاصر رہ جاتے ہیں کیونکہ اگر اُن کے ہاتھ ایسا موقع آجاتا تو وہ بھیڑ کے جوش و خروش اور غیظ و غضب کو یقیناً اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرتے۔

آیات ۴۱-۴۴۔ رحمت و شفقت کا بادشاہ۔ جوش و خروش کے نعروں کے درمیان بادشاہ کی آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔ کیا وہ اپنے لئے رو رہا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اس کا شاہانہ دل اس شہر کے لوگوں کے

لئے رنجیدہ ہے جو اس وقت جبکہ وہ پہاڑی راستہ سے نیچے اُتر رہا ہے روشنیٔ آفتاب میں اُس کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

خداوند کی یہ پیشینگوئی ۷۰ء میں نہایت خوفناک طریق سے رومی فوجوں کے ہاتھوں پوری ہوئی۔

یروشلیم کی آنکھوں سے کیا پوشیدہ تھا (آیت ۴۲)؟

ان الفاظ "تُو نے اس وقت کو نہ پہچانا جب تجھ پر نگاہ کی گئی" کے کیا معنی ہیں (آیت ۴۴)؟

یوحنا ۱: ۹-۱۲ کو دوبارہ پڑھئے اور وہاں ان سوالات کا جواب دیکھئے۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یوحنا ۱: ۱۱ اور ۱۲ کو حفظ کریں۔

برائے دُعا و حمد و تمجید

اپنی نوٹ بُک میں ذیل کے الفاظ یا دیگر ایسے الفاظ لکھیں جن سے آپ اُن لوگوں کے خوش آمدید کے کلمات پر اپنے تعریفی جملوں کا اضافہ کر سکیں جنہوں نے خداوند مسیح کا استقبال کیا تھا جبکہ وہ بنی آدم کے بدلے اپنی جان دینے کے لئے یروشلیم کو جا رہا تھا۔

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام میں آتا ہے۔

اے خدا کے برّہ تُو جو جہان کے گناہ اُٹھائے جاتا ہے ہم پر رحم کر۔

اے خدا کے برّہ تُو جو جہان کے گناہ اُٹھائے جاتا ہے ہم کو اپنی سلامتی عطا فرما۔

مبارک ہے وہ بادشاہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ ہوشعنا!

عالمِ بالا پر جلال ہو۔

مبارک ہے تُو اے بادشاہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں نجات ہے اور جو حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے۔

مبارک ہے تُو جو گذشتہ زمانہ میں اپنے شہر میں داخل ہؤا تھا لیکن وہاں کے حکام نے تجھے قبول نہ کیا۔ جب تُو اس شہر میں داخل ہو تو بخش کہ میں اور میرے سب عزیز تیرے قبول کرنے والوں میں سے ہوں۔

یہ بخش کہ کاش ہمارا گھر بھی بیت عنیاہ کے اُن باشندوں کے گھر کی مانند جنہوں نے تجھے قبول کیا تھا تیرے لئے سلامتی کا مقام ہو ہم کو یہ توفیق عطا فرما کہ ہم بھی اپنا سب کچھ جو ہمارے نزدیک سب سے قیمتی ہے تیرے حضور نذر کر دیں تاکہ وہ تیرے پاک نام کے جلال کے لئے مریم تیری معتقد کے بیش بہا عطر کی مانند محبت کی قربانی ٹھہرے۔

پینتیسواں سبق

آخری عشا

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس یوحنا ۱۳: ۱-۳۰۔ مقدس متی ۲۶: ۲۶-۲۹۔

نظر ثانی اور تمہید۔

آپ کو یاد ہوگا کہ حالانکہ یسوع مسیح کے دُشمنوں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اُس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالینگے تو بھی اس کے یروشلیم میں شاہانہ

طور پر داخل ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک وہ اپنا ارادہ پورا کرنے میں ناکامیاب رہے۔ یسوع مسیح سبت کے روز یروشلیم میں داخل ہوا تھا اور ہمارے سبق کے واقعات جمعرات کے دن واقع ہوئے۔ ہم بطور تمہید اُن باتوں پر غور کریں گے جو ان دو دنوں کے درمیان ہوئیں۔

لوقا ۱۹: ۴۷ و ۴۸۔ اس عرصہ میں یسوع مسیح علانیہ تعلیم دیتا رہا۔ اور عوام کی خفگی اور ناراضگی کی وجہ سے اُس کے دشمن اس کو گرفتار نہ کر سکے (مقابلہ کریں متی ۲۶: ۴ و ۵ سے)۔

اس بات کو نہ سمجھتے ہوئے انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنی مکاری اور اپنے فریب سے مسیح کو ہلاک کر دیں۔ بارہا اُنہوں نے کوشش کی کہ بھیڑ کے سامنے چالاکی سے اُس سے سوال کریں تاکہ وہ اس کے الفاظ کو پکڑ کر لوگوں کے نزدیک اس کے اقتدار کو برباد کر دیں لیکن آپ کو آگے چل کر معلوم ہو جائیگا کہ وہ اس میں بھی ناکام ہی رہے۔ اُن کی آخری شیطانی تجویز یہ تھی کہ وہ مسیح کے قریبی دوستوں میں سے ایک غدّار کی تلاش کریں جو روپیہ کے لالچ سے کسی ایسے تنہا مقام تک اُن کی رہبری کرے جہاں وہ بھیڑ سے جُدا ہو کر آرام یا دُعا کر رہا ہو تاکہ وہاں پہنچ کر وہ اس کو گرفتار کر لیں۔

پس اس طور سے سبت کے دن مسیح کے شہر میں داخل ہونے سے لے کر جمعرات کی شام تک کا عرصہ گذر گیا جس کا ذکر ہم آگے پڑھینگے۔

سبق

یوحنا ۱۳: ۱ و ۲۔ ان دو آیات میں دو دِلوں کی تصویر موجود ہے۔

آیات ۳-۵۔ پاؤں دھونا۔ اُن دنوں میں یہ دستور تھا کہ ہر ایک گھر کا ادنیٰ ترین نوکر مہمانوں کے پاؤں دُھلانے کے لئے پانی لیکر دروازہ

پر کھڑا رہتا تھا۔ اُس کمرہ میں جو خداوند کو اُس کی آخری عشا کے لئے دیا گیا تھا پانی اور تولیہ تو موجود تھا لیکن اُس کے شاگردوں میں سے ایک کو بھی یہ خیال نہ آیا کہ نوکر کی صورت میں ہو کر اپنے بھائیوں کے پاؤں دُھلائے پس اپنے شاگردوں کے لئے یہ کام خداوند یسوع مسیح نے خود کیا اور اُن کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑا جو ہمیشہ کے لئے اُن کے ذہن نشین ہو گیا۔

آیات ۶-۱۱۔ "تو بعد میں سمجھیگا"۔ (آیت ۷) پطرس کے سر میں اب تک غرور سمایا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ سب سے اوّل رہے۔ لیکن بعد میں وہ حلم و فروتنی کا سبق سیکھ لیتا ہے۔ اس واقعہ کے کئی سال بعد یہ شخص جس نے اپنے خداوند کو کمر باندھتے اور اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتے دیکھا تھا اپنے ہم ایمان بھائیوں کو ایک خط میں یوں لکھتا ہے "سب کے سب ایک دوسرے کی خدمت کے لئے فروتنی سے کمربستہ رہو اس لئے کہ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے" (۱ پطرس ۵: ۵)

"جو نہا چکا ہے" (آیت ۱۰) یہاں یسوع مسیح اُس دن کی طرف اشارہ کرتا ہے جب یوحنا نے ان کو دریای یردن میں بپتسمہ دیا تھا جو اس امر کا نشان تھا کہ اُنہوں نے اپنے گذشتہ گناہوں سے توبہ کی ہے اور پاک و صاف ہو گئے ہیں۔ مُدت ہوئی اُنہوں نے توبہ کی تھی اور اپنی زندگیوں کو تبدیل بھی کر لیا تھا لیکن اُن کو اپنے روزمرہ کے گناہوں سے پاک کئے جانے کی ضرورت تھی اور یسوع مسیح اُن کے لئے ایسا کرتا ہے اور نہ صرف اُن کے لئے ہی بلکہ اپنے ہر ایک بندے کے لئے بھی جو اُس سے اس کی درخواست کرتا ہے۔

اب خداوند اس غدّار کے پاؤں بھی دھو چکا ہے (آیت ۱۱) شاید

محبت کا یہ آخری فعل مسیح کی آخری کوشش تھی کہ اُس رُوح کو محبت کے
خلاف گُناہ کرنے سے باز رکھے۔

آیات ۱۲-۲۰۔ اِن آیات میں یسُوع مسیح پاؤں دھونے کے سبق
کی تشریح کرتا ہے۔ آجکل ہم اکثر ایک دُوسرے کے پاؤں نہیں دھوتے
(آیت ۱۴) پھر اور کونسی ادنیٰ خدمات کی جانب آپ کا خیال جاتا ہے جو
اسی قسم کی ہوں؟ کیا آپ نے اس قسم کے حلم و فروتنی کے کام دیکھے ہیں؟
کیا آپ کا اور میرا گھر اس عظیم شرف کو حاصل نہیں کر سکتا (آیت ۲۰)؟

آیات ۲۱-۳۰۔ بے وفائی کی تکمیل۔ لقمہ کا دیا جانا خاص دوستی کا
نشان تھا (آیت ۲۷) چاہئے تو یہ تھا کہ اس فعل سے اس بے وفا شاگرد
کا دل شرمندہ ہوکر محبت سے بھر جاتا اور وہ اپنے اس خداوند کے قدموں میں
گر کر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا اور توبہ کرتا جو اب تک اُس سے محبت رکھتا
تھا۔ چونکہ وہ اس آخری مطالبہ کو جو محبت نے اس کی ضمیر سے کیا تھا رَدّ
کر چکا تھا لہٰذا شیطان کا اختیار اُس پر دو چند ہو گیا اور اس کے خداوند
نے اس کو دوستوں کے دائرہ سے خارج کر دیا۔

متی ۲۶: ۲۶-۲۸۔ غدّار وہاں سے چلا گیا اور اُس کے جانے
کے بعد یسُوع مسیح نے اپنے اور اپنے شاگردوں کے درمیان محبت کے
رشتہ کو قائم رکھنے کا نشان اور رابطہ محبت دیا جو آج تک مروّج ہے
مسیح نے فرمایا کہ توڑی ہوئی روٹی اس کا بدن ہے جو عنقریب ان
کے لئے توڑے جانے کو ہے۔

پیالہ میں اُنڈیلی ہوئی مے اس کا لہو ہے جو بہتوں کے گناہوں
کے لئے بہائے جانے کو ہے۔

یسُوع مسیح نے فرمایا کہ وہ "عہد کا خون" تھا اور اُس کے شاگردوں کو
معلوم تھا کہ اس سے کیا مُراد ہے۔ جب زمانہ سابق میں خدا نے بنی اسرائیل
کو چُن لیا کہ وہ اس کی برگزیدہ قوم ہوں تو اُس وقت ایک قربانی چڑھائی گئی اور
مذبوح کا خون تمام لوگوں پر چھڑکا گیا تاکہ اس بات کا نشان ٹھہرے کہ اُنہوں
نے عہد کیا ہے کہ وہ خدا کی قوم بنینگے۔ (خروج ۲۴: ۱-۱۶) یسُوع مسیح کہتا
ہے کہ وہ اپنے آپ کو قربان ہونے کے لئے نذر کر دیگا اور اُس کے بہائے
ہوئے خون سے خدا اور انسان کے درمیان ایک نیا عہد باندھا جائیگا۔

آگے چل کر آپ کو اس محبت اور یگانگی کے متعلق اور زیادہ بتایا جائیگا
یعنی اس موت اور زندگی کی ضیافت کے متعلق جو پاک شراکت کے نام
سے اب تک یسُوع مسیح اور اُس کے دوستوں کے درمیان منائی جاتی ہے۔
اس وقت یہی کافی ہے کہ آپ دیکھیں کہ مسیح نے کس طرح اپنی زندگی بلکہ خود
اپنے آپ کو اپنے دوستوں کے لئے دے دیا اور کہ اُس کو کس طرح معلوم تھا
کہ وہ اس قربانی کے ذریعہ سے گناہوں کی معافی دے رہا ہے۔ اس کی موت
کسی شہید کی موت نہ تھی بلکہ وہ جانتا تھا کہ وہ نجات کا باعث ٹھہریگی۔ یوحنا ۱۱:
اور مرقس ۱۰: ۴۵ میں جو خداوند کے الفاظ درج ہیں ان کو پڑھئے۔

آیت ۲۹۔ آپ یسُوع مسیح کے بارے میں اس قدر سیکھ چکے
ہیں کہ اس غلط فہمی کی کچھ گنجائش باقی نہیں رہی جس کے باعث بعضوں نے
ضدّ یا شرارت کے طور پر مسیح کے ان الفاظ کے یہ معنی تعبیر کئے ہیں کہ اُس نے
ایک ایسی آسمانی بادشاہی کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں مے نوشی ہوگی۔ کیا جو
کچھ آپ مسیح کے متعلق پڑھ چکے ہیں اس سے آپ کو بھی یہی خیال گذرتا
ہے؟ ہم فصل میں ایک تشریح پیش کرتے ہیں جس پر آپ نہایت ادب

کے ساتھ غور کریں۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یُوحنّا ۱۳: ۱۴ اور ۱۵ کو ازبر کریں۔

جس وقت آپ ان آیات کو سیکھتے ہیں تو نہایت فروتنی اور خاکساری کے ساتھ یہ سوچیں کہ آپ کونسی ایسی خدمت کر سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے آپ یسُوع مسیح کے نقشِ قدم پر چل سکتے ہیں جو سب کا خادم تھا۔

برائے غور و فکر

یسُوع مسیح نے فرمایا "انگور کا یہ شیرہ کبھی نہ پیُونگا اس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت میں نیا نہ پیُوں"۔

زمین پر یسُوع مسیح کا یہ آخری کھانا تھا اب وہ اپنے جسم کو دے دیتا ہے تاکہ وہ کُچلا جائے اور توڑا جائے اور اس کی زندگی بنی آدم کو حاصل ہو سکے یعنی جس طرح انگور کا خوشہ کُچلا جاتا اور اس کا شیرہ بنی نوعِ انسان کو فرحت بخشتا ہے۔ مسیح کی شکستہ زندگی دیگر شکستہ زندگیوں کو طلب کرتی ہے اور اس کی قربانی اور قربانیاں چاہتی ہے اور جب کبھی یہ امر وقوع میں آتا ہے اُس وقت مسیح خدا کی بادشاہی میں نئی شراب پیتا ہے۔ جس طرح سے کہ اس کی زندگی اُنڈیلی گئی تاکہ بنی آدم اس کو پئیں اسی طرح جب لوگ اس کے جواب میں محبت سے اپنی زندگیوں کو اُنڈیلتے ہیں تو مسیح خداوند خدا کی بادشاہی میں نئی شراب پیتا ہے۔ اس کے معنی رفتہ رفتہ محبت اور زندگی کے ذریعہ سے آپ پر واضح ہو جائینگے۔

دُعا جو نوٹ بُک میں لکھی جائے۔

اَے خدا مجھ کو وہ دل عطا فرما جو یسُوع مسیح میں تھا۔
جس نے خادم کی صورت اختیار کی
جس نے اپنے آپ کو فروتن بنایا
جو موت تک بلکہ صلیبی موت تک تابعدار رہا۔
یہ بخش کہ آج میں اس کی عظیم فروتنی کا نمونہ سیکھوں تاکہ اس کے مُبارک نام کا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے جلال ظاہر ہو۔

چھبّیسواں سبق

آخری گفتگو کا خُلاصہ

مقامات برائے مطالعہ۔ مُقدس یُوحنّا ۱۳: ۳۱ تا باب ۱۷۔

نظرِ ثانی اور تمہید

ہم نے مسیح کے آخری کھانے کا بیان پڑھا ہے جو اُس نے اپنے شاگردوں کے ہمراہ کھایا تھا اور اس کے تین نیک کاموں کا ذکر بھی پڑھا ہے جو اس نے اُس وقت کئے تھے۔

(۱) شاگردوں کے پاؤں دھونا۔
(۲) غدّار کو خارج کرنا۔
(۳) پاک عشاء کی روٹی اور مے کا دینا۔

آگے چل کر آپ ان کے متعلق اور پڑھینگے۔

آج ہم اُس گفتگو پر غور کرینگے جو بالاخانہ میں آخری عشاء کے موقع پر ہوئی

یعنی اُس آخری شام کی گفتگو جو یسوع مسیح کے بنی آدم کے لئے اپنی جان قربان
کر دینے سے پیشتر ہوئی۔ رفتہ رفتہ آپ اس شام کے تمام بیان سے واقف
ہو جائینگے جو اناجیل میں مرقوم ہے۔ اس وقت فقط اِتنا کافی ہے کہ آپ اس
گفتگو کے چند ایک خاص نُکتوں کو معلوم کر لیں۔

سبق

یُوحنا ۱۳: ۳۱-۳۵۔ آخری حکم مسیح نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ کوئی آسان
حکم دیتا ہے بلکہ یہ کہ وہ ایک نیا حکم دیتا ہے۔

یہ حکم کن معانی میں نیا ہے؟ کیا بنی اسرائیل کو اس سے پیشتر یہ حکم نہ مل
چُکا تھا کہ وہ ایک دُوسرے سے محبّت رکھیں؟ (لُوقا ۱۰: ۲۶ و ۲۷ کو دوبارہ پڑھیں)
یہ حکم فقط اس جملہ "جیسے میں نے تم سے محبّت رکھی" کے لحاظ سے نیا ہے۔
ذرا خیال کیجئے اور دیکھئے کہ اس سے کیا مُراد ہے۔ یہ الفاظ مسیح نے اُس
وقت فرمائے جبکہ وہ خادم کی صورت میں اپنے شاگردوں کی خدمت کر چکا تھا
اور توڑی ہوئی روٹی اور پیالہ میں اُنڈیلی ہوئی مے اُن کو دے چُکا تھا جو اس امر
کا نشان تھے کہ اس کا بدن اُن کے لئے توڑا جائیگا اور اُس کا خُون اُن کے لئے
بہایا جائیگا۔ یہ باہمی محبت کا پیمانہ تھا جو یسُوع مسیح نے ان کے لئے مقرر کیا۔

یہ نیا حکم ہر ایک اُس رُوح کے لئے ہے جو یسُوع مسیح کے تابع ہوتی ہے
کیونکہ ذات انسانی کے لئے بغیر مدد حاصل کئے اس قسم کی باہمی محبت کے
مطالبات کو پُورا کرنا ناممکن ہے۔ شاید تعریف اور مدح کے موقعوں پر انسانی
طبیعت ایسا کر سکے لیکن یہ کہ وہ ایک واحد محبوب سے نہیں بلکہ ایک پُوری
جماعت کے تمام شرکاء کے ساتھ ایسی محبت رکھے ایک ایسا امر ہے جو طبع
انسانی کی طاقت سے بعید ہے تاوقتیکہ وہ تائید ایزدی نہ حاصل کرلے۔ لیکن

جب وہ مسیح کی ذات سے بہرہ اندوز ہو جاتی ہے تو وہ خود بخود اس کے لائق
بن جاتی ہے۔

یُوحنا ۱۴: ۱۵-۲۰ و ۲۶ و ۲۷۔ رُوح القدس کا وعدہ۔ دوسرا نکتہ
جو آپ اس گفتگو میں پاتے ہیں وہ یہ ہے کہ یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو
بتایا کہ کس طرح طبع انسانی تقویت پاتی ہے۔

اُس نے ان کو بتایا کہ حالانکہ وہ اُن سے رُخصت ہوتا ہے تو بھی ایک
رُوحانی حضوری ان کے پاس آئیگی ان آیات میں جو کچھ مسیح اُس آنے والے
کے متعلق کہتا ہے اُس پر غور کریں:-

مددگار (آیت ۱۶)

سچّائی کا رُوح (آیت ۱۷)

میں تمہارے پاس آؤنگا (آیت ۱۸)

میں تم میں ہوں (آیت ۲۰)

رُوح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا (آیت ۲۶)۔

یہاں ایک ایسا انکشاف ہے جو ایسے رازوں سے متعلق ہے جس
تک ہمارے فہم اور ادراک کی رسائی نہیں لیکن یہ صاف عیاں ہے کہ وہ
رُوحانی حضوری جس کا وعدہ کیا گیا تھا خود یسُوع مسیح کی ذاتی حضوری تھی فقط یہی
ایک تشریح ہے جو اُن پہلے شاگردوں اور اُن کے بعد کے شاگردوں کے تجربے
میں کی جاتی ہے جو یہ محسُوس کرتے ہیں کہ اپنے خداوند کی پیروی کرنے میں وہ
اکیلے نہیں چھوڑے گئے بلکہ جب وہ اپنے آپ کو اُس کے حوالہ کر دیتے
ہیں تو اُن کو اُس کا رُوح بخشا جاتا ہے تاکہ ان کا معاون و مددگار رہو۔ آپ
سبق ۲۴ میں اس تجربہ کا بیان پڑھتے ہیں جہاں مسیح کے شاگردوں میں

ہے ایک یُوں رقمطراز ہے "اس کی معمُوری میں سے ہم نے پایا" اس عظیم اور مقدس حقیقت کے متعلق اور درس دیئے جائینگے (اسباق ۲۹ و ۳۰ جو مسیحی ایمان اور زندگی سے متعلق ہیں)

بالاخانہ میں ان الفاظ کے سُننے والوں کی مانند یہ آپ کے لئے بھی خیالات اور اُمید کا آغاز ہے کیونکہ اگر آپ اُس کے شاگرد بنینگے تو آپ کو بھی اس تجربہ کا احساس ضرور ہوگا۔

[نوٹ: ممکن نہیں کہ ان آیات پر غور کرنے کے بعد آپ بعض اشخاص کی مانند یہ خیال کریں کہ یسُوع مسیح محمد کی جانب اشارہ کرتا تھا، کسی بات سے اس نظریہ کی تائید نہیں ہوتی اس غلط فہمی کا سبب فقط یہ تھا کہ یونانی لفظ "مددگار" کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے (یوحنا ۱۴: ۱۶) کسی قسم کا خاص مطالعہ کئے بغیر ہی آپ صاف طور سے یہ دیکھ سکتے ہیں کہ روح کے متعلق یسُوع مسیح کا وعدہ اُن لوگوں کے ساتھ تھا جن سے وہ اس وقت مخاطب تھا جس حال میں کہ محمد قریباً چھ سو سال بعد پیدا ہُوا۔]

یُوحنا ۱۵: ۱-۸ - انگور کا درخت اور ٹہنیاں - ایک اور اہم نُکتہ جو آپ دیکھینگے وہ یہ ہے کہ یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ بتا کر کہ وہ رُوح کی حضوری کے ذریعہ سے اس کے ساتھ پیوستہ کئے جائینگے ان کو یہ بتایا کہ خود اُن کی زندگی کے تمام پھل اس بات پر منحصر ہیں کہ وہ اس رُوحانی رشتہ کو جو ہماری اور اس کی زندگی کے درمیان ہے قائم رکھیں - اور وہ ان کو یہ حقیقت انگور کے درخت اور اُس کی ٹہنیوں کی تمثیل کے ذریعہ سے سکھاتا ہے۔

یُوحنا ۱۷: ۱-۲۶ - یسُوع مسیح کی دُعا - یہاں پر ہم مقدس مقام پر پہنچتے ہیں اور فقط ایک مرتبہ آپ کو اجازت ملتی ہے کہ آپ یسُوع مسیح کو اپنے

شاگردوں کے لئے اور آپ کے لئے بھی اگر آپ اُس کے شاگرد ہیں دُعا کرتے دیکھیں اس دُعا کو پڑھکر دیکھیئے کہ وہ کونسی بات تھی جس کو یسُوع مسیح اپنی آخری ساعتوں میں دیکھنے کا مشتاق تھا اپنی زندگی اور موت کے نتیجہ کی صورت میں اپنے شاگردوں کی زندگی میں خداوند مسیح آپ کے لئے کیا چاہتا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ یسُوع مسیح کے ذہن میں واحد کمالیت کا خیال نہ تھا اس کے شاگردوں کو متحد اور متفق ہوکر خدا کا جلال ظاہر کرنا ہے۔

مندرجہ بالا دُعا بذاتِ خود اُن لوگوں کے لئے جواب ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ مسیح کے پوشیدہ شاگرد بنے رہیں۔ دیکھئے آیات ۱۴ و ۲۲-۲۳ (باب ۱۳: ۲۵) وہ لوگ جو اسلام سے آکر مسیحی کلیسیا میں شریک ہوئے ہیں اپنی باہمی ہمدردی اور ہم خیالی کی وجہ سے اس بڑی آزمائش سے دوچار ہوتے ہیں کہ وہ باقی کلیسیا سے جدا ہوکر اپنی ایک علیحدہ جماعت بنالیں۔ لیکن اگر ایسی جماعت کے بنانے سے وہ اپنے ہم ایمان مسیحی برادران سے الگ ہو جائیں تو جیسا اس دُعا سے عیاں ہے یہ مسیح کی مرضی کے خلاف ہوگا۔

یہ دُعا آپ کو مسیح کی ذات پاک کے راز تک لے جاتی ہے جو ان الفاظ یعنی "اُس جلال سے جو میں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا" کے فرمانے کے باوجود بھی اُس ایمان اور اطاعت کے ساتھ جو فی الحقیقت ابن آدم کے لائق ہے اپنی خدمت اور ان لوگوں کو جن سے وہ محبت رکھتا تھا اپنے باپ کی حفاظت کے سپرد کر سکتا تھا - پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ابن آدم تہ دل سے خدا کے مبارک نام کی حمد و تمجید کرتا اور اُس کی بادشاہی کے آنے کے لئے دُعا کرتا ہے۔ باوجودیکہ اس کی اذیت اور موت اُس کے سامنے ہے تو بھی یسُوع مسیح اس دُعا کو پہلے کرتا ہے بلکہ اس دُعا کو وہ مصیبت سے رہائی پانے یا اُس کے لئے تقویت

حاصل کرنے کی دُعا سے بھی پیشتر کرتا ہے۔

شاگرد کا کام

حِفظ کرنے کے لئے۔ یوحنا ۱۳: ۳۴ و ۳۵ کو حفظ کریں۔

برائے دُعا

کسی تنہا جگہ میں مسیح کی اُن دُعاؤں کو جو یوحنا ۱۷: ۱۵-۲۰ میں درج ہیں دوبارہ پڑھیئے اور نہایت ادب کے ساتھ آپ مسیح کو آپ کے لئے اور اپنے دیگر شاگردوں کے لئے یہ الفاظ کہتے سُنینگے۔

پھر مسیح سے التماس کیجئے کہ وہ آپ کی مدد کرے کہ آپ ان دُعاؤں میں اُس کے شریک ہوں اور ان چھ آیات میں سے ہر ایک کو اپنے اور مسیح کے باقی شاگردوں کے لئے دُعا بنا سکیں (مسیح کے اس "نئے حکم" کے ذریعہ سے آپ اپنے ہم ایمان بھائیوں کے لئے دُعا کر سکینگے) غالباً آپ دیگر دُعاؤں کے ساتھ ان آیات کو بھی اپنی نوٹ بُک میں لکھنا چاہیں۔

سینتیسواں سبق

جانکنی۔ گرفتاری۔ شاگردوں کی فراری اور ان کا انکار

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۲۶: ۳۶-۵۸ و ۶۹-۷۵۔

نظرِ ثانی اور تمہید۔

آخری کھانا یروشلیم کے ایک بالاخانہ میں کھایا گیا تھا اور بعد ازاں وہ اہم

گفتگو ہوئی جس کا ذکر ہم گذشتہ سبق میں پڑھ چکے ہیں۔ آنے والے مددگار کا وعدہ کرنے کے بعد مسیح خداوند نے کہا "اُٹھو یہاں سے چلیں" (یوحنا ۱۴: ۳۱) راہ میں چلتے ہوئے اُس نے انگور کے درخت اور اس کی ٹہنیوں کا ذکر کیا۔ ممکن ہے کہ وہ اُس وقت کسی ایسی جعفری کے نیچے سے گذر رہے ہوں جس پر انگور کی بیل چڑھی ہو لیکن غالباً یہ ذکر اُس وقت ہؤا ہو جب وہ ہیکل کے صحن میں سے گذر رہے ہوں (عیدوں کے موقعوں پر اور بالخصوص عید فسح کے وقت تمام رات ہیکل کے پھاٹک کھُلے رہتے تھے) اور اُنہوں نے چاند کی روشنی میں اس زرّیں انگور کی بیل کو دیکھا ہو جو ہیکل کی زیبائش کے لئے اس کے سامنے کے حصّہ پر بنائی گئی تھی۔ وہ اہم دُعا جس کا ذکر ہم گذشتہ سبق میں پڑھ چکے ہیں مسیح نے غالباً چاند کی روشنی میں ہیکل کے صحن میں کھڑے ہو کر کی ہو گی اور اُس کے شاگرد اس وقت اُسکے گرد جمع ہونگے۔

اب وہ شہر اور ہیکل کو چھوڑ کر کدرون کی ڈھلوان وادی میں داخل ہوتے ہیں اور کوہِ زیتون پر چڑھ جاتے ہیں اور ایک باغ میں جاتے ہیں جہاں یسُوعؔ مسیح دُعا اور آرام کی خاطر اکثر جایا کرتا تھا۔ اِس باغ کا نام گتسمنی ہے یعنی کولھو۔ یہ نام اس کو زیتون کے درختوں کی وجہ سے دیا گیا تھا۔ اب جس نظارہ کا ذکر آپ پڑھینگے وہ انہی زیتون کے درختوں کے سایہ کے نیچے ظاہر ہؤا تھا جہاں نُورِ مہتاب پتوں میں سے چھن کر زمین کو روشن کر رہا تھا۔

سبق

متی ۲۶: ۳۶-۴۶ - باغ گتسمنی میں یسُوعؔ مسیح کی جانکنی۔ یہ موت کا عذاب اور یہ پیالہ کیا تھا؟ کیا یہ آنے والا جور و ستم تھا جس کی پیشینگوئی مسیح نے خود کی تھی؟ (متی ۱۶: ۲۱ وغیرہ)

نہیں یہ فقط یہ نہ تھا کیونکہ یہ تو مسیح خداوند کو پہلے ہی سے معلوم تھا اور اس کے لئے اُس نے اپنے آپ کو تیار بھی کر لیا تھا بلکہ اُس نے خود نہایت دلیری اور جوانمردی سے اس کا استقبال کرنے کے لئے قدم بڑھائے تھے۔

یاد کیجئے کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا تھا کہ اُس کی موت ایک شہید کی موت سے بڑھ کر ہوگی۔ یوحنا ۱۰: ۱۱ و ۱۸ + مرقس ۱۰: ۴۵ + یوحنا ۱۱: ۵۱ و ۵۲ کو پھر پڑھئے۔ یسوع مسیح کن معانی میں "بھیڑوں" کے لئے "اُمت کے لئے" بہتوں کے بدلہ فدیہ دینے کے لئے اور تمام بنی اللہ کے لئے جو تمام روئے زمین پر پراگندہ تھے "مرنے کو تھا"؟

مندرجہ ذیل مقامات کے الفاظ کو پڑھئے: ۱-پطرس ۲: ۲۴۔ گلتی ۳: ۱۳ و رومیوں ۵: ۶-۸

پیالہ سے مُراد فقط جسمانی رنج والم یا انسان کی بیوفائی اور ظلم نہ تھا۔ وہ بات جس کے باعث باغ میں موت کا ساغر مسیح پر طاری تھا یہ تھی کہ وہ بنی آدم کے تمام ہولناک گناہوں اور بدیوں کی بے عزتی اور رنج والم کو اپنا بنا کر برداشت کرنے کو تھا اور اگر وہ ایسا کرے تو صلیب پر اس کو ایک ایسے تجربہ کا احساس ہو جس سے وہ اس سے پیشتر کبھی واقف نہ تھا یعنی خدا کی محبت اور الٰہی زندگی سے جُدا ہونے کا احساس کیونکہ وہ احساس گناہ کی حقیقی اور اصلی لعنت ہے اور وہ "ہماری خاطر لعنت بن رہا تھا"۔

بعض لوگ اس کے متعلق غلطی کرتے ہیں اور چونکہ ان کے دماغ قوانین اور حکومتوں کے خیالات سے پُر ہوتے ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں "لیکن یہ انصاف نہ تھا کہ وہ ہمارے گناہوں کو اپنا بنا لے"۔ اس مسئلہ سے متعلق ماہرین الٰہیات کے جواب کے بجائے ہم آپ کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ یسوع مسیح

نے یہ واضح کر دیا تھا کہ انصاف۔ اجر اور سزا و جزا کے قوانین کے علاوہ دنیا میں ایک اور اعلیٰ تر قانون کام کرتا ہے۔ وہ ماں جو اپنے بچے کی خاطر تکلیف اور مصیبت گوارہ کرتی ہے اور جس کو اجر اور ثواب کا خیال تک بھی نہیں آتا دُنیا کے روبرو پولیس کے سپاہی اور منصف سے بہتر اور اعلیٰ تر چیز پیش کرتی ہے۔ پولیس کے سپاہی اور منصف کا عدل بُرا نہیں لیکن محبت کی قربانی اس سے بہتر اور برتر ہے۔ یہ انصاف نہیں کہ چوپان اپنی بھیڑوں کو بھیڑئے سے بچانے میں اپنی جان دیدے اور اپنے آپ کو نہ بچائے اور نہ ہی یہ عدل و انصاف ہے کہ باپ اپنے مُسرف بیٹے کے واپس آنے پر دوڑ کر اس کا استقبال کرے اور اُسے بوسے دے۔ چوپان اور باپ دونوں انصاف سے اعلیٰ تر قانون کے زیر اثر ایسا کرتے ہیں یعنی خود انکار محبت کے زیر اثر۔

"تیری مرضی پُوری ہو" (آیت ۴۲) سے مسیح کی جانکندنی کی دُعا کا جواب اور اس کی فتحیابی کا نشان ظاہر ہوتا ہے۔ اس کو معلوم تھا کہ "پیالہ کا ٹل جانا نہیں بلکہ اس کے پینے کے لئے طاقت کا پانا اس کی دُعا کا جواب ہوگا۔

آپ دیکھینگے کہ اس وقت سے لے کر مسیح برابر بلا تامل ہمیشہ دوسروں کا خیال کرتے ہوئے آگے بڑھتا جاتا ہے۔

آیات ۴۷-۵۵۔ غداری اور گرفتاری۔ آیت ۵۳ سے اُس کامل فتحیابی کا اظہار ہوتا ہے جو آیت ۴۲ میں درج ہے۔ پیالہ مسیح کو جبراً نہ پلایا جا رہا تھا۔ اُس نے اس کو اپنی مرضی سے ہماری خاطر اپنے مُنہ سے لگایا (یوحنا ۱۰: ۱۷ و ۱۸)۔

آیات ۵۶-۵۸۔ شاگردوں کی فراری۔ غدار کی دیدہ و دانستہ سرکشی اور غداری کے بعد وہ جو خداوند سے محبت رکھتے تھے اس کو چھوڑ کر

فرار ہو جاتے ہیں۔

آیات ۶۹-۷۵ ۔ اِنکار ۔ فراری کے بعد جو سب سے زیادہ محبت کا دعوٰی کرتا ہے خوف کے باعث اپنے خداوند کا انکار کرتا ہے۔ اب یسوع مسیح کو اپنے چوگرد اپنے دُشمنوں کے چہروں کے سوا اَور کوئی چہرہ نظر نہیں آتا۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ یسعیاہ ۵۳: ۶ و افسیوں ۵: ۲ کو حفظ کریں۔

اگر آپ یسُوع مسیح کی اس قربانی پر مزید غور کرنا چاہتے ہیں تو اِس موضوع پر مزید واقفیت حاصل کرنے کے لئے آپ "مسیح کی موت کے مختلف پہلو" بزبان اُردو قیمتی دو آنہ پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی لاہور سے طلب کر کے مُلاحظہ کریں۔

دُعا جو نوٹ بُک میں لکھی جائے

اے خداوند یسُوع مسیح مَیں تیری منت کرتا ہوں کہ اس رنج و الم کی وجہ سے جو تجھ پر عدالت خانہ میں اُس وقت طاری ہُوا جب تیرے شاگرد تجھے چھوڑ کر چلے گئے تو مجھ کو (ہم کو) دلیری اور ہمت کی توفیق عطا فرما۔ جب شاگردی کا بار گراں ہو جائے۔ جب سب تجھ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں تو مَیں بخشش کہ مَیں تیرے پیچھے چلوں تاکہ جب آخر کار مَیں تجھ سے رو برو ملوں تو مَیں شرمندہ نہ ہوں بلکہ خوشی سے تیری نگاہ کی تاب لا سکوں۔

شُکر گذاری

جن آیات کا حوالہ اس سبق میں دیا گیا ہے ان کو پھر پڑھئے ۱ پطرس ۲: ۲۴ + گلتی ۳: ۱۳ + رومی ۵: ۶-۸ + یسعیاہ ۵۳: ۶ و افسیوں ۵: ۲ ۔

آپ یسُوع مسیح کو اس تاریک باغ میں اپنے آپ کو آپ کی خاطر دُشمن کے حوالہ کرتے دیکھئے اور پھر اس بیش قیمت انعام کے لئے جو اُس نے اپنے جسم کی صورت میں ہم کو بخشا ہے اس کا شُکریہ ادا کیجئے۔

اگر آپ چاہیں تو یُوں کہیں :-

اے خدا کے برّہ جو جہان کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے فقط تُو ہی پاک ہے فقط تُو ہی خداوند ہے۔ اے مسیح فقط تُو ہی رُوح القدس کے ساتھ خدا باپ کے جلال میں سب سے اعلیٰ ہے۔

اٹھتیسواں سبق

خداوند یسُوع مسیح پر فتویٰ لگایا جاتا ہے۔

مقامات برائے مطالعہ ۔ مقدس متی ۲۶: ۵۹-۶۸ + ۲۷: ۱ و ۲ و ۱۱-۲۶-

(مقابلہ کریں مقدس یُوحنّا ۱۸: ۳۳-۳۸ سے) ۔

نظر ثانی اور تمہید ۔

یسُوع مسیح کے دُشمن کون تھے جنہوں نے اس کو گرفتار کروایا تھا۔ (متی ۲۶: ۴۷ ۔ مقابلہ کریں سبق ۳۱ سے) یعنی ایسے لوگ جو بظاہر تو دیندار بلکہ ہادیانِ دین تھے اور فی الحقیقت اپنے آپ کو ایسا خیال بھی کرتے تھے۔ وہ اپنی راستی کے یقین سے ایسے کور باطن ہو رہے تھے کہ جو کچھ خدا خداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے اُن کو دکھایا چاہتا وہ دیکھ نہ سکتے تھے۔ وہ اپنے آپ

کو خدا کہتے لیکن الٰہی انکشاف کو قبول نہ کرتے تھے بلکہ اپنے دلوں کو سخت کرتے اور جو کچھ اُن پر ظاہر کیا جاتا تھا اُس کو نہ دیکھتے تھے یہاں تک کہ آخر کار اُن کی روحانی بصارت جاتی رہی اور وہ مسیح کی پاک ذات میں بدی کے سوا اور کچھ نہ دیکھ سکے۔ خدا ہم کو ایسے یقین سے بچائے کہ ہم یہ خیال کریں کہ ہم راہِ راست پر ہیں اور ایسی ضد سے بھی کہ ہم یسُوع مسیح سے نئے اسباق سیکھنے کو راضی نہ ہوں۔

القصہ مسیح کو مذہب پرست لوگوں نے گرفتار کر لیا اور بعد ازاں وہ اس کو اہلِ یہود کے مشائخ کی عدالت میں لے گئے (محکمۂ شریعت) متی ۲۶: ۵۷۔

سبق

متی ۲۶: ۵۹ – ۶۸ – محکمۂ شریعت ۔ یہ مقدمہ باطل تھا کیونکہ مُنصف جو انصاف کرنے کو بیٹھے تھے سب کے سب مُلزم کے دُشمن اور اُس پر فتویٰ لگانے کو کمربستہ تھے ۔ یہ عدالت خلافِ قانون تھی کیونکہ بنی اسرائیل کے بزرگوں کو رات کے وقت عدالت کرنے کی ممانعت تھی۔

یوحنا ۲: ۱۹ – ۲۱ سے شاید یہ ظاہر ہو سکے کہ گواہ کس بات کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

متی ۲۷: ۱ و ۲ ۔ چونکہ نیم شب کا جلسہ خلاف قانون تھا لہٰذا علی الصباح ایک اور جلسہ منعقد ہُوا تاکہ رات کی کارروائی یعنی رومی حاکم سے یسُوع مسیح کی موت کی درخواست کی تائید کی جائے اور اُس کو قانوناً جائز قرار دیا جائے کیونکہ مُلک رُومی حکومت کے ماتحت تھا اور اہلِ یہود کی مذہبی عدالت کو موت کا فتویٰ لگانے کی اجازت نہ تھی ۔ یہ فقط رومی حکّام کے اختیار میں تھا۔

آیات ۱۱ – ۱۴ ۔ رومی عدالت گاہ میں مقدمہ کی پیشی ۔ علی الصباح جلوس رومی گورنر کے دروازہ پر آ پہنچا جس میں ایک قیدی تھا اور سینکڑوں اُس

پر تہمت لگاتے اور شور مچاتے تھے ۔ عموماً مقدمات محل کے سامنے کمرہ میں ہوا کرتے تھے بعد ازاں گورنر باہر آتا اور کُرسی پر بیٹھ کر جو ایک چبوترہ پر رکھی جاتی تھی اپنا فیصلہ سُنایا کرتا تھا ۔ اس مقدمہ کے وقت یہودیوں نے کمرۂ عدالت میں جانے سے انکار کیا کیونکہ ان کو یہ خوف تھا کہ عید فسح کے آغاز میں بُت پرستوں کے کسی مقام میں داخل ہونے سے کہیں وہ ناپاک نہ ہو جائیں لیکن اُنہوں نے خداوند یسُوع مسیح کو جو مقدس ترین شخص تھا قتل کرنے کو ناپاکی نہ خیال کیا۔ ۱-سموئیل ۱۶: ۷ کے آخری حصّہ کو پھر دیکھئے۔

ذرا اس مقدمہ کا نظارہ آپ اپنی آنکھوں کے سامنے لائیے اور کاہنوں اور دیگر اشخاص کو اپنے قیدی کے ہمراہ آتے ہوئے دیکھئے کہ کس طرح وہ رومی حاکم کے روبرو جو کُرسی عدالت پر بیٹھا ہے چلا چلا کر قیدی پر تہمت لگاتے ہیں پھر دیکھئے کہ ہیکل کے پہرہ دار قیدی کو رومی سپاہیوں کے سپرد کرتے ہیں تاکہ وہ اس کو پیشی کے لئے کمرۂ عدالت میں لے جائیں درحالیکہ اُس کے مخالف نہایت بے صبری سے اس کے قتل کی اجازت کے منتظر ہیں۔

یُوحنّا ۱۸: ۳۳ – ۳۸ ۔ رومی حاکم اور خداوند یسُوع مسیح ۔ رومی حاکم کو یہ بخوبی معلوم تھا کہ کچھ عرصہ ہُوا لوگوں کے انبوہِ غفیر نے یروشلیم میں یسُوع مسیح کا شاہانہ استقبال کیا تھا اس لئے یہ رومی حاکم کا فرض تھا کہ بحیثیت خادم شہنشاہِ روم یہ دریافت کرے کہ آیا وہ بادشاہی جس کے متعلق یسُوع مسیح نے متواتر تعلیم دی رومی سلطنت کے لئے خطرناک ہے یا نہیں۔

یسُوع مسیح اپنی اُس بادشاہی کے متعلق کیا فرماتا ہے؟ کیا اُس کی تمام زندگی اور بادشاہی سے متعلق اُس کی تعلیم ان الفاظ سے مطابقت نہیں رکھتی؟

متی ۲۷: ۱۵ – ۲۲ ۔ یہودیوں کو چُننے کا موقع دیا جاتا ہے ۔ درحقیقت خود

رومی منصف کا مقدمہ ہو رہا ہے۔ جب آیت ۱۸ کے مطابق حاکم کو یہ معلوم ہوگیا کہ اُنہوں نے یسوع کو حسد سے پکڑوایا ہے پھر وہ خود آزمایا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ آیا اُس میں اس قدر جرأت اور دلیری ہے کہ وہ بے گناہ کی مدد کرے اور اس کا انصاف کرے۔ وہ ایسا کرنے کی کوشش نہایت آسان طریقہ سے کرتا ہے لیکن لوگ اُس کے فیصلہ کو قبول نہیں کرتے۔

آیات ۲۳-۲۶۔ یسوع مسیح پر فتویٰ لگایا جاتا ہے۔ خدا کی نظر میں فی الحقیقت کس پر فتویٰ لگایا جاتا ہے؟ زہر آلود دشمن۔ چلاتی ہوئی بھیڑ اور اُس منصف نے جس میں اتنی دلیری نہ تھی کہ بے گناہ کو بچانے میں غضبناک بھیڑ کا مقابلہ کر سکے خود اپنے اوپر فتویٰ لگایا۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یسعیاہ ۵۳: ۷ کو از بر کریں۔

برائے غور و فکر

حاکم خدا اور اُس کے ممسوح کے خلاف مشورہ کرتے ہیں۔

بہتیروں نے اُس پر جھوٹی گواہیاں دیں . . . . سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے ہو کر یسوع سے پوچھا کہ تو کچھ جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر یسوع چپکا ہی رہا۔

وہ ستایا گیا تو بھی اُس نے برداشت کی اور مُنہ نہ کھولا۔

اُس نے اپنے آپ کو ذلیل کیا اور بے عزتی کی پروا نہ کی۔

اُس پر غور کیجئے جس نے بدکرداروں کی مخالفت کی اس قدر برداشت کی تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ درماندہ ہو کر حواس باختہ ہو جائیں۔

آپ نے گناہ کے مقابلہ میں خون بہا کر جدوجہد نہیں کی۔

دُعا جو نوٹ بُک میں لکھی جائے اور متواتر کی جائے۔

اے خدا کے برّہ خدا کے بیٹے جو جہان کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے ہم پر رحم کر۔

تمام کور باطنی۔ کجی۔ غرور۔ مکّاری۔ رشک۔ حسد اور دشمنی اور تمام بُغض اور عداوت کی تمام بُرائیوں سے

اے کریم خدا ہم کو بچا

کیونکہ فقط تُو ہی اکیلا قدوس ہے۔ فقط تُو ہی خداوند ہے فقط تُو ہی اے مسیح روح القدس کے ساتھ خدا باپ کے جلال میں اعلیٰ ہے۔

اُنتالیسواں سبق

خداوند یسوع مسیح کا صلیب دیا جانا

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۲۷: ۳۲-۵۰ + مقدس لوقا ۲۳: ۲۶-۴۹ + مقدس یوحنا ۱۹: ۲۳-۳۰۔

نظر ثانی اور تمہید۔

آج ہم صلیب کا ذکر پڑھینگے جو اُن مجرموں کے لئے جو رومی باشندے نہ تھے ایک قسم کی پھانسی تھی۔

یسوع مسیح مرنے کے لئے کیوں جا رہا تھا؟

اُن آیات کو دُہرائیے جو آپ نے گذشتہ اسباق میں از بر کی ہیں اور پھر یسوع کی تمام زندگی اور اُس کے مقصد کے ساتھ اس آخری واقعہ یعنی اس کی موت کو

رلائیے۔ متی ۱:۱ اور ۲ و یوحنا ۱:۲۹ و ۱۰:۱۱ و مرقس ۱۰:۴۵ + پھر نہایت خاموشی کے ساتھ آہستہ آہستہ یسعیاہ ۵۳:۴ و ۵ و ۶ کو بطور اس سبق کی تمہید پڑھئے (یعنی اُس پُرسوز نظارہ کو جو انبیائی سابق میں سے ایک کی چشم بصیرت نے اس واقعہ سے صدہا سال پیشتر دیکھا تھا) پھر گلتی ۱:۴ اور گلتی ۲:۲۰ کے آزمانے والے جملہ کی جانب متوجہ ہوں یعنی "خدا کے بیٹے . . . . جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے مَوت کے حوالہ کر دیا۔"

یسُوع مسیح کے اپنے آپ کو دے دینے کے فعل کے گہرے معانی کو سمجھنے کے لئے ایک عمر کی تعلیم اور محبت بھی کافی نہیں۔ یہ آپ کی تمام زندگی کا موضوع ہوگا لیکن چاہئے کہ آپ کے خیال محبت کے نُور سے منوّر ہوں۔ ممکن ہے کہ انسانی فہم و ادراک محبت کی رُوحانی طاقتوں سے فیضیاب ہوئے بغیر خدا تعالےٰ کے جو محبت ہے اعمال کو بیوقوفی سے بڑھکر نہ خیال کرے۔ پس آج کے لئے یہ کافی ہے کہ آپ اس فعل میں یہ دیکھ لیں کہ "خدا کے بیٹے نے جو آپ سے محبت رکھتا ہے آپ کے لئے اپنی جان دی"۔ محبت نے اپنے آپ کو حسد اور کینہ کی بدترین حرکات کے ماتحت کر دیا کیونکہ محبت حسد اور کینہ پر غالب آرہی تھی اور اگر محبت ذرا بھی حیل و حجت کرتی تو حسد اور کینہ فتحیاب ہو جاتے۔

اسے الٰہی محبت اور اے انسانی گناہ
اُس ہیبتناک فعل کے ذریعہ سے تمہارے زور اور تمہاری طاقت کی آزمائش ہوئی
اور محبت نے فتح پائی
کیونکہ محبت ہی صلیب پر لٹکائی گئی تھی۔

سبق

لُوقا ۲۳:۲۶-۳۲ - جلُوس کا مقام صلیب تک پہنچنا۔ یسُوع مسیح

کی پیشینگوئی چالیس سال بعد یروشلیم کے محاصرہ کے وقت پُوری ہوئی۔

متی ۲۷:۳۳-۳۴ - شربت سے انکار - یہ شربت رحمدل مستورات تیار کیا کرتی تھیں تاکہ مجرموں کو اُس سے فرحت حاصل ہو اور جانکنی کی تیغ دودم کی تیزی اُن کے لئے کسی قدر کُند ہو جائے یسُوع مسیح نے اس کے پینے سے کیوں انکار کیا؟ اس لئے کہ وہ نہ چاہتا تھا کہ اس تلخ پیالہ کی ایک بُوند بھی کم ہو جائے جس کو وہ ہماری خاطر پی رہا تھا۔

لوقا ۲۳:۳۳ و ۳۴ - صلیب دیا جانا - معافی کے لئے دُعا۔

یوحنا ۱۹:۲۳ و ۲۴ - کپڑوں کا تقسیم کیا جانا۔

متی ۲۷:۳۶ و ۳۷ - لقب۔

متی ۲۷:۳۸-۴۴ + لُوقا ۲۳:۳۵-۳۷ - مضحکہ اُڑانے والے۔ کن لوگوں نے یسُوع مسیح کا مضحکہ اُڑایا؟ اُنہوں نے مسیح کو کس بات کا طعنہ دیا؟ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہاں پھر شیطان مسیح کو آزماتا ہے تاکہ وہ اپنے بچانے کے لئے اپنے الٰہی اختیار کو استعمال کرے۔ نہایت احتیاط سے متی ۴:۲ و ۳ کا مقابلہ ۲۷:۴۰ سے کریں۔ کیا آپ اس بات کو کسی حد تک سمجھ سکتے ہیں کہ کیوں مسیحیوں کے لئے طعنہ زنی کے یہ الفاظ "اس نے اَوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا" مسیح کی حمد و شکر گذاری کا باعث بن گئے ہیں؟ یہ بات بالکل صحیح تھی اور بڑے جلال کا باعث تھی۔ مسیح اپنے آپ کو نہ بچا سکا اس لئے کہ وہ صلیب پر کیلوں سے نہیں بلکہ بنی آدم کے لئے اپنی مرضی کی آہنی میخوں سے ٹھونکا گیا تھا۔

لُوقا ۲۳:۳۹-۴۳ - یسُوع مسیح ایک اَور کو بچاتا ہے۔ فردوس سے مراد نجات یافتہ رُوحوں کا وہ مبارک آرام ہے جس میں وہ مَوت کے

بعد داخل ہوتی ہیں اور جو روحانی خوشی اور خرمی کا عالم ہے۔ اِس نام سے جو خود فردوس عدن سے ماخوذ ہے قدسیت اور خوشی کا مقام ظاہر ہوتا ہے۔

یوحنا ۱۹: ۲۵-۲۷۔ یسوع مسیح اپنی ماں کی فکر کرتا ہے۔

متی ۲۷: ۴۵-۴۹۔ یسوع مسیح بلند آواز سے چلاتا ہے۔

یسوع مسیح بائیسویں زبور کی پہلی آیت دُہرا رہا ہے۔ یہ مزمور مسیح کی اذیت اور موت کی پیشینگوئی کرتا ہے۔ اور یسوع اپنے آپ کو اس زبور کے مصیبت زدہ مسیح کے ساتھ ایک کر دیتا ہے جس کو بظاہر خدا اور انسان دونوں ترک کر دیتے ہیں۔ آگے چل کر ہم خود اس مزمور کا مطالعہ کرینگے اور پھر آپ دیکھینگے کہ اس میں مسیح کی صلیب سے متعلق کن باتوں کی پیشینگوئی مرقوم ہے۔ لیکن مزمور یہ دکھاتا ہے کہ وہ جس نے مصیبت برداشت کی واقعی ترک نہیں کیا گیا تھا (بالخصوص آیات ۲۴ و ۲۷ پر غور کریں)۔ اکثر ایسے لوگ جو یسوع مسیح سے واقف نہیں ان الفاظ کو پیش کر کے یہ کہتے ہیں کہ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو مسیح اپنے مقصد کو تکمیل تک پہنچانے میں ناکام رہ گیا تھا یا وہ ابن خدا نہ تھا لیکن آپ یہ جواب اُس کو جان گئے ہیں یہی الفاظ یہ واضح کرتے ہیں کہ مسیح نے وہ سب کچھ جو وہ برداشت کرنے کو آیا تھا برداشت کیا یہاں تک کہ اُس نے گنہگار کی ہلاکت کو بھی اپنے اُوپر اُٹھا لیا۔ یسعیاہ ۵۳: ۴ و ۵ کو پھر پڑھیں۔

یوحنا ۱۹: ۲۸ و ۲۹۔ پیاس۔

یوحنا ۱۹: ۳۰۔ تمام شدہ کام۔

لوقا ۲۳: ۴۴-۴۹ و متی ۲۷: ۵۰۔ موت۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ جو کچھ آپ نے ابتک سیکھا ہے اُس کو دُہرائیں اور یسعیاہ ۵۳: ۳-۸ کی باقی ماندہ پیشینگوئی کو حفظ کریں۔

برائے مطالعہ۔ آپ کا واسطہ و تعلق ضرور ایسے لوگوں سے ہوگا جو یسوع مسیح سے ناواقف ہونے کی وجہ سے یہ اعتراض پیش کرینگے کہ اُس نے آپ کے لئے اپنی جان نہیں دی۔ پھر بعض ایسے اشخاص آپ سے ملینگے جو یہ کہینگے کہ یسوع مسیح نہ تو نجات دہندہ کی موت مرا نہ شہید کی۔ بس اگر آپ اس مضمون کی نسبت زیادہ واقفیت حاصل کرنا چاہیں تو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے "مسیح کی موت کے مختلف پہلو" اور "خداوند یسوع مسیح کی موت اور نبیوں اور محبانِ وطن کی موت میں کیا فرق ہے" منگوا کر مطالعہ کریں۔

مندرجہ بالا کتاب کا مطالعہ آپ اِس خیال سے کریں کہ اپنے خداوند کی خدمت کرتے ہیں جس نے آپ کے لئے اپنی جان قربان کر دی بلکہ اوروں کو بھی یہ کتابیں پڑھنے کے لئے دیں۔

مسیحی ہونے کی حیثیت میں آپ کا فرض ہے کہ آپ ان دلائل سے واقف ہوں لیکن یہ خیال نہ کریں کہ محض استدلال کے ذریعہ سے آپ اپنے بھائی کو خداوند یسوع مسیح کے قدموں میں لا سکتے ہیں یا آپ اُس کے دل میں مسیح کے لئے محبت ڈال سکتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لئے ضرور ہے کہ آپ اپنے بھائی کے سامنے نہ فقط دلائل و بُرہان ہی پیش کریں بلکہ خداوند یسوع مسیح کی محبت بھی جس نے تمام کینہ وحسد اور دُشمنی اور عداوت پر فتح پائی۔

برائے غور و فکر

وہ جو روحانی زندگی کی بہت سی منازل طے کر چکے ہیں یہ محسوس کرتے ہیں

کہ اُن کو گاہے گاہے مسیح کی اُس صلیب کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی ہے
جس پر اُس نے ان کے لئے اپنی جان دی۔

وہ لوگ مسیح کے پاس اپنی ناراضگی کو لے جاتے ہیں اور وہ اس کو اُن سے
جُدا کر دیتا ہے اور اُن کو یہ سکھاتا ہے کہ جس طرح اُس نے ان کو معاف کیا جنہوں
نے اُسے صلیب دی تھی اُسی طرح وہ بھی اپنے دُشمنوں کو معاف کریں۔

صلیب کے نیچے وہ اُن گناہوں کو رکھ دیتے ہیں جو ان کے اور خدا کے
درمیان جُدائی پیدا کرتے ہیں اور خداوند یسوع مسیح اُن گناہوں کو معاف کرتا اور
اُن کو اپنی رفاقت بخشتا ہے جس طرح اُس نے اس تائب چور کو بخشی تھی۔

صلیب کے نیچے وہ اپنے دوستوں کے متعلق اپنی فکر مندیوں کو بھی لاتے
ہیں اور خداوند یسوع مسیح اُن کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے
جیسے اُس نے اپنی والدہ اور مقدس یوحنا کی کی تھی۔

صلیب کے نیچے وہ اپنے رنج والم۔ اپنی تنہائی اور اپنے خوفِ مرگ کو
بھی لاتے ہیں اور وہاں وہ یہ معلوم کرتے ہیں کہ مسیح اُن کی مدد کرتا اور اُن کو تقویت
بخشتا ہے۔

کیا آپ مسیح کی صلیب کے نیچے جانا چاہتے ہیں؟ تو پھر اپنے دل و دماغ
کو تمام دُنیوی شور و غل سے صاف کیجئے اور صلیبی بیان سے چند آیات کو
پڑھئے جب تک یسوع مسیح آپ کے دل کی آنکھوں کے سامنے آپ کو صلیب
پر لٹکا ہُوا نظر نہ آئے۔ پھر آپ مندرجہ بالا باتوں میں سے حسب ضرورت اُس کو
بتائیے۔ یسوع مسیح آج اور ہمیشہ یکساں ہے۔

اُن روحوں کی دُعا جن کی خاطر مسیح نے اپنی جان دی

آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ مشکل۔ آزمائش۔ رنج یا کمزوری کے وقت

اس کو پکاریں جو آپ کی خاطر مصلوب ہُوا اور یہ کہیں:۔

اے دُنیا کے نجات دہندہ جس نے اپنی صلیب اور اپنے بیش قیمت
خُون کے ذریعہ سے ہمارا فِدیہ دیا ہم کمال عاجزی سے تیری منّت کرتے ہیں
کہ ہم کو بچا اور ہماری مدد کر۔

چالیسواں سبق

تدفین

مقام برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۲۷: ۵۰-۶۶۔

نظرثانی اور تمہید۔

جب خداوند یسوع مسیح نے فرمایا "پُورا ہُوا" تو اس سے اس کی کیا مُراد
تھی؟ کیا اِس سے مسیح کا مطلب یہ تھا کہ ایک بے عیب۔ مقدس اور مُصیبت
زدہ کی تکالیف کا خاتمہ ہو گیا؟ سبق ۳۷ پر نظرثانی کریں جو اسی مضمون سے
متعلق ہے اور بتائیں کہ انجیل یا اُن رسالوں کے مطالعہ سے جن کے پڑھنے کی
آپ کو سبق ۳۹ میں صلاح دی گئی تھی کوئی ایسی بات ظاہر ہوئی جس کے ذریعہ سے
صلیبی واقعہ کا کوئی نیا نکتہ آپ پر واضح ہُوا ہے۔

کیا ہم کو کسی ایسے نشان کی توقع نہیں رکھنا چاہئے جو اس مُوت کو محض شہید
کی مُوت سے ممتاز کرے؟ نجات دہندہ کی زندگی کے بیان میں اوّل سے لے کر آخر
تک خدا کی راہوں پر غور کرنے سے آپ کو یہ اُمید ہوتی ہے کہ اُن لوگوں کو جو حقیقت
سمجھنے کے لئے تیار تھے ضرور کوئی نشان دیا جائیگا لیکن ایسا نشان نہیں جو جبراً

یقین دلانے والا ہو۔ یاد کیجئے کہ خدا نے کس طرح خاموشی کے ساتھ نجات دہندہ کو دُنیا میں بھیجا تھا۔ اُس کی آمد سے دُنیوی شور وغل متعلق نہ تھے لیکن البتہ نشانات بہت سے تھے یعنی کنواری کے بطن سے پیدا ہونا۔ ملائک کا حمد وثنا کے گیت گانا اور چرواہوں کو مُژدہ سُنانا۔ ستارے کا رہنمائی کرنا اور عمر رسیدہ انبیاء کا پیشینگوئی کرنا۔ یہ تمام نشانات اُن کے لئے تھے جو خدا کے کام کرنے کا یقین کرتے اور اس کی انتظار میں تھے۔

آپ کو معلوم ہے کہ کس طرح مسیح نے اپنی تمام دُنیوی زندگی میں ایسے نشان دکھانے سے انکار کیا جس سے اس کی قوم مجبوراً یہ یقین کر لیتی کہ وہ ابنِ خدا ہے۔ حالانکہ اُس نے قانائے گلیل میں شادی کے موقع پر اور بیت عنیاہ میں لعذر کی قبر پر ایمانداروں کو روشن اور بیّن نشان اس امر کے دکھا دیئے۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا مجبوری ایمان نہیں بلکہ رضامند محبت اور ایمان طلب کرتا ہے۔

یسُوع مسیح کی موت تک یہی معاملہ جاری رہا۔ بے اعتقادوں کے لئے اس کی موت فقط ایک نبی کی موت تھی جو یہودی کاہنوں کی شیطنت اور خباثت کی وجہ سے رومی سپاہیوں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو۔ اسی طرح اس کی ولادت کے وقت بھی عوام کے لئے شہر بیت اللحم میں مردم شماری کے وقت فقط ایک یہودی بچّہ پیدا ہُوا تھا لیکن ان ہر دو موقعوں پر ایمان لانے والی روحوں کے لئے بہت سے نشانات موجود تھے۔ آپ نے ان میں سے چند ایک کے متعلق پڑھا ہے مثلاً اُس کی موت کے وقت عجیب طور سے پیشینگوئی کا لفظ بہ لفظ پُورا ہونا۔ خود صلیب پر سے پُر شان اور محبت آمیز کلمات کا کہا جانا اور دن کے وقت تاریکی کا طاری ہونا۔ آج آپ اس کا مزید بیان پڑھینگے۔

سبق

متی ۲۷: ۵۰-۵۴۔ پھٹا ہُوا پردہ۔ ہیکل کا یہ پردہ کیا تھا؟ اور اُس کے پھٹ جانے کے کیا معنی ہیں؟

اہلِ یہود کی مقدس ہیکل کے پاک ترین مقام کے آگے ایک نہایت بھاری پردہ حائل تھا جس کے دوسری طرف سردار کاہن کے سوا اور کسی انسان کی نظر نہ پہنچ سکتی تھی اور سردار کاہن بھی سال میں فقط ایک مرتبہ کفّارہ کے دن پہلے اپنے اور اپنی قوم کے گناہوں کے لئے قربانی چڑھا کر پھر وہاں جایا کرتا تھا۔ یہ اس لئے کیا جاتا تھا کہ لوگوں کو یہ سکھایا جائے کہ خدا اس قدر پاک ہے کہ کوئی اس کے حضور نہیں آسکتا جب تک کہ پہلے اس کے گناہ نہ معاف ہو جائیں۔

جب یسُوع مسیح مصلوب ہُوا اُس وقت یہ پردہ اُوپر سے لیکر نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا گویا اس سے یہ واضح کیا گیا کہ خدا نے یسُوع مسیح کی موت کے ذریعہ سے انسان کے لئے ایک راہ کھول دی تاکہ وہ اس تک پہنچ سکے۔

آیت ۵۴ - ایمانداروں نے ان نشانات کے معانی کو سمجھ لیا۔ صوبہ دار رومی افسر اور بُت پرست تھا۔ صبح کے وقت وہ یسُوع مسیح کو ان باقی مُلزموں سے جن پر قتل کا حکم ہو چکا تھا بہتر نہ سمجھتا تھا۔ وہ تمام دن صلیب کے پاس رہا اور اب اُس کی گواہی کا مشاہدہ کیجئے۔

آیات ۵۵ و ۵۶ - اُن سبھوں کو جو یسُوع مسیح سے محبت رکھتے ہیں اُن مستورات کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ اُنھوں نے (البتہ مسیح کی ماں اور اس کا شاگرد یوحنا بھی) تمام دن صلیب کے پاس رہ کر مسیح کی موت کے وقت اُس کو اکیلا نہ چھوڑا تھا (یوحنا ۱۹: ۲۵ کو دوبارہ پڑھئے)۔

آیات ۵۷ - ۶۱ - تدفین - یہ یوسف فقط یسُوع مسیح کا ایک خفیہ شاگرد تھا (مقدس یوحنا کے بیان کے مطابق) کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتا تھا۔ اُس وقت اُس کے دل نے اُسے ملامت کیا کہ اُس نے کیوں علانیہ مسیح کا ساتھ نہ دیا اور حالانکہ (مقدس یوحنا اور اُن بہادر مستورات کے سوا) مسیح کے تمام دیگر شاگرد صلیب کے پاس سے دُور چلے گئے تھے تو بھی اس وقت یُوسف نے نہایت دلیری سے رومی حاکم کے سامنے جاکر اقرار کیا کہ وہ یسُوع مسیح کا شاگرد ہے اور اُس نے منت سماجت کر کے حاکم سے مسیح کی لاش لے لی اور بعد ازاں یہودی مخالفین کا خیال نہ کرتے ہوئے صلیب کے پاس گیا تاکہ اپنے خداوند کی آخری خدمت کر سکے اور اُس کے ہمراہ (بقول مقدس یوحنا) ایک بُزدل شخص بھی تھا جو اس وقت اپنی بُزدلی کے باعث نادم تھا یعنی نکودیمس جو رات کے وقت مسیح سے مُلاقات کرنے گیا تھا (یوحنا ۳:۱)۔

آیات ۶۲ - ۶۶ - قبر پر مُہر کا لگایا جانا۔ یسُوع مسیح جمعہ کے دن مرا تھا اور غروب آفتاب سے پیشتر اُس کو دفن بھی کر دیا گیا تھا۔ آفتاب کے غروب ہونے کے بعد یہودیوں کا سبت شروع ہُوا۔ تمام شہر خوشی کے مزامیر اور نغموں سے معمُور ہو گیا۔ جابجا لوگ عید کے لباس زیبِ تن کئے سیر کر رہے تھے۔ یسُوع مسیح کے شاگرد خفیہ طور پر اپنے خداوند کے لئے ماتم کر رہے تھے اور یسُوع مسیح کی لاش باغ میں قبر کے اندر پڑی تھی اور باغ میں خاموشی کا عالم تھا۔ چونکہ اُس کے مخالف عید منانے میں مشغول تھے اس لئے اُنہوں نے رومی پہرہ داروں کو قبر کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا۔

مسیح کے بندوں کے لئے مسیح کے قبر میں آرام کرنے کے کیا معنی ہیں؟ یسوع مسیح کی روح خدا کے ساتھ فردوس میں تھی جہاں اُس نے اُس چور سے ملنے کا وعدہ کیا

تھا جو آخری وقت اس کی طرف رجُوع ہُوا تھا۔

یسُوع مسیح نے مَوت کی وادی میں سے گذرنے اور رُوح اور جسم کے جُدا ہونے کے ذریعہ سے اپنے دنیوی تجربہ کو تکمیل تک پہنچایا۔ یہ تجربہ ہم انسانوں کو کس قدر دُشوار معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح مسیح نے ہماری خاطر اور ہماری طرح بچپن کی لاچاری کا زمانہ۔ بھُوک۔ پیاس۔ درد۔ درماندگی۔ غلط فہمی۔ تنہائی اور مخالفت کو برداشت کیا اُسی طرح وہ ہماری خاطر اور ہمارے ساتھ موت کے سایہ کی وادی میں سے بھی گذرا اور یہ اس لئے کہ وہ ان کو بچا سکے جو مَوت کے خوف سے اپنی تمام عمر کو غلامی میں بسر کرتے ہیں۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یسعیاہ ۵۳:۹ اور عبرانی ۲:۹ کو حفظ کریں۔

برائے غور و فکر اور دُعا۔

یسُوع مسیح نے خدا کے فضل سے ہر ایک انسان کی خاطر مَوت کا مزہ چکھا۔

ہاں اے خداوند اگر میں مَوت کے سایہ کی وادی میں سے گذروں، تو مجھے کچھ خوف و خطر نہ ہوگا کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔

یسُوع مسیح نے فرمایا:۔ اگر کوئی میرا حکم مانے تو وہ کبھی مَوت کو نہ دیکھیگا۔ (جسمانی مَوت فقط نئی زندگی میں داخل ہونا ہوگا) وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اگر مر بھی جائے تو بھی زندہ ہوگا اور وہ جو مجھ میں زندہ رہتا اور مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ مریگا۔

کیا تُو اس پر ایمان لاتا ہے؟

ہاں اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں تُو میری بے اعتقادی کو دُور کر۔ یہ

بخش کہ کاش میں اپنے آخری لمحوں میں موت کے دُکھوں کی وجہ سے تجھ سے
رُوگردانی نہ کروں۔

مسیح کے ساتھ الگ ہو جانا اور اُس کے ساتھ رہنا بہت بہتر ہے۔
جینا میرے لئے مسیح ہے اور موت نفع ہے۔

اکتالیسواں سبق

صُبح قیامت

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس یوحنا ۲۰: ۱-۱۸ + مقدس متی ۲۸: ۱۱-۱۵

نظرِ ثانی اور تمہید۔

یُوحنا ۱۹: ۲۵ اور متی ۲۷: ۶۱ کو پڑھئے جہاں لکھا ہے کہ کس طرح مریم مگدلینی
نے جو ان چند اشخاص میں سے ایک تھی جو مسیح کی صلیب کے پاس تھے جبکہ باقی سب
اپنے خداوند کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اپنے خداوند کی قبر کا پتہ رکھا تھا اور یقیناً وہ
اس بات کی آرزومند ہوگی کہ مسیح کی لاش کی آخری خدمات میں حصہ لے۔ جمعہ کے
مغرب سے لیکر ہفتہ کے مغرب تک یہ بیچاری مسیح کے دیگر وفادار شاگردوں کی
مانند پوشیدگی میں روتی رہی ہوگی کیونکہ اہلِ یہود سبت کے دن آرام کرنے کے
سخت پابند تھے۔ بیچارے شاگردوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خدا کی تمام طاقت
و قدرت۔ اُس کی محبت اور اُس کا حُسن و جمال یسُوع مسیح کی موت کے ساتھ
اس دُنیا سے جاتا رہا یا بہ الفاظ دیگر دُنیا ان کے لئے تاریک ہو گئی۔

سبق

یُوحنا ۲۰: ۱ و ۲۔ مریم مگدلینی قبر پر۔ دیکھئے جُونہی سبت ختم ہؤا اور ہفتہ
کے پہلے دن یعنی کام کرنے کے دن کی صبح ہوئی تو آفتاب کی پہلی شعاع کے نمود کے
ساتھ ہی یہ بیچاری وفادار رُوح اپنے خداوند کی قبر پر آتی ہے۔

آیات ۳-۷۔ پطرس اور یُوحنا قبر پر۔ بھاری پتھر قبر پر سے ہٹایا گیا
ہے اور قبر بالکل خالی ہے۔

یہ چوروں کا کام نہیں کیونکہ کفن اور وہ کپڑے جن سے مسیح کے سَر اور
پاؤں باندھے گئے تھے موجود ہیں گویا وہ پاک جسم ہوا کی مانند کفن اور کپڑوں میں
سے نکل گیا اور وہ ویسے کے ویسے ہی پڑے رہ گئے۔

آیت ۸۔ اُن کپڑوں کو پڑا دیکھکر یوحنا کو یقین ہو گیا کہ اُس کا خداوند
زندہ ہو گیا ہے۔

آیات ۱۱-۱۳۔ مریم مگدلینی اور فرشتے۔ وہ قبر جس کی حفاظت
پہرہ دار کر رہے تھے اب فرشتوں کی زیر نگرانی ہے۔

آیات ۱۴-۱۸۔ مریم مگدلینی اور زندہ خداوند۔ اس حکم میں جو نفی
کی صورت میں ہے ایک وعدہ پایا جاتا ہے (آیت ۱۷) مجھے نہ چھو (یعنی ابھی نہیں)
ایسا زمانہ آنے والا ہے جب میری حضوری تمہارے نفس اور تمہارے دست و
پا سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہوگی۔

متی ۲۸: ۱۱-۱۵۔ فوجی پہرہ دار اور محافظ فرشتے۔ آپ پڑھ چکے
ہیں کہ پہرہ داروں کو کیا ہؤا تھا اور جو کچھ اُنہوں نے سردار کاہنوں سے بیان کیا
وہ بھی آپ متی ۲۸: ۲-۶ میں پڑھ سکتے ہیں۔ آسمانی پہرہ داروں یعنی فرشتوں
کا نازل ہونا فوجی پہرہ داروں کو گویا زلزلہ کی خوفناک جُنبش معلوم ہوئی اور "خدا
کا فرشتہ" باقیوں کا مہیب سپہ سالار تھا۔ اُس نے قبر پر سے مُہر شدہ پتھر کو

ہٹا دیا اور خود اُس پر یُوں بیٹھ گیا گویا قبر اُس کے قبضہ میں ہے ۔ خوفزدہ پہرہ دار پہلے تو مُردہ سے ہو گئے اور پھر جیسے آپ آیت ۱۱ میں پڑھتے ہیں وہاں سے غائب ہو گئے تاکہ حاکم کو بتائیں کہ کس طرح اور پہرہ داروں نے اُن کی جگہ لے لی۔

آہ سردار کاہنوں کی تمام تجاویز پر پانی پھر گیا۔ اُنہوں نے اس قدر محنت و مشقت ۔ جد و جہد ۔ کینہ پر کینہ اور عداوت پر عداوت کا اظہار کیا تاکہ وہ پاک ذات قتل کیا جائے لیکن اُن کی تمام سعی و کوشش رائیگاں گئی۔

یوحنا ۲۰: ۱ ۔ ہفتہ کا پہلا دن ۔ اب آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہفتہ کا پہلا دن کیوں ہم مسیحیوں کے لئے پاک خوشی اور اپنے خداوند کی یادگاری کا دن ہے اب تک ہفتہ کا ساتواں روز سبت منایا جاتا تھا جیسا کہ اب تک اُن یہودیوں کے درمیان رائج ہے جنہوں نے خداوند یسُوع مسیح کو قبول نہیں کیا۔ لوگ اپنی عادات زندگی بغیر اہم اسباب کے نہیں بدلتے اور یہ حقیقت کہ خداوند مسیح کے تمام پیرو ہفتہ کے پہلے دن کو سبت مانتے ہیں یہ ظاہر کرتی ہے کہ اُن کے نزدیک اُن کے خداوند کا زندہ ہونا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ خداوند مسیح کے زندہ ہونے کے بعد یہودیوں کا سبت یعنی جس دن اُن کے دیگر قومی بھائی عبادت کرتے تھے مسیح کے قبر میں سے زندہ ہونے کے دن سے بڑھکر اہمیت نہیں رکھتا۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے ۔ رومیوں ۶: ۹-۱۱ کو حفظ کریں۔

برائے دعا و حمد و ثنا

اے قادر مطلق خدا ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تیرے بیٹے یسُوع مسیح نے موت پر فتح حاصل کی اور ہمارے لئے ابدی زندگی کا دروازہ کھول دیا۔

ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ موت ہمارے خداوند پر قبضہ نہ کر سکی اور موت کا اُس پر کچھ اختیار نہیں۔

ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ وہ زندگی کا شہزادہ ہے اور موت اس کے ذریعہ سے فتح کا لقمہ بن گئی۔

اے خدا یہ بخش کہ ہم اُس کو اور اُس کے زندہ ہونے کی قدرت کو اور اُس کی مصیبت کی شراکت کو جان لیں۔

یہ بخش کہ ہم بپتسمہ پانے کے وقت گناہ کے اعتبار سے مر جائیں تاکہ اُس وقت سے ہم گناہ کے غلام نہ ہوں۔

اے خداوند ہم کو تیار کر تاکہ ہم زندگی کے اعتبار سے زندہ ہوں اور اپنے خداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے خدا کے لئے زندہ رہیں۔

بیالیسواں سبق

روزِ قیامت کی سہ پہر اور شام

مقامات برائے مطالعہ ۔ مقدس لوقا ۲۴: ۱۳-۳۵ ۔ مقدس یوحنا ۲۰: ۱۹-۲۳۔

نظرثانی اور تمہید۔

خداوند یسُوع مسیح کے زندہ ہونے کے دن کی سہ پہر کا وقت ہے۔ قیامت کے فرشتوں کو سپاہیوں کے پہرہ داروں نے دیکھا ہے اور وفادار مستورات میں سے بعض نے بھی مع یوحنا اور پطرس اُن کو دیکھا بلکہ اُنہوں نے قبر کو بھی خالی دیکھا ہے۔

زندہ خداوند کو مریم مگدلینی نے دیکھا ہے لیکن ہنوز خداوند کے شاگردوں
میں سے اکثروں پر مایوسی اور غم کا عالم طاری ہے کیونکہ جس کے متعلق اُن کو
یقین تھا کہ اُن کی قوم کو رہا کریگا اُس نے اپنے آپ کو دُشمنوں کے ہاتھ میں
چوروں کی مانند گرفتار کروا دیا بلکہ مجرموں کی طرح مارا بھی گیا۔ اُن کو یہ خیال ہے کہ چونکہ
اُن کی تمام اُمیدیں خاک میں مل گئیں لہٰذا اب زندہ رہنا بالکل بیکار ہے۔ آج کے
بیان سے اُن کے دل و دماغ کی تصویر آپ کی نظروں کے سامنے آجائیگی۔

سبق

لُوقا ۲۴: ۱۳ و ۱۴ - عماؤس تک سفر - عماؤس یروشلیم سے سات میل
کے فاصلہ پر تھا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شاگرد یروشلیم سے رُخصت ہو رہے
تھے کیونکہ وہ نہایت رنجیدہ خاطر تھے اور یہودی عید کے نغموں اور مزامیر کی آوازیں
اور لوگوں کے رنگا رنگ لباس وغیرہ اُن کے رنج و غم کے باعث اُن کو بُرے معلوم
ہوتے تھے۔

آیات ۱۵ - ۱۸ - نہ مریم مگدلینی نے اور نہ ان دو شاگردوں نے یسُوع مسیح
کو فوراً پہچان لیا تھا۔ یاد رکھئے کہ یہ خیال اُن کے دلوں میں جاگزین تھا کہ ان کا خداوند
مر گیا ہے اور اُن کو ہرگز یہ اُمید نہ تھی کہ وہ اس کو پھر کبھی ملینگے۔ پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ
مُردوں میں سے زندہ ہو جانے کے بعد خداوند یسُوع کے جسم میں غیر فانی نُور بھی کسی
قدر اثر کر رہا تھا جس کے باعث ممکن ہے کہ اُس میں تبدیلی ہوگئی ہو۔

آیات ۱۸ - ۲۴ - خداوند مسیح کے شاگردوں کے دل و دماغ کی جو حالت
اُس وقت تھی اُس کی کامل تصویر کلیُپاس پیش کرتا ہے۔

آیت ۲۱ - اِس آیت پر غور کریں کیونکہ اُس میں اُس اُمید کا ذکر ہے جو مفقود
ہو چکی تھی۔ اُن کی اُمیدوں کا برباد ہو جانا کوئی عجیب بات نہ تھی کیونکہ اُنہوں نے مسیح سے

بہت ہی کم توقع کی تھی۔
اُن کو یہ اُمید تھی کہ وہ قوم اسرائیل کو رومیوں کے پنجے سے رہائی دیگا اور
اسرائیلیوں کے لئے خوشی اور راستبازی کی بادشاہی قائم کریگا لیکن خداوند مسیح
دُنیا میں اِس لئے نہ آیا تھا کہ فقط ایک ہی قوم کو مُلکی مصائب سے رہائی بخشے بلکہ
اِس لئے کہ تمام بنی نوع انسان کو شیطان کے قبضہ سے مخلصی عطا فرمائے۔
اِس لئے تاکہ وہ ہر ایک گنہگار کو جو اُس کی طرف رجُوع کرے بدی
سے بچائے اور ایک ایسی بادشاہی قائم کرے جو غیر محدُود ہو۔
بجائے اس کے کہ شاگرد مسیح سے سیکھتے کہ خدا کس طور پر کام کرتا ہے
اُنہوں نے خود یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ خدا کے کام کرنے کے طریقے کیا ہونے چاہئیں۔

آیات ۲۵ - ۲۷ - یسُوع مسیح نے خود اُن کو خدا کے پاک کلام میں سے
سکھایا تھا کہ خدا کے کام کرنے کے طریقے کیا ہیں اُس نے اُس مقام سے
شروع کیا تھا جہاں اُنہوں نے سخت غلطی کی تھی یعنی یہ کہ "کیا مسیح کو تکلیف نہیں
اُٹھانا چاہئے؟" اُس نے موسیٰ کی کتاب سے اُن کو دکھایا کہ گناہ کی قربانی سے
متعلق کیا قانون ہے۔ صحفِ انبیا اور مزامیر میں سے اُس نے یہ سکھایا کہ خدا
کا بندہ دُکھ اُٹھائیگا اور ایک بادشاہ راستبازی سے حکومت کریگا۔ آپ بھی
اُن پیشینگوئیوں سے واقف ہیں جو زبُور ۲۲ اور یسعیاہ ۵۳ میں مرقوم ہیں۔

آیات ۲۸ - ۳۲ - آخر کار شاگرد اُس کو اس کے اپنے فعل سے پہچان
لیتے ہیں۔ وہ بجائے مہمان کے میزبان بن جاتا ہے۔

آیات ۳۳ - ۳۵ - وہ اِس قدر خوش ہو جاتے ہیں کہ اپنی خوشی کے باعث
فوراً سات میل کا سفر کرتے ہیں تاکہ خوشخبری اَوروں تک پہنچائیں۔

یوحنا ۲۰: ۱۹ - ۲۳ - اُسی دن کی شام - ان آیات میں اس شام کے

واقعہ کا بیان ہے جب وہ دو خوشدل شخص شام کی تاریکی میں پہاڑی راستوں کو طے کر کے اپنے رفیقوں کے پاس پہنچے اور اُن سے تمام واردات بیان کی۔ یسُوع مسیح کا بند دروازوں میں سے گذر جانا مُردوں میں زندہ شدہ جسم کی نئی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت ۲۱۔ یسُوع مسیح اپنے بندوں کو کس طرح بھیجتا ہے؟

جس طرح وہ خود بھیجا گیا تھا یعنی محبّت رکھنے۔ خدمت کرنے۔ دُکھ اُٹھانے۔ تعلیم دینے اور ڈھونڈنے اور بچانے کو اُس نے یہ سب کچھ اُس قدرت کے باعث کیا تھا جو اُس کو خدا کی طرف سے حاصل ہوئی تھی (لُوقا ۴: ۱۸) اب وہ یہ قدرت اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے (یعنی محبّت رکھنے۔ خدمت کرنے۔ کام کرنے۔ مُصیبت اُٹھانے۔ ہدایت کرنے۔ ڈھونڈنے اور بچانے کی قدرت اور طاقت) تاکہ اُن کے تمام کام اُن کے اپنے اختیار سے نہ ہوں۔ اُن پر اپنا دم پُھونکنے سے مُراد ہے اپنی رُوح کو اُن کے اندر ڈالنا۔

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے۔ یسعیاہ ۵۳: ۱۰و۱۱ کو حفظ کریں۔

(آپ نے اِس مقام کے بیشتر حصّہ کو سیکھ لیا ہے۔ غالباً یہ یسُوع مسیح نے عماؤس کو سفر کرتے ہوئے اپنے شاگردوں کے لئے واضح کیا ہوگا۔

دُعا۔ اے مُردوں میں سے زندہ خداوند۔ جو کچھ کتب مقدسہ میں تیرے متعلق مرقوم ہے مجھ پر واضح کر تاکہ میرے اندر یعنی میرے دل میں تیری تعلیم کے لئے جوش اور غیرت کی آگ روشن ہو جائے۔

کُتب مقدّسہ کے مطالعہ پر نوٹ

وہ کُتب مقدسہ جو خداوند یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے لئے زندہ بنائیں عہد عتیق کے صحیفے تھے۔ اگر آپ نے اب تک اُن کے متعلق تعلیم حاصل نہیں کی تو اُن کو پڑھیے اور اُن سے متعلق جو تفسیریں اور تشریحیں ہیں اُن کا مُطالعہ بھی کیجئے۔ کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی شائع کی ہوئی کئی ایک ایسی کُتب ہیں جن سے عہد عتیق کے مطالعہ میں آپ کو مدد مل سکتی ہے۔

جب آپ کا یہ سلسلۂ تعلیم و تربیت ختم ہو جائے تو آپ روزانہ تلاوتِ کلام مقدس کے لئے کسی انجمن کے شریک بن جائیں اور ایسا کرنے میں آپ کا اُستاد آپ کی مدد کر سکیگا۔

تینتالیسواں سبق

انجیلی رسالت اور صعُود

مقامات برائے مطالعہ۔ مقدس متی ۲۸: ۱۶-۲۰ + اعمال ۱: ۱-۱۴۔

نظرِ ثانی اور تمہید۔

آپ نے گذشتہ سبق میں دیکھا ہے کہ کس طرح زندہ مسیح نے فرمایا کہ وہ اپنے بندوں کو اُسی طرح بھیجتا ہے جس طرح باپ نے اس کو بھیجا تھا (یوحنا ۲۰: ۲۱) یہ کیسے ہوُا؟

آج ہم اِن احکام کا مفصّل بیان پڑھتے ہیں جو خداوند نے اپنے شاگردوں کو اپنی خدمت کے جاری رکھنے اور اس کی تیاری کے متعلق دیئے تھے۔

سبق

متی ۲۸: ۱۶-۲۰ - انجیلی رسالت - پس بپتسمہ ان کے لئے ازبس ضرور ہے جو مسیح کے بندے ہونا چاہتے ہیں اس کے لئے تعلیم کی بھی ضرورت ہے۔

پھر یسوع مسیح کے شاگردوں کے لئے ضرور ہے کہ وہ تمام دُنیا میں جا کر اس کے مبارک نام کی منادی کریں۔ پوشیدہ اور خُفیہ مسیحیت کی ہرگز گنجائش نہیں نیز یسوع مسیح نے وعدہ کیا ہے کہ وہ زمانہ کے آخر تک اپنے بندوں کے ساتھ رہیگا اور اُس کے بندے آپ کو بتائینگے کہ وہ اپنے وعدہ کو پُورا کرتا ہے

اعمال ۱: ۱-۳ - یسُوع مسیح زندہ ہونے کے بعد چالیس دن تک اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا رہا۔ وہ ہر وقت اُن کے ساتھ نہ رہا لیکن گاہے گاہے ان کے درمیان ہو کر ان کو اپنے اور اپنی بادشاہی سے متعلق باتیں سکھاتا رہا جو وہ اس سے پیشتر نہ سیکھ سکتے تھے۔ لوقا ۲۴: ۴۵-۴۸ کو دوبارہ پڑھیئے۔ مسیح جسمانی طور پر ہمیشہ ان کے ساتھ نہ تھا کیونکہ وہ ان کو یہ سکھایا چاہتا تھا کہ وہ اس کو اپنی جسمانی آنکھوں سے نہیں بلکہ اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھیں اور جان لیں کہ وہ رُوحانی طور پر اُن کے اندر ہر وقت موجود رہتا ہے۔

آیات ۴ و ۵ - وہ اُن کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ خاص طور سے اُس روح کے نازل ہونے کا انتظار کریں جس کے متعلق وہ ان کے ساتھ اپنے مرنے سے ایک رات پیشتر گفتگو کرتا رہا تھا (یوحنا ۱۴: ۱۶-۱۸)

خداوند مسیح اس روح کے خاص نازل ہونے کو رُوح کا "بپتسمہ" کہتا ہے کیونکہ بپتسمہ سے مُراد نئی زندگی کا آغاز ہے۔ اُن کے خداوند کا اپنی روح کے وسیلہ سے زندہ اندرونی طاقت کے ساتھ اُن کے پاس واپس آنا ان کے لئے زندگی

کا آغاز تھا۔

آیات ۶-۸ - دیکھئے اسرائیلی بادشاہی سے متعلق ان کا تصور کس آہستگی سے اُن کے دِلوں سے دُور ہوتا ہے۔ ہم ایک مرتبہ پھر یہ سیکھتے ہیں کہ مسیح کی بادشاہی رُوحانی بادشاہی ہے جو تمام دُنیا کے لئے ہے۔

آیات ۹-۱۱ - صعُود - مسیح کی صورت کے بدل جانے کے بیان کا بادل سے جو خدا کی حضوری کا نشان ہے مقابلہ کیجئے۔ وہ آسمان کے اندر "داخل ہو گیا"۔ اس واقعہ کی پُوری شان اور بزرگی کو معلوم کرنے کے لئے افسیون ۱: ۲۰-۲۳ کو پڑھیئے۔ اس مقام پر آسمانی نقطۂ نگاہ سے بیان کیا گیا ہے اور رسولوں کے اعمال میں دُنیوی شاہدوں کے نُقطۂ نگاہ سے۔

آسمان وہاں ہے جہاں خدا ہے اور خدا ہمارے نزدیک ہے بلکہ خُدا اور سب چیزوں سے زیادہ ہمارے قریب ہے۔ پس مسیح نے اپنے دوستوں سے جُدا ہو کر اُن کو اپنے صعُود سے یہ سکھایا کہ وہ اس کی جسمانی حضوری پر بھروسہ نہ کریں کیونکہ وہ خدا کی مانند ہمیشہ بلکہ دُنیا کے آخر تک اُن کے ساتھ رہیگا۔

آیات ۱۲-۱۴ - شاگرد اکثر ساتھ ساتھ رہتے اور رُوح القدس کے بپتسمہ کا انتظار کرتے تھے جس کے وسیلہ سے ان کی طاقت اور گواہی دینے والی زندگی کا آغاز ہونے کو تھا۔ وہ بالاخانہ میں تھے اور ممکن ہے کہ یہ بالاخانہ وہی کمرہ ہو جس میں وہ اکثر جایا کرتے تھے اور غالباً اسی کمرہ میں خداوند یسُوع نے اُن کے ساتھ پہلی مرتبہ رُوح القدس کا وعدہ کیا ہو (یوحنا ۱۴: ۱۶-۲۷)۔ یہاں شاگردوں کو ضرور اپنے خداوند کے کلمات یاد آئے ہونگے۔

یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح انتظار کر رہے ہیں؟ یہ مسیح کے گیارہ شاگرد۔ عورتیں جو مسیح کی صلیب کے پاس نہایت وفاداری سے کھڑی رہی تھیں۔ مریم

اور یسُوع مسیح کے بھائی ہیں - مؤخرالذکر پہلی ہی مرتبہ باقیوں کے ساتھ شریک ہوئے ہیں - ان کے نام متی ۱۳: ۵۵ میں درج ہیں - ہم نے دیکھا ہے کہ ابتک وہ یسُوع مسیح کی نکتہ چینی کرتے رہے تھے -(یوحنا ۷: ۵) لیکن ہم کو معلوم ہے کہ مسیح زندہ ہونے کے بعد نہایت محبّت کے ساتھ ان میں سے اپنے ایک بھائی یعقوب نامی کو دیکھنے گیا تھا اور بعدازاں وہ مسیح کے شاگردوں میں سے ایک بن گیا تھا - مسیح کے بھائیوں میں سے دو کو یعنے یعقوب اور یہوداہ کو عہدِ جدید کے دو خط لکھنے کا شرف حاصل ہُوا - خداوند یسُوع کی ماں کو کِس قدر خوشی ہوئی ہوگی جب اُس نے دیکھا ہوگا کہ خاندان کے دیگر شرکاء اپنے بھائی یسُوع پر ایمان لے آئے ہیں -

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے متی ۲۸: ۱۸-۲۰ کو ازبر کریں -

برائے غور وفکر

مَیں مقدس یوحنا کی انجیل کے افتتاحی الفاظ کی جانب پھر راغب ہوتا ہوں - مَیں پھر خدا کے ازلی کلام کو مجسّم ہوتے اور اپنے درمیان بُود وباش کرتے دیکھتا ہوں -

اب خداوند مسیح اپنی سفری زندگی کو خیموں میں بسر کرکے آسمانی مقاموں کی غیر فانی زندگی میں داخل ہوجاتا ہے لیکن تعجب انگیز بات یہ ہے کہ وہ الٰہی زندگی اور عالمِ وجود کے مرکز میں اپنے ہمراہ ایک جلالی بے عیب انسانی جسم اور کامل انسانی ذات کو لے گیا -

اُس آسمانی عالم میں تمام موجودات کے مرکز کے درمیان ہمارا ایک بھائی

تخت نشین ہے اور وہ ہماری شفاعت کے لئے تاابد زندہ ہے - یسُوع مسیح ابنِ خدا آسمان میں داخل ہوگیا لیکن اس صورت میں نہیں کہ وہ ہماری کمزوریوں کو محسوس نہیں کرسکتا بلکہ ایک ایسے شخص کی صورت میں جو سب باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا تو بھی بیگناہ رہا - پس آیئے ہم دلیری کے ساتھ آسمانی تخت کے حضور جائیں کیونکہ ہمارے بھائی نے ہم کو دکھا دیا ہے کہ اس کا تخت دیگر تمام تختوں کی نسبت فضل میں اعلیٰ ہے - پس آیئے ہم رحم وفضل حاصل کریں تاکہ وہ ضرورت کے وقت ہماری مدد کرسکیں -

برائے دُعا

اَے خداوند خدا مجھے یہ سکھا کہ مَیں اپنی تمام احتیاجات اور اپنے خیالات کو تیرے آسمانی تخت کے پاس لاؤں کیونکہ وہاں خداوند یسُوع مسیح تخت نشین ہے جو مجھ کو قبول کرنے کو تیار ہے -

اَے خداوند مجھے یہ سکھا کہ مَیں اس دُنیا میں اُس یسُوع کے نام کی گواہی دُوں جو میرا صعُود کردہ خداوند ہے اور اس کام میں میری مدد کرنے کو تیار ہے -

مجھے یہ سکھا کہ مَیں اُس کے سامنے سربسجُود ہوں جس نے ابنِ آدم کی صورت میں محبّت رکھی اور یہ بخش کہ مَیں آسمانی مقاموں کے تمام مقدسین کے ساتھ یہ کہہ سکُوں کہ "اے غیر محدود جلال کے بادشاہ ابدالآباد تک تیرے نام کی ستایش وتمجید ہو"

یہ بخش کہ ہم بھی اپنے دل ودماغ میں اُن آسمانی مقاموں پر صعُود کرجائیں جہاں ہمارا نجات دہندہ یسُوع مسیح ہم سے پیشتر گیا ہے اور وہاں اُس کے ساتھ ہمیشہ سکونت کریں - آمین -

چوالیسواں سبق

پینٹیکوست

مقام برائے مطالعہ- اعمال ۲ باب-

نظرِثانی اور تمہید-

اعمال ۱: ۵ کو پھر پڑھئیے- ذرا غور کیجئے اور دیکھئے کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو رُوح کے نُزول کے وقت کن باتوں کا انتظار کرنے کو کہا تھا-

تسلّی کی اُمید (یوحنا ۱۴: ۱۶)- قوت کی اُمید (اعمال ۱: ۸) [نوٹ- فقط اپنی اندرونی زندگی کے لئے نہیں بلکہ مسیح کے گواہ ہونے کے لئے بھی] رُوحانی باتوں کی تعلیم حاصل کرنے کی اُمید (یوحنا ۱۴: ۲۶)- یسوع مسیح کی رُوحانی حضوری اور اُن کے دلوں میں اُلوہیت کے سکونت پذیر ہونے کی اُمید (یوحنا ۱۴: ۱۶-۲۳)-

آج ہم اس وعدہ کے پُورا ہونے کا بیان پڑھتے ہیں- مسیحی جماعت کہاں بیٹھکر اس وعدہ کے پُورا ہونے کا انتظار کر رہی تھی (اعمال ۱: ۱۳ و ۱۴)-

سبق

اعمال ۲: ۱- پینٹیکوست کا دن- آپ نے عید فسح کا ذکر سُنا ہے جو اہلِ یہود کی تین بڑی عیدوں میں سے ایک تھی- اس عید کے موقع پر یہودی یروشلیم کی ہیکل کی زیارت کرنے جاتے تھے آپ کو معلوم ہے کہ یسوع مسیح عید فسح کے ایّام میں صلیب پر لٹکایا گیا تھا- عید فسح کے پچاس دن کے بعد ایک اور بڑی عید منائی جاتی تھی جو فصل کے آخر میں ہوتی تھی اور اس عید کے وقت اس

نئی گیہوں سے جو سال بھر ذخیرہ کے طور پر رکھی جاتی تھی روٹیاں بنائی جاتی تھیں اور اُن میں سے دو نہایت سنجیدگی کے ساتھ ہیکل میں خدا کے حضور نذر کی جاتی تھیں- یہ عید پینٹیکوست کہلاتی تھی اور ایسے موسم میں ہوتی تھی جب سفر کرنا آسان ہوتا تھا پس بہت سے یہودی جو دیگر ممالک میں رہتے تھے اور جو باقی عیدوں کے لئے یروشلیم نہ آسکتے تھے عید پینٹیکوست کے لئے آجاتے تھے-

آیت ۲- ہوا- کیا یہ لفظ آپ کی توجّہ کو مسیح کے اُن الفاظ کی جانب ملتفت نہیں کرتا جو اُس نے انسان کے اندر کی رُوح کا مقابلہ ہوا کی پوشیدہ اور پُر اسرار حرکت کے ساتھ کرتے ہوئے فرمائے تھے (یوحنا ۳: ۸)-

آیت ۳- آگ- سبق ۲ میں ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ یوحنا اصطباغی کی پیشینگوئی کے معنی آپ کو سکھائینگے (متی ۳: ۱۱) اس آیت میں اس کے معنی درج ہیں- اس ظاہری نشان سے شاگردوں کو ضرور تسلّی اور یقین حاصل ہو گیا ہوگا- یہ احساس اُن کی اپنی رُوحوں کی بزرگی اور عظمت کا احساس نہ تھا کیونکہ خدا نے اُن کو یہ نشان آسمان پر سے نازل ہونے والے رُوح کا دیا تھا-

آیت ۴- بھر گئے- ہم عہد عتیق میں گذشتہ صدیوں کے مقدّسوں کے ساتھ خدا کے تعلّقات اور معاملات کا بیان پڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ خدا کی رُوح اُن پر وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہی اور کسی خاص کلام یا کام کی اُن کو تحریک دیتی رہی- لیکن یسوع مسیح نے اپنے بندوں کو جتایا کہ رُوح اب اُن کے ساتھ اور اُن کے اندر رہیگی (یوحنا ۱۴: ۱۷) اور ان الفاظ "روح القدس سے بھر گئے" کو آپ مسیح کے بندوں کے بیان میں بار بار استعمال ہوتے ہوئے دیکھینگے-

آیات ۵-۱۳- مسیح کے شاگردوں نے اُس سے یہ سیکھا تھا کہ وہ

رُوح القدس کے گواہ ہونے کے لئے قوت پائینگے (اعمال ۱: ۸) اب دیکھئے کہ اس وقت جبکہ یروشلیم مختلف ممالک کے باشندوں سے معمور ہے اُن کو یہ قوت کس طور پر ملی تاکہ وہ اُن کے سامنے مسیح کے گواہ ٹھہر سکیں گویا ان کا خداوند اُن کو یہ یاد دلایا چاہتا ہے کہ اُس کا پیغام فقط ایک مُلک کے باشندوں کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ دُنیا کی تمام اقوام کے لئے ہے۔

آیات ۱۴ — ۴۰ - مقدس پطرس کی پہلی گواہی۔ (۱) قوت کا وعدہ پُورا ہوتا ہے۔ وہ جس نے خوف کی وجہ سے اپنے خداوند کا انکار کیا تھا اب اُسی شہر میں جہاں اب تک خداوند کے دُشمن موجود ہیں علانیہ کھڑا ہوتا ہے آیت ۲۳ کی دلیری پر غور کریں۔

(۲) اُسی وقت ہدایت اور تعلیم کا وعدہ بھی پُورا ہوتا ہے۔ اس سے چند ہفتے پیشتر پطرس عہد عتیق کے مقامات کا مطلب مطلق نہ سمجھتا تھا لیکن اب وہ خداوند یسوع مسیح کو وہاں صاف اور واضح طور پر دیکھتا ہے۔

(۳) نہایت غور اور توجہ سے مسیح کے متعلق پطرس کی گواہی کو پڑھیئے (آیات ۲۲ و ۲۴ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۶) اور بڑی احتیاط سے اس کا مقابلہ کلیپاس کی گواہی سے کیجئے جو اُس نے مسیح کے زندہ ہونے کا علم حاصل کرنے سے پیشتر دی تھی (لُوقا ۲۴: ۱۹ — ۲۱) زندہ خداوند اور مرحوم نبی کے درمیان فرق دیکھئے! یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں کہ پطرس کہتا ہے کہ مسیح کے شاگردوں کا خاص کام اس کے زندہ ہونے کی گواہی دینا ہے۔

(۴) پھر دیکھئے کہ مقدس پطرس اُس روح القدس کے متعلق کیا کہتا ہے جس کی قدرت کے باعث وہ اس وقت کلام کر رہا ہے:-

(اُ) یہ روح زندہ اور آسمان پر صعود کردہ خداوند نے نازل کی ہے۔

(آیت ۳۳)

(ب) مسیح خداوند کا یہ انعام فقط پطرس اور اس کے رفیقوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر ایک کے لئے ہے جو خداوند یسوع مسیح کا مبارک نام لیتا اور اُس کی خداوندی کو قبول کرتا ہے۔

آیات ۴۱ و ۴۲ — پہلی گواہی کا نتیجہ۔ دیکھئے شاگرد اپنے خداوند کی ہدایات کو کس طرح بجا لاتے ہیں۔

مسیح کی ہدایات

۱۔ "بپتسمہ پانا" . . . . متی ۲۸: ۱۹

۲۔ "تعلیم" . . . . متی ۲۸: ۲۰

۳۔ "روٹی کو توڑنا" . . . . متی ۲۶: ۲۶ / ۱۔کرنتھی ۱۱: ۲۳ و ۲۴

اُس وقت سے لیکر اب تک مسیح کے شاگرد ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔

آیات ۴۳ و ۴۷ - مسیحی کلیسیا کا ابتدائی زمانہ

شاگرد کا کام

حفظ کرنے کے لئے - یُوحنّا ۱۴: ۲۶ و ۲۷ کو حفظ کریں۔

برائے دُعا

کیا اب آپ مسیح کے بندوں کی مندرجہ ذیل دُعا کے معنوں کو کسی قدر سمجھ سکتے ہیں یا نہیں؟ یعنی اس دُعا کے معانی کو کہ:- "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل - خدا باپ کی محبت اور پاک روح کی شراکت ہم سب کے ساتھ رہے۔" آمین۔

کیا آپ اس کو اپنی دُعا بنا سکتے ہیں؟ اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو آپ بھی بہ عاجزی باقی مقدسین کے ساتھ دُعا اور حمد و ثنا میں شریک ہوں اور کہیں "خدا باپ۔ بیٹا اور روح القدس کا جلال ہو"۔ آمین۔

خاتمہ

آپ کے اسباق آپ کو ایک ایسے مقام پر لے آتے ہیں۔ جہاں پہنچ کر آپ نے زمین پر مسیح خداوند کی جماعت کا آغاز دیکھ لیا ہے اور اب ضرورت ہے کہ آپ اُن حقایق کے متعلق مزید علم حاصل کریں جو روح القدس نے اس جماعت کو سکھائے تھے اور "مسیح میں" زندگی کے بارے میں جو اُس وقت سے لے کر اب تک اسی طرح برقرار ہے اور زیادہ سیکھیں۔ نیز آپ کو روح القدس کے اس انعام کے متعلق بھی جاننا چاہئے۔ پس آپ سبقوں کا ایک اور سلسلہ شروع کرینگے جن میں آپ مسیحی جماعت کے اساسی اُصول اور عقائد کے متعلق سیکھینگے۔ آپ گرجہ میں آئینگے اور وہاں مسیح خداوند کو اس کے بندوں کے درمیان پائینگے۔ آپ اپنے اُستاد سے دریافت کیجئے کہ آیا اس وقت بھی کوئی ایسی ادنےٰ خدمت ہے جو آپ مسیح کے لئے کر سکتے ہیں یا نہیں۔ آپ دُعا کی زندگی کے متعلق بھی سیکھینگے جس میں مسیح اپنے آپ کو روحوں کو دے دیتا ہے۔ ان تمام باتوں کے سیکھنے کے لئے ایک عمر درکار ہے۔ آپ چند ماہ کی تعلیم کے بعد وہ اس راہ کے سر پر پہنچ جائینگے راہ تو دراز ہے لیکن اجر بہت ہی بڑا ہے۔ اُٹھ اور خوش ہو کہ مسیح تجھ کو بُلا رہا ہے۔

سیرۃ المسیح والمحمد ۔ اسلام کے بانی کی زندگی کا مسیح کی زندگی سے مقابلہ ۔ ۲ آنہ ۔

شیخ میکائیل منصور ۔ جامعہ ازہر مصر کے مشہور عالم اسلامی مدرسۂ دینیات کے ایک اُستاد کا مسیحی ہو جانا ۔ ۳ آنہ ۔

شانِ صلیب ۔ از پادری زویمر صاحب ۔ یہ کتاب نہ صرف مسیحیوں ہی کے لئے مفید ہے بلکہ غیر مسیحیوں کے لئے بھی ۔ ۶ آنہ ۔

صراط المستقیم ۔ خدا کی ذات وصفات اور خدا کے اور انسانوں کے حقوق کے بارہ میں اسلام اور مسیحیت کی تعلیمات کا مقابلہ ۔ ۴ آنہ ۔

عبداللہ ۔ دینی حقائق پر ایک یہودی ۔ ایک مسیحی اور ایک محمدی کے درمیان بات چیت ۔ ۶ پائی ۔

عبدالمسیح ولد اصحاق کندی ۔ عبداللہ ہاشمی ایک مسلمان مولوی کا عبدالمسیح کندی مسیحی کو اسلام کی دعوت دینا اور کندی کا جواب دینا جس میں اسلام و مسیحیت کا عالمانہ مقابلہ کر کے مسیحی دین کی فضیلت ثابت کی ہے ۔ ۱۰ آنہ ۔

عیسیٰ کی سیرت ۔ تمام بنی نوع انسان پر خداوند یسوع مسیح کو جو فوقیت حاصل ہے اس کے ناطق دلائل ۔ ۱ آنہ ۔

کیا مسیح جبراً مصلوب ہوئے؟ زبردست دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مسیح نے اپنی خوشی سے صلیب پر تمام جہان کے گناہوں کے کفارہ کے طور پر جان دی ۔ ۶ پائی ۔

مسیح کی موت کے مختلف پہلو ۔ یعنی اس کے اسرار ونتائج ۔ ۲ آنہ ۔

مسیحی عقیدہ اور زندگی ۔ اقراریوں کے لئے ہدایات ۔ ۲ آنہ ۔

مَیں کون ہوں؟ از پادری عماد الدین صاحب ۔ مسیح کا اپنا بیان ۔ ۶ پائی ۔

ہدایت الممترین ۔ اس بیان میں کہ موجودہ تورات و انجیل وہی ہیں جو محمد صاحب کے زمانہ میں تھیں ۔ ۳ پائی ۔

حقائق قرآن ۔ قرآن کی چودہ آیتوں سے آنحضرت سے خداوند مسیح کا برتر ہونا ۳ پائی ۔

ترقی یا تنزل ۔ موسیٰ نے تورات میں جسمانی شریعت دی ۔ مسیح نے انجیل میں رُوحانی شریعت عطا کی مگر آنحضرت نے قرآن میں پھر اسی شریعت کی طرف رجوع کیا ۔ مزیدار مقابلہ ہے ۔ ۶ پائی ۔

میزان الحق ۔ مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان تمام بڑے بڑے دینی اختلافات پر فانڈر صاحب کی بحث جس کی بعد میں ٹِزڈل صاحب نے نظرثانی کی ۔ ۱ روپیہ ۔

جہات ثلاثہ ۔ خدائے خالق ۔ خدائے مجسم اور خدائے نجات دہندہ ۔ ۳ آنہ ۔

حضرت محمد اور کتابِ مقدس ۔ اس دعویٰ کی چھان بین کہ تورات و انجیل میں آنحضرت کے متعلق پیشینگوئیاں ہیں ۔ ۲ آنہ ۔

حقیقی شہید ۔ خداوند مسیح کی موت اور نبیوں ۔ شہیدوں اور ولیوں کی موت میں فرق ۔ ۱ آنہ ۔

حکایاتِ انبیا ۔ (حصہ اوّل) حضرت آدم سے لے کر سمسون تک ۔ بلاک کی ۲۷ تصویروں سمیت ۔ ۵ آنہ ۔

حقیقی زندگی ۔ از سادھو سُندر سنگھ صاحب ۔ ۳ آنہ ۔

حیات المسیح ۔ از ڈاکٹر جیمس سٹاکر صاحب ۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے مفصل احوال اور مفید اشارے ۔ ۱۲ آنہ ۔

حیاتِ پَولُوس ۔ از ایضاً ۔ پولُوس کا رجوع لانا ۔ مشنری سفر ۔ تصانیف ۔ سیرت ۔ مباحثہ وغیرہ ۔ ۵ آنہ ۔

حیاتِ داؤد ۔ از پادری ایف ۔ بی ۔ مائر صاحب ۔ داؤد نبی کا زندگی نامہ ۔ عملی رہنمائی ۴ آنہ ۔

خدا کی پرستش کا بھید ۔ از پادری اینڈرُوز مرے صاحب ۔ مہینہ بھر کے لئے

روزانہ تلاوتِ کلام اللہ اور ہدایت ۔ ۳ آنہ ۔

خدا کی ہستی ۔ اس کے مؤلف پادری طالب الدین صاحب مرحوم نے انگلستا[ن] و امریکہ کے مشہور عالمانِ الٰہیات کی نادر اور مستند کتابوں سے تیار کیا ۔ بڑی تقطیع اصل ۸ ر ۔ رعایتی ۴ ر ۔

ینابیع الاسلام ۔ از پادری ڈبلیو سینٹ کلیر ٹوڈل صاحب ۔ اس بیان میں کہ تمام مشہور اسلامی عقائد ، مسائل ۔ روایات ۔ قصص رسومات وغیرہ کس کس کتاب او[ر] مذہب سے ماخوذ ہیں ۔ زبردست کتاب ہے ۔ صـ ۳۲۴ ـ ۔ ۱۲ ر ۔

ینابیع القرآن ۔ از پادری ڈبلیو ۔ گولڈسیک صاحب ۔ اسلام کی تحقیق ۔ بدوی یہودی اور مسیحی عقائد و رسوم کا قرآن میں اندراج ۔ اور قرآن کے وضعی حصے ۔ صـ ۵۸ ـ

یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت ۔ از ڈاکٹر جیمس سٹاکر صاحب ۔ اس مضمون پ[ر] اس کے برابر عالمانہ اور مفصل بحث کسی دوسری کتاب میں نہیں پائی جاتی ۔ بڑی تقطیع صـ ۳۰۸ ـ اصل ۱۲ ر رعایتی ۶ ر ۔ کپڑا ۱۰ ر ۔

یسوع مسیح کون تھا؟ از پادری این میکلوڈ صاحب ۔ اس سوال کا جواب اِس رسالہ میں خوش اسلوبی سے دیا گیا ہے ۔ صـ ۴۰ ـ ۔ ا ر ۔

ملک المحبت ۔ مس سی ۔ ای ۔ پیڈوک صاحبہ مقیم قاہرہ کی عربی کتاب کا ترجمہ مسیحیوں و غیر مسیحیوں اور بالخصوص مسلمانوں کے لئے خداوند یسوع مسیح کے حالات ۔ تعلیمات و معجزات کا بیان ۔ شستہ زبان موٹے اور کھلے حروف او[ر] اعلےٰ کاغذ العام اور تحفہ کے طور پر بکثرت یہ کتاب دی جاتی ہے ۔ صـ ۱۵۴ ـ ۔ ۸ ر سٹف ۔ ۱۲ ر کپڑے کی جلد ۔ سنہری نام ۱۴ ر ۔ بغیر تصاویر ۴ ر ۔

مسیحی دین اور اخلاق ۔ از پادری ایچ ویلس صاحب ۔ مسیحی زندگی کے مذہبی اور اخلاقی فرائض کا بیان نہایت عالمانہ پیرایہ میں ۔ بڑی تقطیع صـ ۲۱۲ ـ اصل ۸ ر ۔ رعایتی ۴ ر مجلد

فہرست کتب

[...]ا الرجم ۔ از پادری ڈبلیو ۔ ایچ ۔ ٹی ۔ گیرڈنر صاحب ۔ اسلام میں زانی کی سنگساری کے کا بیان صـ ۲۸ ـ ۔ ا ر

[...]شیریں ۔ ایک عربی زبان کے تاریخی فسانہ کا ترجمہ جس میں پرانے زمانے کے مسیحیوں [...]سلمانوں کی مذہبی بحثوں کا ذکر ہے ۔ صـ ۲۹۶ ـ ۔ ۶ ر

[...]یث اہل اسلام ۔ از پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب ۔ اسلامی حدیثوں کی تالیف [...]ب اور بائبل ۔ قرآن و عقل کی رو سے ان پر بحث ۔ صـ ۱۳۲ ـ ۶ ر

[...] مسجد ۔ مصنفہ پادری ایل ۔ بیون جونس صاحب ۔ اسلام کے آغاز و ارکان اور اس کی [ہن]دستانی تواریخ اور اس کی تحریکات و اصلاحات کا مختصر بیان ۔ صـ ۲۴۴ ـ سٹف ا روپیہ ۔

[...]ام ۔ از پادری ڈبلیو ۔ ایچ ۔ ٹی ۔ گیبرڈنر صاحب ۔ مسئلہ الہام پر چند مسیحی اور مسلمان دوستوں [...]لمہ ۔ صـ ۵۲ ـ ۔ ۲ ر

[...]ل کو کس طرح پڑھنا چاہیئے؟ از پادری آر ۔ اے ۔ ٹوری صاحب ۔ بائبل کے مطالعہ [کر]نے والوں کے لئے ضروری اور مفید اصول اور نکات ۔ صـ ۱۲۸ ـ ۴ ر

[...]ناہیٔ مسیح ۔ خداوند یسوع مسیح کی بیگناہی کے بیان ہیں ۔ پادری ہوپر صاحب کا مشہور [...]لہ ۔ صـ ۵۰ ـ ۲ ر

[...]یم نجات از روئے قرآن ۔ از پادری ڈبلیو ۔ آر ۔ ڈبلیو ۔ گارڈنر صاحب ۔ اسلامی اور مسیحی [...]ہ ہائے نجات کا مقابلہ ۔ صـ ۷۶ ـ ۔ ۳ ر

[...]خ مباحثہ ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے درمیان جو مباحثہ ہؤا اس پر [...]ہ از پادری ٹھاکر داس صاحب مرحوم ۔ صـ ۱۶۸ ـ اصل ۳ ر رعائتی ا ر

[...]یر الاذہان فی فصاحت القرآن ۔ از مسٹر اکبر مسیح صاحب مرحوم مسئلۂ اعجاز قرآن

کے مختلف پہلوؤں پر بحث بڑی تقطیع۔ صہ ۱۸۰ اصل ۸ رعائتی ۴ر

حضرتِ محمد اور کتاب مقدس۔ اس دعوٰی کی چھان بین کہ تورات و انجیل میں آ
کے متعلق پیشینگوئیاں ہیں۔ صہ ۴۷ - ۲ر

حقیقت المسیح۔ از پادری پی۔ کارنیگی سمپسن صاحب۔ خداوند یسوع کی ذات ا
اور کلمتہ اللہ۔ گناہ کی حقیقت۔ کفارہ اور معافی پر عالمانہ بحث بڑی تقطیع صہ ۱۶۸ اصل ۸

حقیقی شہید۔ خداوند مسیح کی موت اور نبیوں۔ شہیدوں اور ولیوں کی موت میں ف

حقیقی عرفان۔ پادری عماد الدین صاحب کے دس مضامین کا مجموعہ جس کی مو
سلطان محمد خان صاحب نے نظر ثانی کی ہے۔ ۴ر

شریعتِ ارتداد۔ از پادری ایس۔ ایم۔ زویمر صاحب۔ مرتدوں سے اسلامی شریع
حکومت کے سلوک کی داستان۔ صہ ۳۰ - ۲ر

شانِ صلیب۔ پادری سموئیل زویمر صاحب مشہور عالمِ اسلامیات کی مفید زمانہ
صلیب کے علم بردار۔ از پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ کلیسیائے پنجاب
مشہور ولائتی مشنریوں کے حالاتِ حیات ۔ ۸

عبداللہ۔ یہودی۔ محمدی اور مسیحی کی مذہبی گفتگو۔ ۶ پائی۔

مسیح کی موت کے مختلف پہلو۔ خداوند یسوع مسیح کی موت کے مختلف ا
کا بیان۔ صہ ۳۴ - ۲ر

مسیح کے مجسم ہونے سے پہلے۔ موسٰی کی پانچ کتابوں کا خلاصہ بائبل ہی کے لف

ینابیع القرآن۔ از پادری ڈبلیو۔ گولڈسیک صاحب۔ اسلام کی تحقیق۔ بدوی۔ یہ
مسیحی عقائد و رسوم کا قرآن میں اندراج اور قرآن کے وضعی ہے۔ صہ ۵۸ - ۳ر

شیخ میکائیل منصور۔ جامعہ ازہر قاہرہ کی مشہور عالم درسگاہ کے ایک پروفیسر کے حا
و قبول مسیحیت کی داستان۔ ۳ر